مَن رَأنِي فِي المَنَامِ فَقَد رَآنِي حَقًّا مسلم

زیارت
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد الله عرض اعلی
0333 5355970

كيفية الوصول لرؤيا سيدنا الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم

زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضیلۃ الشیخ حسن محمد شداد بن عمر باعمر الحضرمی

مترجم: پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری

رضا پبلی کیشنز ○ لاہور

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

جملہ حقوق محفوظ

بیاد

امام اہل سنت مجدد دین وملت، نائب غوث اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

کتاب	کیفیۃ الوصول لرؤیۃ سیدنا الرسول ﷺ
	زیارت سرکار دو عالم ﷺ
مصنف	حسن محمد شداد بن عمر باعمر
مترجم	ضیاء المصطفیٰ قصوری
صفحات	160
تعداد	گیارہ سو
اہتمام	صاحبزادہ میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی
اشاعت دوم	ربیع الانور ۱۴۲۲ھ، مئی 2000ء
اشاعت سوم	------ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ، اگست 2006ء
ہدیہ	---------- روپے

ناشر

رضا پبلی کیشنز۔ لاہور

روشنی

عرض الغرض	۷
تقدیم ——— پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۲۳
تحمید	۳۰
تمہید	۳۲
سرمدی نعمت ـــ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۳۵
ایک عمدہ مطالبہ	۳۶
عاشقِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرنا چاہیئے	۳۷
محبت کی شرائط	۳۹
اتباع کامل کے تین فائدے	۴۰
وابستہ ہے سعادت حُبِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے	۴۱
حیاتِ طیبہ	۴۷
زیارتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فائدے	۴۸
بڑی آرزو	۴۹
فوائد جمع کرنے کا مقصد	۴۹
نیک خواب مبشرات	۵۰
حق ہے زیارت سرکار کی	۵۱
زیارت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ـــ حالتِ بیداری میں ـــ اقوال علماء	۵۳

خواب ـــ علوم مکاشفہ کے دقائق	۵۶
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ـــ مختلف صُورتیں	۵۷
دیدار عام ہے ـــ اہل جہاں کے لیے	۶۰
خواب کی تین قسمیں	۶۲
خواب کے آداب	۶۳
خواب کا ادب ـــ حدیث پر عمل	۶۵
نہ ہو دل گرفتہ	۶۷
امام نووی کا فتویٰ	۷۰
نیند ـــ ایک عظیم نعمت	۷۱
حکمتِ ربّانی اور برادرانہ نصیحت	۷۵
نیند کے بعد دُوسری نعمت	۷۸
جلاء القلوب	۷۹
صفائی دل کی ـــ بصارت بھی روشن بصیرت بھی روشن	۸۰
نوید ـــ ہے کس کے لیے ؟	۸۱
ولایت ـــ اس کی دو نشانیاں ہیں	۸۲
کھُلے ہیں توبہ کے در	۸۳
دِن اور رات ـــ اللہ تعالیٰ کی رحمت	۸۵
وظائفِ زیارت	۹۰
خاتمہ	۱۵۷
تقریظ	۱۵۹

اُن

ـــ سُہانی گھڑیوں

ـــ دل افروز ساعتوں

ـــ بہار آفریں لمحوں

کے نام

جب ـــ

طیبہ کا چاند

تمام تر طلعتوں ـــ زیبائیوں کے ساتھ

اپنی تجلیات کا نُور بکھیرتا ہوا ـــ

جناب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنگن میں اُتر رہا تھا ـــ

اور کائنات کا ذرّہ ذرّہ خوشیوں میں جھُوم کر ـــ

طائرانِ قدس کے ساتھ نوا سنج ہو کر ـــ

اھلاً و سھلاً مرحبا

کہتے ہوئے تشکّر و امتنان کے جذبوں سے معمور ـــ

اپنی نیازمندیوں کا خراج یوں پیش کر رہا تھا :

مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ذرّہ غبارِ خاکِ سایۂ آستانِ عرش نشاں

ضیاء المُصطفٰے قصوری

دُعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کُشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ ﷺ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دارو گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق، ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی، نُورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ ﷺ کا ساتھ ہو

عرض الغرض

آئینہ ـــــ شفاف ہو تو صُورت صاف دکھائی دیتی ہے ـــــ اور اگر مکدّر اور خراشیدہ ہو تو زیبا صُورت بھی بھیانک اور خراب نظر آتی ہے ـــــ صُورت ایک ہے، فرق آئینے میں ہے۔

رؤیت دو طرح سے ہوتی ہے ـــــ بصارت سے ـــــ بصیرت سے ـــــ بصارت جتنی تیز اور روشن ہوگی اِتنا ہی اچھے طریقے سے دیکھا جا سکے گا ـــــ دُور سے اور بہت دُور سے ـــــ اور بصیرت جس قدر زیادہ ہوگی ـــــ مضبُوط ہوگی اِتنا ہی ادراک زیادہ ہوگا ـــــ بصارت کا تعلق نگاہ سے ہے ـــــ اور بصیرت کا مسکن نہان خانۂ دل ہے ـــــ اگر زاویہ ہائے نگاہ درست ہو تو اس کی پرواز سرحد لامکاں ہے ـــــ اور اگر زمینِ دل ہموار ہو تو اس میں ایک عظیم کائنات سما سکتی ہے ـــــ

کائنات کون سی؟ ـــــ انوارِ الٰہی کی ـــــ تجلّیاتِ ربّانی کی ـــــ ان تجلّیات کا ادنیٰ سا پرتو بھی قلب پر پڑ جائے تو بصیرت بھی روشن بصارت بھی روشن ـــــ حجابات کے حائل در و دیوار آنِ واحد میں منہدم ہو جاتے ہیں ـــــ پردے چھٹ جاتے ہیں ـــــ پھر مخفی گوشے اور زاویے، اسرار و رموز ایسے عیاں ہو جاتے ہیں کہ ایک ہی نگاہ اُٹھتی ہے ـــــ حضُوری کے جلوہ ہائے ضیا بار سے خیرہ ہو کر رہ جاتی ہے ـــــ وہ لذّت اور کیف میسر آتا ہے کہ

یہ حالت اور یہ کیفیّت زباں سے بیان ہوسکتی ہے نہ ضبطِ تحریر میں لائی جا سکتی ہے ــــ پھر وہ جلوے ہیں کہ آدمی ان میں مَست رہتا ہے اور ان میں ایسا کھو جاتا ہے کہ ناپائیدار دُنیا کے فانی نظارے اور فانی لذتیں و راحتیں اس کی نظر میں ہیچ ہوتی ہیں ــــ اور وہ وارفتگی میں محظوظ و مسرور نظر آتا ہے :

زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ــــ ایک نعمت عظمیٰ ــــ ایک سعادت کبریٰ

ہزار بار بشویم دہن زِ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بزم ثنائے زُلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے

پہلے تو انسان اس عظیم ہستی کی زیارت کے تصور سے مرعُوب ہو جاتا ہے کہ آیا ایسا ہو سکتا ہے ؟ کیا مجھ جیسے عصیاں شعار، اِنتہائی گنہگار پہ یہ عنایت، یہ کرم ہو سکتا ہے ؟ اگر ہو تو کیسے ؟

جہاں تک تعلق ہے "کہ ایسا ہو سکتا ہے" ؟

تو گزارش ہے ــــ ہو سکتا ہے ، یہ اس کی عنایت سے اور ان کی مہربانی سے ــــ

آخر وہ محبُوبِ یزداں ہیں ــــ اور اللہ تعالیٰ نے اپنا محبُوب اِسلیے نہیں بنایا کہ چُھپا رکھا جائے ــــ بلکہ کائنات والوں کو بتانا ہے کہ مَیں خالق یکتا ہُوں ــــ کائنات کا مالک ہُوں ــــ اِلٰہ تنہا ہُوں ــــ خُدائے لم یزل ہُوں ، قادرِ مطلق ہُوں ، کائنات کی تخلیق میرا ادنیٰ شاہکار

ہے اور میرا محبُوب میری تخلیق کا اعلیٰ شاہکار ــــ وہ دُرِ یکتا ہے اور گُہر بے بہا ــــ نہ میرا ثانی نہ اس کا دوسرا ــــ یہی وہ محبُوب ہے ــــ مَیں نے اس کے ذکر کے ہر سو چرچے کر دیئے ــــ

مسلسل دُرود بھیج رہا ہوں ــــ فرشتوں کی فوج صُبح و مسا دُرودوں اور تحیّتوں کے گجرے پیش کر رہی ہے ــــ انوار کا سماں ہے اور روشن جہاں ہے ــــ انبیاء اِنہی کے حضُور نذرِ عقیدت گزارتے ہیں ــــ مُرسلین اِنہی کی شوکتوں کے نغمے آلاپ رہے ہیں۔

کام گو وہ کرتا ہے ، مَیں کہتا ہوں میں نے کیا ہے ــــ اور سُنو سُنو! میں نے کائنات میں بسنے والوں کو کہہ دیا ہے ۔

اگر میری بارگاہ تک رسائی چاہتے ہو تو درِ محبُوب پہ دستک دینا ہو گی ــــ وہ کہہ دیں تو پہنچ جاؤ گے ــــ آرام سے ــــ آسانی سے ــــ اور پھر بارگاہ میں پہنچ کر میرے الطافِ کریمانہ کا مظاہرہ بھی دیکھنا ــــ کہ ان کے حسن کا خراج کس طرح ادا کرتا ہوں۔

بات اس کے دہنِ شیریں سے نکلتی ہے تو میں کہتا ہوں ــــ میرا محبُوب تو میری ہی بات کر رہا ہے بجُز اس کے کُچھ نہیں ــــ

اِسی لئے تو مَیں نے کہہ دیا ہے :

جِس نے ان کا کہنا مانا اس نے میرا ہی کہا مانا ــــ

فیصلہ وہی جو یہ فرما دیں ــــ اور حال یہ ہے کہ فیصلہ کے خلاف کرنا تو کُجا دل میں ذرّہ برابر میل بھی محسُوس کیا تو یاد رکھو ــــ ایمان کا چمن اُجڑ جائے گا ــــ کہیں کے نہ رہو گے ــــ خسر الدنیا والآخرۃ ــــ

اور یاد رکھو ! میں نے اس محبُوب کو مستعار دیا ہے ــــ اس کی

قدر کرنا ــــ "کون دیتا ہے کسی کو محبوب اپنا"۔

وہ محبوب ــــ حُسن کا پیکرِ دلربا ہے، جمال کا گُلِ رعنا ہے ــــ

وہ ــــ جہاں قدم ناز اٹھاتا ہے مَیں ان گلیوں کی قسم کھالیتا ہوں۔ میں نے اس کے رُخِ زیبا کی قسم کھائی ہے ــــ اس کے ہاتھوں کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔

جس زمانہ میں وہ رہ رہا ہے، اس کی قسم کھائی ہے ــــ

جس شہر میں ہے اس کی قسم کھائی ہے ــــ

اس کے سراپا ناز کی قسم اٹھائی ہے ــــ

ہاں ہاں! اس لیے کہ وہ میرا ــــ میرا محبوب ہے ــــ

مَیں نے اسے ظاہری جمال اور باطنی کمال سے آراستہ کر دیا ہے ــــ

فھوالذی تم معناہ و صورتہٗ

ثم اصطفاہ حبیبا باری النسم

میں نے اسے اتنے کمالات، اِتنے علوم و معارف سے نواز دیا ہے کہ وہ ان کو کائنات پر نچھاور کر رہا ہے ــــ کمی آتی ہی نہیں ــــ

یہ جو تمہارے پاس کمالات و خُوبیاں ہیں ــــ علم ہے ــــ یہ اسی کی خیرات کا ایک استعارہ ہے ــــ

کائنات والو! ذرا غور سے سُنو ــــ

میرے محبُوب کی بارگاہ میں آؤ تو ادب سے آؤ، قرینے سے بولو اور سلیقے سے رہو ــــ میں نے ہر طرف پہرے بٹھا دیئے ہیں ــــ

بات کرو ــــ مگر آواز میرے محبُوب کی آواز سے بلند نہیں ہونی چاہیئے، جس طرح آپس میں بُلند آواز ہو کر بولتے ہو، یہ انداز بھی یہاں بدلنا ہو گا،

کہیں ایسا نہ ہو کہ آواز اُونچی ہو جائے اور عُمر بھر کے سرمایہ سے ہاتھ دھو بیٹھو ــــ

وہ محبُوب

یکتا ریاض دہر میں اس گل کی ذات ہے
بلبل ہزار بات کی، یہ ایک بات ہے
کیوں طائرانِ قدس نہ ہوں اس کی بُلبلیں
یہ پھُول، حاصل چمن کائنات ہے

خامۂ قدرت کا حسن دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

سر تا بقدم ہے تن سُلطان زمن پھُول
لب پھُول دہن پھُول، ذقن پھُول بدن پھُول

یہ کائناتِ حُسن کا جلوۂ زیبا ہے اور جمالِ جہاں کا پیکرِ دُلربا ــــ یہ محبُوب تو وہ ہے کہ نظامِ کائنات ان کے اشارہ ابرو کا منتظر رہتا ہے۔ یہ محبُوب میرا ــــ میرا محبُوب ہے اور ہر چیز اس کی دِلربا اداؤں کے نثار کر دی ہے۔

اشارہ کر دیں سُورج پلٹ آئے اور چاند دولخت ہو جائے ــــ بے جان پتھّر گویا ہو جاتے ہیں ــــ بے زبانوں کو زبان مِل جاتی ہے ــــ یہ اعجاز کہیں ہے؟

درختوں کو اشارہ کر دے تو زمین کا سینہ چاک کر کے اس کی بارگاہ میں آ کھڑے ہوتے ہیں ــــ کوئی ہے ایسا تو مثال دو؟

یوں تو وہ ہر لحظہ میری بارگاہ میں ہوتا ہے ــــ لیکن جب قربِ خاص کی رفعتوں سے بہرہ ور کرنے کے لئے قاب قوسین أو أدنیٰ کی منزلیں طے کر کے فأوحیٰ إلی عبده ما أوحیٰ ــــ شرف اسرار و رموز اور ہمکلامیٔ باہم گفت گو سے سرفراز فرما دیا ہے ــــ یہ بتانا مقصود تھا کہ کائناتؔ والو! کہیں دُنیا میں رہتے ہوئے اسے اپنے جیسا نہ سمجھ لینا ــــ وہ تو حریمِ قدس میں رہتا ہے ــــ کوئی اور ہے ایسا ؟

وہ تو محبُوب ہی ایسا ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین کرام ایک جھلک دیکھنے کے لئے استقبال کے لئے آ گئے ۔

وہ سراپا جمال ــــ پیکرِ کمال ایسا ہے کہ میں اس کے ناز اُٹھا رہا ہوں ــــ وہ دکھو ذرا نظر (میری طرف) اٹھائی ہے ــــ ہم نے یہ نوید سُنا دی ــــ

"جس کو پسند کریں قبلہ بنالیں"۔

محبُوب کی کِن کِن اداؤں کا ذکر کیا جائے ــــ دفتر ختم ہو جائیں گے قلم ٹوٹ جائیں گے ــــ روشنائیاں ختم ہو جائیں گی ــــ مگر ان کی دلربا اداؤں کا ایک باب بھی پُورا نہ ہوگا۔

جنہوں نے اس جمال جہاں آراء کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی ہے ــــ ان کی عقیدتوں سے مشام جاں معطر کیجئے ــــ ان کی محبتوں پہ نثار جائیے ــــ

امِ معبد ــــ صحرانشین ایک خاتون نے اس سراپائے جمال کا جو نقشہ کھینچا ہے، اسے علاّمہ ارشد القادری نے اردو کے سانچے میں

یوں ڈھالا ہے :

پاکیزہ رو ــــ تاباں و کشادہ چہرہ ــــ خوش وضع سر ــــ زیبا قامت، صاحبِ جمال ــــ آنکھیں سیاہ اور فراخ ــــ بال گھنے سیاہ اور گھنگریالے ــــ آواز جاندار اور کچھ ایسی، خاموش ہوں تو وقار چھا جائے ــــ کلام فرمائیں تو پھُول جھڑیں ــــ روشن مردمک ــــ سرمگیں چشم ــــ باریک و پیوستہ ابرو ــــ دور سے دیکھنے میں دل پذیر ــــ قریب سے دیکھو تو کمال حسین ــــ شیریں کلام ــــ واضح بیان ــــ کلام الفاظ کی کمی بیشی سے پاک ــــ بولیں تو معلوم ہو کہ کلام کیا ہے پروئی ہوئی کوڑیاں جو ترتیب آہنگ سے نیچے گرتی جا رہی ہیں ــــ میانہ قد کہ دیکھنے والی آنکھ پستہ قدی کا عیب نہیں لگا سکتی ــــ نہ طویل کہ طوالت نظروں میں کھٹکے ــــ سراپا دو شاخوں کے درمیان تر و تازہ حسین شاخ کی طرح خوش منظر ــــ جس کے رفیق پروانہ وار گرد و پیش رہتے ہیں ــــ نہ تنگ نظر نہ بے مغز ــــ نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو ــــ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جنہوں نے اس حسن دلنواز کو الفاظ کے نگینوں میں پرویا ہے ــــ ان میں کہیں منبع فصاحت و بلاغت جناب سیّدنا علی مرتضیٰ ہیں ــــ کہیں ابوہریرہ ہیں ــــ کہیں انس بن مالک ہیں ــــ کہیں جابر بن سمرہ ہیں ــــ ابو امامہ ہیں ــــ کہیں ابوطفیل ہیں ــــ کہیں یزید الفاسی ہیں ــــ ہند بن ابی ہالہ ہیں ــــ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جناب عمرو بن العاص سے پوچھا گیا ــــ

ذرا مصدرِ کمال کا سراپا ناز تو بیان کرو ؟

یہ سُننا تھا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کا چشمہ اُبل پڑا ـــ کہنے لگے ـــ

قسم بخُدا نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں گیا بیان کیا کروں ؟

عشق و محبت ، اخلاص و ایثار کی لاتعداد داستانوں سے احادیث و سیَر کے اوراق بھرے پڑے ہیں ۔

کسی کی نظر میں سمایا ـــ تو ایسا سمایا کہ وہی سمایا اور کچھ نہ رہا ـــ

جب پتا چلا کہ آج اس طلعت زیبا کی زیارت سے نگاہیں محروم ہو رہی ہیں ـــ اس حیات ناپائیدار میں فراق کی گھڑی آپہنچی ہے ـــ جُدائی کے لمحات آ گئے ہیں ـــ ہاں ہاں وہ ساعت بھی آ گئی کہ عشق خون کے آنسو روئے گا ـــ محبت اشک بہائے گی ـــ کیا بنے گا ؟ قیامت کیوں نہیں آ جاتی ـــ آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا ـــ کیا اس کے بعد بھی کسی قیامت نے آنا ہے ؟

جذبات کا تلاطم جب نہ تھما تو نگاہیں آسمان پر لگ گئیں ـــ ایسی لگیں کہ لگی رہیں ـــ ایسی جمیں کہ جمی رہیں ـــ

اس بے خودی کے عالم ـــ جذبات محبت میں ـــ شکستہ دل کے ساتھ بس یہ الفاظ سجانے کِن اداؤں اور ولولوں سے ـــ دل کی گہرائیوں سے سفر کر کے نوکِ زباں تک پہنچے ۔

اللّٰھم اذھب بصری حتی لا أری بعد حبیبی مُحمّد أحدا

اے پروردگار !

آئے ہیں وہ دل میں ـــ سمائے ہیں نگاہ میں ـــ اب بس وہی رہیں گے کوئی اور نہ ہو گا ـــ اپنی کائنات کی ساری رعنائیوں کو ـــ زیبائیوں کو ـــ آسمانوں کی وسعتوں کو ـــ زمینوں کی پہنائیوں کو ـــ

کہکشاؤں کی نُور پر کاریوں کو ـــ ستاروں کی جھلملاہٹوں کو ـــ آفتاب کی تابانیوں کو ـــ قمر کی درخشانیوں کو ـــ سمندروں ـــ دریاؤں کی رَوانیوں کو ـــ اشجار و احجار کی ـــ کوہ و دمن کی شہامتوں اور دلربائیوں کو ـــ غرض ـــ غرض کائنات کے ذرّے ذرّے کو ـــ نگاہوں سے اوجھل ـــ اوجھل کر دے ـــ

اس لئے کہ بس اب انہوں نے ہی یہاں رہنا ہے ـــ

التجاء کے الفاظ میں خُدا جانے کس غضب کی رقت اور دلسوزی تھی کہ باب استجابت تک باریابی میں لمحہ بھر کی دیر نہیں لگی ـــ کمخواب بصارت کا فرش پہلے ہی سے بچھا ہوا تھا ـــ ان کے جلوہ کو بسایا ـــ اور اپنی مُراد پا گئے ـــ ایک نئی دُنیا بسا گئے ـــ

قصّہ مختصر ـــ اور انتہائی مختصر ۔

انہی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا کہنا ہے ـــ جو خوابوں کی دُنیا میں میری طلعت زیبا کی زیارت سے شاد کام ہوا ـــ تو وہ میرے ہی جلوہ ضیا بار کو دیکھتا ہے ـــ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا ـــ کوئی اور اس پیرہن میں آسکتا ہی نہیں ـــ

تو آئیے ـــ ان کے جلووں سے اپنے ویران خانے کو آباد کریں ـــ

ان کی دلربا یادوں سے اپنے خزاں رسیدہ چمن کو بہار آشنا کریں ۔

ہماری نافرمانیوں کی داستان اِتنی طویل اور تاریک ہے کہ حریم قدس کے نازنین کے جلووں کو بسانے کے لئے تمام دروازے اپنے اوپر خود مقفل کر دیئے ہیں ـــ

ہماری عصیاں شعاری اور ستم کاری اس قدر حد سے تجاوز کر گئی ہے کہ جمالستانِ محبت کے مکینوں کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں ــــ

اب تو یہی ہے ــــ کہ

اپنی بدبختی پر اشک ہائے ندامت بہا سکتے ہیں ــــ وہ بہاتے جائیں ــــ نگاہِ کرم ہوگئی تو بات بن جائے گی ــــ ان کی نگاہ جاں فروز اُٹھ گئی تو تمام تاریکیاں کافور اور تمام ظلمتیں دُور ہوجائیں گی ــــ (ان الحسنٰت یذھبن السیئات) نا اُمید نہ ہوجایئے ــــ کسی کی فریب کاری اور مکاری میں نہ آیئے ــــ اسی جادہ پر چلتے جایئے جو ان کے نگر کو جاتا ہے ــــ بس ایک نگاہ پڑ گئی تو قرنوں کی مسافتیں پلک جھپکتے طے ہوجائیں گی ــــ اور باریابی کی سعادت سے بہرہ ور ہوجائیں گی ــــ اور جتنے ہیں خالی جام سب بھر جائیں گے ــــ

کتاب "کیفیۃ الوصول"

یہ کتاب حسن ہے اور ہے بھی سراپا جمال ــــ اس میں وہ کچھ کمال ہے جس نے مجبور کر دیا کہ اسے اردو کے سانچے میں ڈھالا جائے ــــ تاکہ یہاں کے قارئین بھی اس سے مستفید ہوکر اپنی تاریک کائنات کو روشن کرسکیں ــــ

مؤلف حسن محمد شداد

نام بھی حسن کام بھی حسن ــــ چلنا پھرنا بھی حسن ــــ اٹھنا بیٹھنا بھی حسن ــــ کھانا پینا بھی حسن ــــ الغرض حسن کو جس زاویے اور جس

ناحیے سے دیکھیں حسن سراپا حُسن نظر آتا ہے ــــ

حضوری کی لذتوں سے شاد کام اس شخصیت کا پورا اسم گرامی حسن محمد شداد بن عمر باعمر الحضرمی المدنی ہے ــــ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ بمطابق ۱۹۳۷ء ولادت ہوئی ــــ والد گرامی کے زیرِ تربیت نشو و نما کے مرحلے طے ہوئے۔ وہ باکمال عالم اور باجمال صُوفی تھے ــــ اوائل عُمر میں ہی نازنین جہاں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کچھ ایسی محبت ہوگئی کہ بس انہی کے ہوکر رہ گئے

اس داستان ایمان افروز اور رُوح پرور کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے:

ــــ شروع شروع میں پریشان رہتے ــــ مغموم رہتے ــــ افسردگی اور اضطراب اس حد تک بڑھا کہ کھانا پینا کم اور نیند حرام ہوگئی ــــ دل افسردہ اور جاں آزردہ کو سکون دینے کے لئے گوشۂ تنہائی میں پناہ لیتے ــــ دروازہ بند کرلیتے ــــ سوزشِ غم کی تمازت بڑھنے میں ذرا دیر نہ لگتی ــــ کہ ضبط کا پیمانہ چھلک جاتا اور اشکوں کی لڑی بندھ جاتی ــــ پھر کیا ہوتا ــــ آہیں اور سسکیاں ــــ نجانے یہ کس طرح کی دلدوزی اور جاں سوزی تھی کہ کیفیت ایک دو گھنٹے، دو چار دن نہیں بلکہ دو ماہ تک دراز ہوگئی ــــ

ایک روز خیال آیا مسجد جاکر خدائے لم یزل کی بارگاہ میں تضرع و زاری کی جائے ــــ وہی جو دلوں کے بھید اور اسرار و رموز سے آگاہ ہے ــــ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے ــــ شکستہ دل اسی کی یادوں سے جوڑے جاتے ہیں ــــ بے قراروں کو قرار اسی کی بارگاہ سے ملتا ہے ــــ مسجد نبوی میں حاضر ہُوئے جہاں ہر لحظہ اور ہر گھڑی رحمت کی گھنگھور گھٹائیں چھما چھم برستی ہیں ــــ انوار و تجلّیات کی ہر آن بارش برستی رہتی ہے ــــ جہاں قدسیوں کا نزول و صعود جاری رہتا ہے ــــ سبز گنبد کے رحمت بھرے

سائے میں دو رکعت نفل پڑھے ـــــ بارگاہِ بے کس پناہ شہنشاہِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ھدیہ درود و سلام پیش کیا ـــــ کس سوز و گداز ـــــ کس رقّت کے عالم میں نذر کیا ہو گا کہ نگاہیں کھلتی گئیں اور راستے روشن ہوتے گئے ـــــ خاطر پہ یہ خیال عاطر گزرا کہ جس آیت پر پہلے نظر پڑے گی ـــــ اس پر غور و فکر کروں گا ـــــ اسے ہی حرزِ جاں بناؤں گا ـــــ اسی کی روشنی میں لائحہ عمل ترتیب دُوں گا ـــــ قرآن مجید کھُلا ـــــ جس آیت پر نظر پڑی وہ سُورۂ احزاب کی یہ آیت ہے :

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

سُبحان اللہ ! شرحِ صدر حاصل ہوا ـــــ بے قراری ختم ہوئی اور سکون و اطمینان نصیب ہوا ـــــ اب کیا تھا ؟ قُدرت نے خود دستگیری فرما دی تھی۔

درُود و سلام کو زبان پہ کچھ اس طرح سجا لیا اور دل میں کچھ اس طرح بسا لیا کہ چلتے پھرتے سوتے جاگتے ، اُٹھتے بیٹھتے ، کھاتے پیتے ـــــ بلند و آہستہ درود شریف کا ورد جاری رکھتے ـــــ بات بڑھی ـــــ تو بہت آگے تک چلی گئی ـــــ سوز و گداز کا جو دھواں آہوں اور سسکیوں کی صُورت میں نکلتا تو قرارِ جاں ـــــ رحمتِ عالمیاں کی چوکھٹ پہ باریاب ہو جاتا ـــــ پھر حسن کو وہ دولت ملتی کہ کائنات کی بڑی سے بڑی نعمت اس کے آگے ہیچ ہے ـــــ نجانے کتنی مرتبہ پناہ بے کساں ، چارہ سازِ دردمنداں ، غمگسار آشفتہ حالاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضوری کی دولتِ لازوال ملی ـــــ محبُوبِ خدا ، شہِ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخِ زیبا کی زیارت سے کس طرح شاد کام رہتے ـــــ اللہ تعالیٰ ہی

جانتا ہے۔

پہلی مرتبہ جب سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرم فرمایا تو اس وقت عمر سترہ برس تھی۔ یہ ۱۳۷۴ھ کی بات ہے ـــــ پھر یہ سلسلہ جاری رہا۔

آپ نے کسی مدرسہ یا جامعہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آقائے دو عالم، شہنشاہِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عنایات و کرم نوازیوں سے والدِ مکرم سے برکاتِ علوم حاصل ہوئیں۔

آپ نے اپنے آبائی وطن "براوہ" میں ایک عظیم الشان مسجد نُور اور ایک مدرسہ نُور تعمیر کیا ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لحظہ اور ایک ایک لمحہ دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف ہے۔ عشقِ محبُوبِ خُدا علیہ التحیۃ والثناء کی خوشبو پھیلانے کے لئے مختلف ممالک کے سفر بھی کرتے رہتے ہیں۔

ثنائے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قلم وقف ہے۔ اس وقت تک میرے سامنے ان کی ۲۲ تالیفات کی فہرست ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۲۔ خصائص الاسرار فی نظم الاستغفار وصلوات علی النبی المختار
۳۔ الفتح التام للخاص والعام فی الصلوٰۃ والسّلام علی سیّدنا مُحمّد خیر الانام
۴۔ نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰۃ علی الرسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۵۔ الرحمۃ الشاملۃ فی الأربعین الفوائد الحاصلۃ لمن صلی وسلم علیہ
۶۔ البشر والابتہاج فی قصۃ الاسراء والمعراج
۷۔ الکنوز المخفیۃ فی مدح خیر البریۃ علی نمط الہمزیۃ

۸۔ الصلاۃ مفتاح الجنۃ فیما جاء فی الکتاب والسنۃ
۹۔ سر الوصول فی الصلاۃ والسلام علی الرسول علی الحروف المہملۃ
۱۰۔ نیل الشفاء فی سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۱۱۔ الغنیمۃ فی المبشرات العظیمۃ
۱۲۔ المسک والطیب فی مدائح الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۱۳ الحبل المتین فی المواطن الاربعین فی الصلاۃ علی النبی الامین نظما
۱۴۔ المورد الاحنیٰ فی نظم اسماء اللہ الحسنیٰ
۱۵۔ کیفیۃ الوصول لرؤیۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۱۶۔ اللؤلؤ والمرجان فی نظم أسماء حبیب الرحمٰن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۱۷۔ حلیۃ الدنیا والدین فی مدح الاولیاء والصالحین
۱۸۔ النور الراسخ فی إسناد الوالد من السادات والمشایخ
۱۹۔ الکوکب الساعی فی ترجمۃ وسیرۃ سیدی احمد الرفاعی
۲۰۔ فوز الدین فی مناقب أبی العالمین
۲۱۔ عبیر الوردۃ علی نہج البردۃ
۲۲۔ الفضل والامداد فی ترجمۃ الوالد الشیخ محمد عبداللہ شداد

حسن جو لکھتے ہیں حسین لکھتے ہیں ـــــ نظم ہو یا نثر ـــــ تحریر میں آمد ہی آمد ہے آورد کا عمل دخل کہیں نظر نہیں آتا ـــــ مدح وثناء محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء میں جب قلم چلتا ہے تو رُکنے کا نام نہیں لیتا ـــــ تمام تالیفات نظم ونثر جناب سید کائنات فخر موجودات امام الانبیاء شہ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محامد ومدائح پر مشتمل ہیں ـــــ ایک کتاب میں اسمائے حُسنیٰ نظم کئے ہیں ـــــ ایک اولیاء کے بارے میں اور ایک حضرت

شیخ المشایخ رونق بزم اولیاء سیدنا احمد الرفاعی اور ایک مؤلف کے والدِ محترم فضیلۃ الشیخ محمد عبداللہ شداد کے بارے میں ہے۔

آپ کی کتاب "کیفیۃ الوصول الی رؤیۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی میرے کرم فرما جناب سید محمد شاہ بخاری اسسٹنٹ کیوریٹر نیشنل میوزیم کراچی نے زیارت کرائی ـــــ دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں میں بس گئی ـــــ دل میں گھر کر گئی ـــــ بخاری صاحب نے ترجمہ کے لئے فرمایا ـــــ فقیر نے بغیر کسی تردد کے ہاں کر دی ـــــ طے یہ پایا کہ آدھی کتاب کا ترجمہ میں اور آدھی کا وہ (بخاری صاحب) کریں گے ـــــ انہوں نے کتاب کی ایک فوٹوسٹیٹ کاپی مجھے عنایت فرما دی، اصل اپنے پاس رکھی اور خود وہ محکمانہ ورکشاپ میں عازم مصر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لطفِ عمیم اور کرم عظیم سے ایک ماہ کے اندر اندر ترجمہ مکمل ہو گیا اور بُخاری صاحب کو کراچی ارسال کر دیا ـــــ

بُخاری صاحب کو یہ کتاب مولانا محمد جعفر ایڈیٹر ماہنامہ "دی منارٹ" کراچی نے ترجمہ کے لئے دی تھی ـــــ ان کے وصال کی وجہ سے اس کی طباعت معرضِ التوا میں رہی ـــــ اگست ۱۹۹۷ء میں جب کراچی جانا ہوا تو بخاری صاحب سے طباعت کے لئے اجازت لی۔ انہوں نے بصد خوشی اجازت مرحمت فرما دی ـــــ

استاذ گرامی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ترجمہ پر نظر ثانی فرما کر اسے قابلِ اشاعت بنایا قبلہ ڈاکٹر صاحب فقیر کے محسن اور ہمیشہ شفقت فرماتے رہتے ہیں۔ اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود آپ نے نہ صرف نظر ثانی فرمائی بلکہ ایک وقیع، علمی مقدمہ بھی

تحریر فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

میرے محسن اور انتہائی کرم فرما جناب میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی زیب سجادہ آستانہ حضرت داتا گنج بخش نے یہ کتاب ملاحظہ فرمائی تو چھاپنے کے لیے فوراً رضامند ہو گئے۔ میاں صاحب ایک درویش منش، صاف گو اور بے باک شخصیت کے مالک ہیں۔

"رضا پبلی کیشنز" سے بہت سی اسلامی کتب کی اشاعت فرما چکے ہیں۔ دین و علم سے گہرا شغف رکھتے ہیں اور یہ علمی محبت حکیم اہل سنت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی ہم نشینی اور صحبتوں کا فیضان ہے۔

"دار الفیض گنج بخش" کے نام سے اب ایک ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ اپنی رہائش گاہ "صدام منزل" میں ایک گوشہ اس کے لئے وقف ہے۔ دینی کتابوں کی اشاعت اور ان کی مفت تقسیم کا سلسلہ (بغیر ڈاک ٹکٹ طلب کئے) جاری ہے۔ حال ہی میں قصیدہ بردہ انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔

کتاب ہذا "کیفیۃ الوصول الی رؤیۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی دیدہ زیب، خوبصورت اشاعت کے لئے اہتمام فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمر دراز اور جزائے بے حساب سے نوازے۔ آمین!

ضیاء المصطفیٰ قصوری

۵ر شوال المکرم ۱۴۱۹ھ
۲۴ر جنوری ۱۹۹۹ء

تقدیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ

محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے والہانہ محبت و عقیدت ایمان کا تقاضا بھی ہے اور عقل و دانش کا بھی۔ اس لیے کہ یہ بے مثل وجود، تخلیق کا نقطۂ کمال بھی ہے اور خالق کی ذات کا برہانِ عظیم بھی۔ حسنِ تمام کی ذات ستودہ صفات کا ہر پہلو محبت و عقیدت کی جلوہ گاہ ہے۔ اگر ایک حسن و جمال کے ظاہر پر فریفتہ ہے تو دوسرا کردار و سیرت کی محبوبیت پر نثار ہے۔ آنکھیں اُن کے لیے فرشِ راہ ہیں تو دل اُن کے حضور سجدہ ریز، شخصیت میں انجذاب و جذب کی وہ قوّت ہے کہ سب کھنچے آتے ہیں۔ بقول شیخ اکبر علیہ الرحمۃ۔

یَا مَنْ هُوَ لِلْقُلُوْبِ مَغْنَاطِيْس

محبت انسان کی فطرت میں داخل ہے اور یکسوئی و ذہنی وحدت کی متقاضی ہے۔ یہ شراکت برداشت نہیں کرتی۔ اس لیے کہ محبت جذبہ صادق ہے اور دوئی پسند نہیں، توحید مست ہے۔ قرآن مجید محبت کو ایمان کی بنیاد قرار دیتا ہے اور ایمان شرک سے منزہ اور کثرت سے پاک ہے اس لیے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ شراکت برداشت کرتی ہے اور نہ مداہنت۔

حُبِّ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّلین مظاہر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے ۔ ان کی زندگیاں اتباعِ رسالت سے آراستہ تھیں اور اُن کے دل حُبِّ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھے ۔ ہر صحابی فنا فی الرسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس منزل پر تھا جہاں سے علی الدوام بُوئے حبیب آتی تھی ۔ وہ قرب سے متمتّع اور حضُوری کی لذّت سے فیضیاب تھے ۔ محبت قرب چاہتی ہے اور وُہ انہیں حاصل تھا مگر انہیں یہ دھڑکا ضرور لگا رہتا کہ کہیں وصال کے لمحات گریز پا نہ ہوں ۔ حیاتِ ظاہرہ کے بعد آپ کی رفعتِ شان اور آپ کا مقامِ محمود کہیں ان قربتوں میں حائل نہ ہو جائے ۔ وہ جب ایسا سوچتے تو تڑپ اُٹھتے ، اُن کا سرمایۂ حیات اس محبت کے سوا اور کیا تھا ، اس بے چینی اور اضطراب میں اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (صحیح بخاری باب علامۃ الحب عن ابن مسعود) اور أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ (حوالہ سابق) کے شیریں جملے اُن کے لیے قرارِ جان بنتے ۔

صحابۂ کرام کے عہدِ زرّیں کے بعد جسمانی قرب اور حسّی نسبت کی وہ شکل برقرار نہ رہی جس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیضیاب تھے مگر درد کی کسک اور محبت کی تپش اب بھی بے چین رکھتی تھی ، مقدر کی نارسائی اور زیارت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محرومی نے تمنائے وصال کو دوچند کر دیا اور آتشِ شوق نے محبت و نسبت کے وہ چراغ روشن کیے کہ عُشّاق کی زندگیاں سراپا گداز بن گئیں ۔ اس ذہنی کرب اور دلی سوز کے اظہار کے پیرائے مختلف تھے مثلاً ؛ کہیں ذہنی رابطہ محبت کرنے والوں کو تصوّراتی قرب مہیا کرتا اور خیالات کی حسین دُنیا بسائے رہتے ، خواب میں دیدار کی خواہش اس یقین سے دوچند ہو جاتی کہ ایسے خواب ، خام خیالی کے مظہر نہیں بلکہ ایسی حقیقت ہیں جس کے اشارے قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی موجود ہیں ، حضرت یُوسف علیہ السّلام کے واقعہ میں رؤیا اور ان کی تعبیر کے بارے میں مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ (سورۂ یوسف : ۲۷) کا ارشاد ، مُسلمان عُلما کے ہاں فنِ تعبیر رؤیا کی اہمیت کا ذریعہ بنا اور اس نے خواب کو

زندگی سے قریب تر کر دیا ۔ رؤیا صالحین کو نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ قرار دے کر انہیں آمدہ واقعات کا پیغام گردانا گیا " اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ مِنَ النُّبُوَّةِ ۔ (صحیح بُخاری کتابُ التعبیر باب رؤیا الصّالحین عن انس بن مالک) اس پر مستزاد یہ کہ خواب میں نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا واضح امکان ، شوقِ زیارت کے لیے مہمیز بنتا رہا ، انہیں یقین تھا کہ یہ محض خوش فہمی نہیں ۔ عینِ حقیقت ہے کہ ضابطہ یہی ہے : " مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ " (صحیح بخاری کتابُ التعبیر باب من رأی النّبی فی المنام ، عن ابی قتادہ) خواب میں زیارت کا یہ اعتماد تمنّائے دیدار کا بہت بڑا محرک رہا ہے کہ جس خوش قسمت کو خواب میں یہ نعمت حاصل ہو گئی وہ یقیناً عالمِ بیداری میں زیارت کی تعبیر پائے گا کہ اصُول یہ ہے ۔

مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ (صحیح بخاری کتابُ التعبیر باب من رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) ایک دُوسری روایت میں ہے ۔ " مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ (صحیح بخاری کتاب التعبیر باب من رأی النبی فی المنام عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ) زیارتِ محبُوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مزیّن خواب کو اضغاث احلام ، کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ، کیونکہ شیطان اپنی ہزار قوتِ صورت گری کے باوجُود مثالِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا فریب نہیں دے سکتا اور نہ قوتِ متخیّلہ اپنی بے پناہ وسعتوں کے باوصف ان سا ہیولہ تراش سکتی ہے ۔ پیغمبرِ حق و صداقت کا بدل ، مثل یا نظیر نہ حیاتِ ظاہرہ میں ممکن ہے اور نہ عالمِ رؤیا میں ۔ یہی اعتماد عُشّاق دربارِ نبوی کو تحریک دیتا ہے کہ اس رُوئے زیبا کی رعنائیوں سے فیضیاب ہوں ۔ ظاہر میں یہ سعادت مل جائے تو اوجِ مقدر کا کیا کہنا اگر خواب میں قسمت یاوری کرے تو بھی خوش بختی کی انتہا ، خواہشِ دیدار بہر طور تعبیر چاہتی ہے ، حُبِّ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم تو نیند کو بھی تکمیلِ خواہش کا دورانیہ بنانے پر مُصر ہے ۔ محرومِ وصال کہاں

سوتے ہیں وہ تو آنکھ اس لیے بند کر لیتے ہیں کہ دیدار کی توقع رکھتے ہیں، یہ دیدار کیونکر نصیب ہو۔ اس کے لیے کیا محنت درکار ہے یہ ایک ایسا موضوع ہے جو ہر عاشق کو بے چین رکھتا ہے، جن کے نصیب یاور ہوئے انہوں نے اپنے اپنے انداز میں اسباب تلاش کر لیے، کوئی وسیلہ آزمایا گیا اور ہر بار مُراد کو پہنچا تو اس پر زیادہ توجہ رہی ضرورت تھی کہ ارمانِ زیارت کے متوالوں کو ساحلِ مراد کا سلیقہ سمجھایا جاتا، یہ یقین تو ہر کہیں تھا کہ وہ وجودِ منوّر ہر لمحہ نُور فشاں ہے، کس طرح اس نُورانیت سے مستنیر ہوا جائے۔ یہ تڑپ دلوں کو بیقرار کیے ہُوئے تھی کہ بحمداللہ یہ نوید سعادت، حسن مُحمد عبداللہ، شداد بن عُمر باعُمر الحضرمی کی کاوشوں سے ہر قلبِ مومن کے لیے وجہ تسکین بنی اور مقناطیس القبول، کی مقناطیسیت نے قلب ونظر کو تسخیر کر لیا۔

عہد حاضر کے ایک مُحبِّ صادق اور عربی زبان و ادب کے صاحبِ طرز عالم حسن مُحمد عبداللہ کو یہ خیال آیا کہ زیارتِ حبیبِ مُکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہشوں کو تکمیل کی راہ دکھائی جائے اور اصحابِ فکر ونظر کے تجربات اور معمولات کو استفادہ عوام کے لیے پیش کر دیا جائے "مغناطیس القبول فی الوصول إلیٰ رؤیا سیّدنا الرسُول صلی اللہ علیہ وسلّم" اسی جذبے کا عملی مظہر ہے، ١٢ ربیع الانور ١٤٠٨ھ کی مُبارک ساعت کو یہ مختصر جامع اور بیش قیمت تحریر منصہ شہود پر راحتِ جاں بن کر نمودار ہُوئی۔ اس کتاب کی تدوین کا محرک احباب کا اصرار تھا کہ انہیں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کا شوق بے چین کیے ہُوئے تھا، کہتے ہیں کہ یہ اصحاب تھے جنہوں نے "طلبوا منی ان أؤلف لھم أسمی کتاب وأن أجمع لھم فوائد مایفید لرؤیۃ سید الأحباب، الراقی إلیٰ حضرۃ الاقتراب صلی اللہ علیہ وسلّم وعلی الآل والاصحاب"۔ شیخ الحضرمی نے کتاب کے ابتدائی چالیس صفحات کو نہایت اہم اور کار آمد مباحث کے لیے وقف کیا ہے، یہ اس کتاب کا وہ علمی و تحقیقی حصہ ہے جس میں زیارت کے امکان، اہمیت اور نوعیت پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔

خواب میں زیارت کا امکان ان احادیث سے واضح کیا گیا ہے جن میں رُؤیا صادقہ کا بیان ہوا اور خیال و تصور کی نارسائی کی نفی کی گئی، یہ جب نص سے ثابت ہے کہ خواب میں رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال محض نہیں ہوتا کہ ان کی شکل خواب میں بھی ممکن نہیں تو مومن صادق کو یقین ہونا چاہیئے کہ بیداری کا لمحہ ہو یا خواب کا وقفہ آپ کی آمد بہر صُورت آپ ہی کی آمد ہے، جب یہ عقیدہ خبر و یقین بن جاتا ہے تو مومن کی زندگی ہمہ وقت محوِ انتظار رہتی ہے، یہ تسلیم وجود کا حصہ بن جائے تو ہر لمحہ ان کی آمد کا انتظار معمُولاتِ زندگی کو بدل دیتا ہے، یہ دائم الحضوری، کی کیفیات حیاتِ ظاہرہ کی تہذیب کرتی ہیں۔ بے عملی، نافرمانی، عدم توجہی یا غفلت کا شائبہ نہیں رہتا کہ ان کی آمد کسی بھی وقت متوقع ہوتی ہے، اِس سے اتباعِ کامل کا داعیہ اُبھرتا ہے، اتباع کا حُسن محبت سے عبارت ہے اور محبت کرنیوالا محبُوب سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہ سکتا۔

"کیف تطیب الحیاۃ اذا کان الواحد لایذکر رسُول اللہ ولا یتشوق إلیہ و یحنّ لہ، و یصلی علیہ إذا سمع ذکرہ۔"

ستون حنانہ کی آہ و زاری عشّاق کے سینوں میں کہرام مچا دیتی ہے کہ وہ محض لکڑی اور اتنا گداز، اور یہ احسن تقویم اور بلا ذوق وصال جبکہ یہ یقین بھی ہو کہ حیاتِ کائنات کا کوئی لمحہ بھی اس وجہِ تخلیق کون و مکان کے بغیر نہیں ہے کہ علّتِ حیات وہی ہیں۔

أن الرسُول الأمین لاینقطع عن ھذا الکون لحظۃ لأنہ ھو أھل الوجود وأفضل من کل موجود"۔ ۔ ۔ ۔ لأنہ ھو أوّل نُور خلق اللہ ۔ ۔ ۔ فکیف یغیب عن الکون وھو سیّد الأکوان"

یہ وہ اعتماد ہے جو خواہش زیارت کے لیے مہمیز ہے اور یہی اس کتاب کی تالیف کا مُحرک بنا ہے۔

کتاب میں "رویا صادقہ" کی مبشرانہ حیثیت، خواب اور بیداری میں زیارت پر روایات اور علماء کے اقوال وارشادات۔ بعض اشکالات کی وضاحت وتوجیہہ، ایک رات یا ایک لمحہ میں تمام روئے زمین پر زیارت کے امکان پہ دلائل وشواہد، رؤیا کی اقسام وآداب، نیند کی ضرورت اور افادیت اور اسی قسم کے متعدد موضوعات جن پر گفتگو کی گئی ہے، حوالہ جات سے گفتگو کو وقار بخشا گیا اور سلاست بیان سے قاری کی دلچسپی اور شوق کو ابھارا گیا۔ یوں کتاب اپنی علمی ودینی منزلت کے ساتھ عربی زبان کا ایک ادب پارہ بن گئی۔

رؤیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت کے حصول کے لیے کتاب کے صفحہ ۱۴۱ سے ایک سو چونتیس وظائف کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے بیشتر شیخ الحضرمی صاحب کتاب کے مجرب نسخے ہیں جو انہوں نے بزرگانِ دین اور صلحاءِ اُمت سے حاصل کیے۔ بعض سے آپ کی ملاقات ہوئی اور متعدد سے علمی استفادہ کیا کہ ان کے معمولات ان کی اپنی کتابوں میں درج تھے یا تلامذہ اور معتقدین نے نقل کیے تھے، مؤلف کی کوشش یہی رہی کہ ہر معمول کو سند حاصل ہوجائے۔ اس لیے انہوں نے تحقیق وجستجو میں بہت عرصہ گزارا اور اپنے دور جو عصر حاضر ہی ہے تک کا ایک عظیم ذخیرہ قارئین کو پیش کردیا اور اس سلسلے میں جن کتب سے انہوں نے استفادہ کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

- شیخ محمد الدین الفیروزآبادی کی کتاب "الصلوت والبشر فی الصلوٰۃ علی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم"۔
- شیخ احمد بن ادریس المغربی صاحب "منح العبادۃ لأهل السلوک والإرادۃ"
- علامہ یوسف النبہانی کی "سعادۃ الدارین" "جامع الصلوات" اور "جواہر البحار"
- محمد بن علوی المالکی کی کتاب "الذخائر المحمدیۃ" اس پر زیادہ انحصار رہا۔
- عبدالرحمٰن بن علوی الحداد کی کتاب "وسیلۃ العباد إلی زاد المعاد" یہ مجموعہ اوراد ہے۔
- شیخ الحبیب عبدالرحمٰن ہادی الحدار کی کتاب "إجازات ومکاتبات"

- الشیخ الحبیب ابوبکر المشہور کی کتاب "قبسات النور فی ترجمۃ الحبیب علی المشہور"
- الشیخ الحبیب حسن محمد فدعق کی کتاب "الفوائد الحسان"
- الشیخ احمد الطیب بن البشیر کی تالیف "سر الأسرار والصلوات الطیبۃ"
- الشیخ الحضرمی حسن محمد عبداللہ (مصنف کتاب) نے اپنی بعض تصنیفات وتالیفات کا حوالہ بھی دیا ہے مثلاً نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فیض الأنوار فی سیرۃ النبی المختار۔

اسی طرح احادیث وسلوک کی بعض دیگر کتب کا حوالہ بھی دیا گیا۔ احادیث زیادہ تر صحاح وسنن سے ہی لی گئیں۔

کتاب کے آخر میں ہم عصر علماء وصوفیاء کی تقاریظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب کی کس قدر پذیرائی ہوئی ہے۔ عربی زبان میں تحریر کیا جانے والا یہ مجموعہ اوراد اردو داں طبقہ کے حیطۂ تعارف میں نہ آسکتا تھا اگر ہمارے دوست، جواں سال ماہرِ تعلیم اور صاحبِ ذوق پروفیسر ضیاء المصطفےٰ قصوری صاحب اس کارِ خیر کا بیڑہ نہ اٹھاتے۔ قصوری صاحب علمی خاندان کے صاحبِ نسبت جوان ہیں جن کی جوانی میں بزرگانہ وقار شامل ہوگیا ہے۔ منکسر المزاج، ادب شناس اور ہمہ تجسس اُستاد جو آنے والے دور میں عربی زبان وادب کا سرمایہ ثابت ہوں گے۔ میں ان کی اس کاوش پر انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ ان کا قلم مزید نقاہت کا حامل ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کو یہ توفیق بخشے کہ کتاب کے مندرجات کو ذریعہ سعادت بنا سکیں۔ نبیِ آفاق صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نجات کا ذریعہ ہے اور یہ نجات ہم سب کی تمنا وآرزو ہے ؎

ما مرادی من الرقاد　　اجتلی وجہ سیدی فی الرقاد

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد

۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء

تحمید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندوں کو الطاف و اکرام اور انعامات سے نوازا ہے جس نے دلوں کو منبع کمالات سے وابستہ کرکے آباد و شاد کیا ہے اور ہمیشہ ہی اپنے ذکر سے رُوحوں کی غذا کا اہتمام فرمایا یہاں تک کہ ہمہ جہت پیوستہ ہوگئیں اور ان پر نور تمام روشن و تاباں ہوگیا۔ افضل درُود اور پاکیزہ تر سلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خیرِ خلق ہیں اور جن کا ارشادِ پاک ہے کہ من رانی فی المنام فقد رانی حقًا فَاِنَّ الشَّیۡطٰنَ لایَتَمثل بِی (جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً مجھے دیکھا کہ شیطان میری صُورت نہیں بن سکتا۔

اے ربِ ذوالجلال! اس نبی عربی ہاشمی و مدنی پر دُرود و سلام ہو اور آپ کے آل و اصحاب، انصار و احباب، اور متبعین و متوسلین پر، جو خلوص کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہوئے۔ آپ کی شیریں کلامی سے لطف اندوز ہوئے اور جنہیں آپ نے چشمۂ زلال سے سیراب فرمایا اور وہ آپ کے اخلاق سے آراستہ ہوئے، آپ کے آداب سے اصحابِ ادب بنے۔ آپ کی چوکھٹ پر جمے رہے اور آپ کے درِ اقدس کے سامنے ایستادہ رہے۔ آپ کے کاشانۂ اقدس کے مسافروں میں رہے، اور ان پر جو قیامت تک آپ کے پیروکار ہیں۔ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡن۔

کتنے لوگ ہیں جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے ہیں۔ آپ کے

دربار سے پیوستہ ہیں، حاضر رہنے والے ہیں، رحمت ان پر سایہ فگن ہوگئی اور ان کے درمیان سے حجاب دُور ہوگئے جنہوں نے مجھ سے ایک ایسی روشن کتاب لکھنے کا مطالبہ کیا جس میں مَیں ان کے لیے ایسی مفید روایات جمع کردوں جو سیّدِ انس وجاں، سرورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے نفع اندوز ہوں اور جو آپ کی بارگاہِ اقدس اور آپ کے آل و اصحاب تک رسائی کا وسیلہ و ذریعہ ہوں، وہ مجھے بحرِ بیکراں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ میں صرف ایک سراب ہُوں۔

اے دوستو! حُسنِ ظن بہتر ہے اگرچہ وہ حسن میں ہوں۔ اس سلسلے میں بارگاہِ ایزدی میں، مَیں نے استخارہ کیا تو مجھے شرح صدر حاصل ہوگیا۔ اطمینان ہوا اور میں نے اللہ ربّ العزّت کے کرم و نوازش پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کام کو انجام دینے کا عزم کرلیا۔ نیک دُعاؤں کا اُمیدوار ہوں جن کی بناء پر آخرت میں کامرانی سے سرفراز ہوسکوں۔ ربِ ذوالجلال کی بارگاہ سے اجر و ثواب کا اُمیدوار ہوں، بے شک وہ کرم فرمانے اور بخشش فرمانے والا ہے۔

اس مقصد اور خواہش کے حوالے سے کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی تو مَیں نے اس کا نام "مغناطیس القبول فی الوصول الیٰ رؤیة سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہ وصحبہ الفحول" رکھا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس سے اُمید ہے کہ وہ اسے اخلاص وقبول کا پیرہن عطا کرے۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ سیدنا مُحمّد وعلیٰ اٰلہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّم۔ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡن۔

المؤلف

حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۸ھ

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اے پروردگار!

تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں۔

تیری حمد و توصیف میں رطب اللسان ہوں اور تجھ ہی سے مدد کا خواستگار، تیرے پیارے رسُول اور حبیب کی بارگاہِ ناز میں ہدیہ درُود و سلام پیش کرتا ہوں۔ تجھ سے ہر خیر و بھلائی کا اُمیدوار ـــ تیری رضا جوئی کے لیے کوشاں ـــ تیری عنایتوں اور کرم گستریوں سے ہر خیر پر عمل پیرا۔ تجھ ہی پر ایمان ـــ اور ان شاء اللہ تیرے عذاب سے نجات پاؤں ـــ تجھی پر بھروسہ ـــ تیری مضبوط رسی کو تھامے ہوئے ہوں ـــ تیرے دشمن سے پناہ ـــ تیرے فضل کا سوالی ـــ تیری رحمت کی طرف رواں دواں۔ تیرے عذاب سے لرزاں و ترساں ـــ تیرے در پر دستک دے رہا ہوں۔

تیرے لیے حمد ہے اور شکر ـــ میں نے تیری جناب سے وہ کچھ پایا جس کی میں نے اُمید کی ـــ تیری عزّت و بزرگی سے مجھے وُہ مِلا جس کی اُمید رکھی اور جو مانگا ـــ تو ہی اللہ ہمارا پروردگار ہے ـــ اور تو کتنا ہی اچھا پروردگار اور معین و یاور ہے ـــ ہر ساعت اور ہر لحظہ تجھی پر بھروسہ ہے۔

اے میرے اللہ، میرے آقا و مولیٰ میں تجھ سے تیرے حق کے لیے تیرے حق کا

واسطہ دے کر اور اس کا واسطہ دے کر جس کو تُو نے محبُوب بنایا اور اس نے تجھے محبوب بنایا اور جس پر تُو نے درُود و سلام بھیجا اور اپنی کتاب میں ہمیں بھی اسی (درُود و سلام بھیجنے) کا حکم فرمایا۔ بعد ازاں کہ انہیں عمدہ خطاب سے نوازا ـــ وہ تیرے محبُوبوں کا محبُوب۔ جس کے لیے تُو نے اپنے دروازے (رحمتوں کے) کھول دیئے۔ تیری بارگاہ بڑی وسعتوں والی ہے ـــ تُو نے انہیں اپنی چوکھٹ کی طرف بلایا ـــ وہ تیری جناب میں مکمل و اکمل آیا ـــ صدقِ نیت اور اخلاص سے آیا ـــ تُو نے اس کی حاجت براری فرمائی۔ اس پر اور اس کی اُمت پر لُطف و کرم فرمایا ـــ تُو نے اسے، اس کی آل و اصحاب اور ذرّیت اور تمام اُمّت کو برکات سے نوازا ـــ اس کو اس آیت کریمہ سے مشرف فرمایا اور آپ کو اعلیٰ اخلاق اور عظیم صفات سے سرفراز فرما کر اپنی عظیم نعمتوں کی بارش کر دی۔

یہ سب کچھ کیا ـــ آپ کی تعظیم کے لیے ـــ تکریم کے لیے ـــ اعزاز کے لیے ـــ تُو نے فرمایا اور تیرا ارشاد تیرے عظیم قرآن میں ہے۔

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَہٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

اللھم صل وسلم و بارك علیه فی كل وقت وحین۔ و عدد الآلاف و ملایین الملایین وعلیٰ آله و أصحابه المیامین والتابعین له الیٰ یوم الدین۔ وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العلمین۔

قوم كرام السجایا أینما جلسوا   یبقی المكان علیٰ آثارهم عطرا

یہ ایسے خوش خصال ہیں جہاں جہاں رونق افروز ہوتے ہیں، ان کے جانے کے بعد وہ جگہ معنبر و معطر ہو جاتی ہے۔

انہوں نے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے ـــ وفا کا پیکر بن کر خلوص کا

سراپا بن کر ـــــ جنابِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثّنا کو اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عزیز جانا ـــــ سرکارِ دوعالم کے اس ارشاد کو حرزِ جان بنایا ہے۔

لا يؤمن أحدكم حتّى أكون أحب إليه من نفسه و ولده و والده والنّاس اجمعين ـ

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایمان کی حلاوت سے آشنا نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کی جان، اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبُوب نہ ہوجاؤں۔

جب ان کی محبت نقطۂ کمال کو پہنچ گئی، آئینۂ دل مجلّٰی و مصفّٰی ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سے آراستہ ہوگئے، آپ کے اخلاق کو حرزِ جاں بنالیا۔ آپ کے نہج و طریق کو اپنایا اور رضاجوئی میں کوشاں رہے۔ آپ کے اعلیٰ خطابات سے شادکام ہوئے آپ کی بارگاہ سے ٹھنڈک حاصل کرتے رہے، چوکھٹ پر کھڑے رہے۔ درِعالی پر دستک دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ عرفان کی طرح ان کا شرحِ صدر فرمایا۔ انہوں نے اس چشمۂ شیریں سے آبِ زلال نوشِ جاں کیا ـــــ اور وہ فیروز بختی اور سعادت مندی کی معراج کو پہنچ گئے۔ گوہر ہائے نایاب سے بہرہ ور ہوئے۔ بعد ازاں وہ ان مقاماتِ رفیعہ پر فائز ہوئے۔ ان کمالات کو پہنچے ـــــ کہ بس دیکھا کیجئے ـــــ انہوں نے اٹھتے بیٹھتے محبت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سروکار رکھا ـــــ یہی ان کی آرزو رہی اور یہی ان کی تمنّا ـــــ شب کی ساعتوں میں ـــــ دن کے لمحات میں ـــــ اٹھتے بیٹھتے ـــــ چلتے پھرتے ـــــ جلوت میں ـــــ خلوت میں ـــــ یہی ان کا مقصد رہا یہی ان کا مدعا ـــــ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان عظمتوں سے سرفراز فرمایا جن کی نیرات بڑی، صفات عمدہ اور مرادیں غنیمت ہیں۔ جو کمالات انہیں حاصل ہوتے ہیں وہ زبان و بیان سے باہر ہیں۔ وہ ان کی محبت میں گم ہوجاتے ہیں ـــــ محبت اور انتہا کی محبت ـــــ وہ آپ سے سُنتے ہیں اور

کہتے ہیں ـــــ انہیں مُبارک ہو ـــــ یہ فضلِ ایزدی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور وہ عظیم فضل والا ہے۔ جب ان کا تعلق اس عظیم پہاڑ، رواں سمندر اور خیرِ جسیم اور رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ واتم التسلیم سے بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے فضل و اکرام اور جود و عطا فرماتے ہوئے انہیں خواب میں زیارتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نوازا۔ یہی بلند مرتبہ و مقام ہے جس کی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عاشق تمنّا اور آرزو کرتا ہے۔ جان اور متاعِ زیست نچھاور کردیتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی ہر چیز سے افضل گردانتا ہے ـــــ جب ایسا ہوتا ہے تب ایمان مکمل ہوتا ہے ـــــ میزان (ترازو) جھک جاتا ہے ـــــ بُرہان واضح ہوجاتی ہے ـــــ شان بلند ہوجاتی ہے ـــــ ہمنواؤں سے بڑھ جاتا ہے ـــــ بھائیوں سے بازی لے جاتا ہے ـــــ اپنے میدان میں داخل ہو جاتا ہے ـــــ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مصداق بن جاتا ہے۔

لايؤمن أحدكم حتى أكون احب إليه من نفسه و ماله و ولده و والده والنّاس أجمعين۔ صدق رسُول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

سرمدی نعمت

خواب میں زیارت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد ان کی فیروز بختی اور سعادت کا ستارہ اوجِ کمال پر ہوتا ہے۔ کامل اتباع کے ساتھ ساتھ وہ درود و سلام کے رنگین گلدستے پیش کرتے ہیں۔ جب کریم کی نظرِ عنایت ہوتی ہے تو وہ حالتِ بیداری میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوتے ہیں ـــــ

بیداری میں زیارت ـــــ یہ بہت بڑا مقام ہے ـــــ اور بہت بڑا اعزاز ـــــ مُبارک ہو جو کوشش کرتا ہے اور اس کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

جو بوتا ہے وہ کاٹتا ہے ـــــ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تو ایسا ہے جس کی کوئی حد ہی نہیں، خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ـــــ اس کا بڑا مقام ہے ـــــ حالتِ بیداری میں اس سعادت کی سرفرازیوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ وہ آقا ہیں، معصوم ہیں یہاں تک کہ خواب میں بھی ـــــ جیسا کہ ارشادِ گرامی ہے۔

من رآنی فی المنام فقد رآنی حقا۔ فان الشیطن لا یتمثل بی.

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو حقیقت میں اُس نے مجھے ہی دیکھا ـ شیطان میری مثل اختیار نہیں کر سکتا۔

اس صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ازاں ہمیں مژدہ جاں فزا سناتے ہوئے فرمایا۔

من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ أو فکأنما رآنی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی۔

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو وہ بیداری میں میری زیارت سے شادکام ہوگا ـــــ یا گویا حالت بیداری میں مجھے دیکھا اور شیطان میری مثل میں آ نہیں سکتا۔ اس حدیث کی تشریح اور توضیح ان شاء اللہ ایک خاص باب میں آئے گی۔

ایک عُمدہ مطالبہ

بہت سے احباب نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں ان کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہونے کے لیے مفید چیزیں جمع کر دوں۔ ان کا خیال تھا کہ میں اس میدان کا شہسوار ہوں یا ان میں سے ہوں جو اسے جانتے ہیں۔ میں اس کا

اہل نہیں ہوں اور میری ثقافت بھی مجھے اس کا سزاوار نہیں ٹھہراتی کہ میں ان راہوں پہ چلوں۔ یہ ان کی نیک نیتی ہے اور سچی محبت ـــــ اور حسنِ ظن بھی حسن (نیکی) ہے۔ اگرچہ حسن (مصنّف) میں ہو۔

والمرء أن یعتقد شیئًا فلیس کما ـ یظنہ لم یخب واللہ یعطیہ

اور آدمی ایک بات کا اعتقاد رکھتا ہے وہ اس کے خیال و گمان کے مطابق نہیں ہوتی تو وہ نامُراد نہیں رہتا ـــــ اور اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

جب میں نے اُن کے عزم کی صداقت اور خلوصِ نیت دیکھا تو میں نے ایک نیک بھائی اور محبِ عزیز، وفادار دوست اور صاف دل والے سے نیک دُعاؤں کی اُمید کرتے ہوئے اس نیک کام کی انجام دہی کا عزم کر لیا۔ یہ خوبصورت کارِ خیر سب کا سب جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت رکھنے والوں کا شوق ہے میں اس خوبصورت کارِ خیر اور عظیم مقصد کے لیے اپنی بھرپور ناتواں کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین پاسبان ہے، وہی توفیق دینے اور سیدھی راہ کی طرف گامزن فرمانے والا ہے۔ و

وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمّد و آلہ وصحبہ وسلّم۔

اب میں آغاز کرتا ہوں ـــــ میں اس کی بارگاہ سے مدد و توفیق کا خواستگار ہوں ـــــ جو ہمیشہ سے بدلتا نہیں۔

عاشقِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرنا چاہیے

پہلی بات اور سب سے پہلے ـــــ ہر مسلمان پر حتی الامکان اس انسانِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی، آداب و اخلاق میں، صفات میں، حسنِ سیرت میں اور معاملات میں اتباع واجب ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے اہل کے ساتھ برتاؤ کیسا تھا؟ اصحاب کے ساتھ اور پیروکاروں کے ساتھ سلوک کیسا تھا؟ کتاب اللہ اور سُنتِ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کامل وابستگی ضروری ہے۔ جو اِن دونوں سے وابستہ ہوگیا وہ دُنیا و آخرت کی ابدی سعادتوں اور سرفرازیوں سے بہرہ ور ہوگیا۔ ان کا دامن تھامنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مصداق بن جائے۔

ترکت فیکم إثنین ما إن تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی أبدا۔ کتاب الله و سُنتی۔

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ اگر ان کو مضبوطی سے تھام لوگے تو میرے (اس دُنیا سے منتقل ہونے کے) بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ــــ (وہ ہیں) اللہ کی کتاب اور میری سنّت۔

انسان اس اتباع کے ثمرات سے بہرہ ور ہوگا ــــ اور بفضلِ ایزدی دنیا و آخرت کی سرفرازیاں حاصل کرے گا۔ اسی کے ذریعہ وسیع میدانوں میں داخل ہوگا ــــ ان کے چمکتے دمکتے انوار ــــ اور روشن ستارے دیکھے گا۔ یہی درحقیقت عظیم سعادت ہے ــــ اتباعِ کامل کا ثمر و حاصل اس کی متابعت ہے ــــ اور متابعت کا حاصل کتاب و سُنّت کا تمسک ہے ــــ اور ان دونوں کے تمسک کا نتیجہ دُنیا و آخرت کی سعادت ہے ــــ اور اس سعادت کا نتیجہ و مراد جناب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہے ــــ اور آپ کی زیارت کا ثمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح وابستہ ہونا ہے ــــ کہ محبت ہمیشہ آپ ہی کے تصورات و خیال میں رہے ــــ جہاں کہیں بھی ہو ــــ قیام میں ــــ سفر میں ــــ معاملات میں ــــ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلے ــــ جب وہ وابستہ ہوجائے اس کی قسمت کا ستارہ اوج پر ہوتا ہے ــــ کیونکہ وابستگی کے بعد تخلق (اخلاق و سیرت کے سانچے میں ڈھالنا) ہے اور تخلق کے بعد مُراد بر آئے گی ــــ اور اسی طرح اے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے احباب ــــ بیشک رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہر محب اور جاننے والے کے لیے عمدہ مراد، ارفع مرتبہ اور بلند ترین منصب ہے۔ صحیح بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب علامة النبوة میں ہے۔

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ قال رسُول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولیأتین علیٰ أحدکم زمان لأن یرانی أحب إلیه من أن یکون له مثل أهله وماله (صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک پر ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ میری رؤیت و زیارت اسے اپنے اہل اور مال سے زیادہ محبُوب ہوگی۔

محبت کی شرائط

میرے محترم قاری بھائی!

محبت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ مکمل استقامت۔ حتی المقدور اتباعِ کامل اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے پیشِ نظر تمام فرائض پر صحیح طور پر عمل پیرا رہے ــــ صدقِ نیت ہو ــــ مقصد عظیم ہو ــــ اور رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلے ــــ تقویٰ اور استقامت دونوں صدقِ نیت کے ساتھ تمام اعمال کی اساس و اصل ہیں۔

أَلَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا [1]

اگر وہ راہِ حق پر ثابت قدم رہیں تو ہم انہیں ضرور کثیر پانی سے سیراب کریں گے۔

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے، پھر اس پر استقامت اختیار کی،

---

[1] الجن: ۱۶

ان پر فرشتے اترتے ہیں ___ کہ خوف کھاؤ ___ اور نہ غمزدہ ہو[1] ___ اس جنت پر خوش ہو جاؤ ___ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دنیوی زندگی اور آخرت میں ہم تمہارے دوست ہیں۔ اس میں تمہارے لیے وہی کچھ ہوگا جو تمہارے دل چاہیں گے۔ اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہوگا جو تم مانگو گے۔ یہ بخشش اور رحمت کی بارش برسانے والے کی مہمان نوازی ہے یہاں ہم کچھ رکتے ہیں اور غور کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ___ "نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ" جب بندے کا ولی اللہ تعالیٰ ہو تو وہ کیا سعادت اور فیروز بختی کی معراج پر نہ ہوگا۔ اسے کسی طرح کا ڈر اور خوف کیسے لاحق ہو سکتا ہے؟ اس پر کیونکر ظلم ہوگا؟ یا اسے رسوائی اور خذالت کا سامنا کرنا پڑے گا؟ آیت صرف دنیوی زندگی میں ولایت و ضمانت پر موقوف نہیں بلکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عنایتوں اور نوازشوں کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

وإذا العناية ادركتك عيونها ثم فالمخاوف كلهن أمان

جب عنایت الٰہی آپ کے شامل حال ہوگی تو تمام خوف امان کی صورت اختیار کر لیں گے۔

اِتباعِ کامل کے تین فائدے

اِتباعِ کامل کے تین عظیم فوائد ہیں۔

۱۔ حضور نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی۔

۲۔ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت۔

۳۔ گناہوں کی بخشش۔

ارشادِ ربانی ہے۔

---

[1] حٰم السجدہ : ۳۰ - ۳۲

"قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"۔

"آپ فرما دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا، اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

یہ ایسے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ___ یہ نوید اس کے لیے ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے ___ اپنے رب سے لرزاں رہتا ہے ___ اپنے پروردگار کی طرف متوجہ رہتا ہے ___ اور جانتا ہے کہ وہ تمام امور کی باریکیوں سے آگاہ ہے ___ اسرار و مخفیات کو جانتا ہے۔ جب یہ چیز پیدا ہو جائے تو انسان احسان کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے ___ وہ اللہ کی عبادت اس انداز سے کرتا ہے گویا اسے دیکھ رہا ہو۔ اگر وہ اسے نہ دیکھ سکے تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہوتا ہے ___ جب وہ احسان کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اب رحمٰن اس پر احسان فرماتا ہے ___ امان سے نوازتا ہے ___ شیطان اس سے دور بھاگ جاتا ہے۔ بیشک میرے نیک بندوں پر تیرا زور نہ چلے گا۔

وابستہ ہے سعادت حُبِّ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

سعادت کا انحصار جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر ہے۔ اللہ کا سلام ہو اس کہنے والے پر۔

فاتباع النبي أكمل حب للنبي مغزاه حاء و باء

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع ہی آپ کی کامل ترین محبت ہے۔ اس محبت کا اصل حاء اور باء ہے۔

یہ ہیں وہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یہی مقصود۔

هو المقصود فی الدنیا و فی الأخری فلا تعنی

یہی دنیا و آخرت میں مقصود ہیں . . . . .

اور یہی وہ ہیں اللہ نے جن کی تخلیق اور اخلاق کو مکمل فرما دیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے تمام اوصاف باکمال جمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علی بن محمد الحبشی سے فیضیاب فرمائے۔ انہوں نے اپنے مولد میں کہا ہے اشعار ابن الفارض حسن عمر بن ابی الحسن کے ہیں۔

كملت محاسنه فلو أهدى السَّنا　　للبدر وعند تمامه لم يخسف
وعلى تفنن واصفيه بحسنه　　يفنى الزمان وفيه ما لم يوصف

آپ کے محاسن کمال کو پہنچے۔ اگر آپ بدرِ کامل کو روشنی دے دیں تو اُسے کبھی گرہن نہ لگے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن کی توصیف و مدح کرنے والے اتنے ہیں کہ زمانے ختم ہو سکتے ہیں لیکن اس حسن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

الدیبعی اپنے مولد میں کہتے ہیں۔

جن کی توصیف قرآن کریم بیان کر رہا ہو، جن کے فضائل تورات و انجیل اور زبور و فرقان بیان کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جن کو دیدار سے مشرف فرمایا ہو اور کلام کا اعزاز بخشا ہو۔ علوِ مرتبت و عظمتِ شان سے آگاہ کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ جن کا نام ملا دیا ہو، جن کی ولادت باسعادت سے دلوں کو شاداں کر دیا ہو، ان کے بارے میں اور کیا کہنا ممکن ہے۔

گذارش ہے کہ یہ میدان بڑا وسیع ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پھیل رہا ہے۔ آپ کا سِرّ (راز) چمک رہا ہے، آپ جامع فضائل و کمالات ہیں، اس وسعت افزا سمندر کے پاس باقی سمندر تلاطم خیز ہیں۔ یہ قریب و لبعید کے لیے یکساں

فیض رساں ہے۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح اور تعریف و ثنا میں اس آیت کے علاوہ کوئی اور نازل نہ بھی ہوتی تو اعزاز و افتخار کے لیے یہی کافی تھی۔ ارشادِ ربانی ہے

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ۔ (المائدہ: ۱۶)

بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور کتاب آ چکی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اسے ہدایت دیتا ہے جو سلامتی کے راستے پر اللہ کی مرضی سے چلا۔

جب اللہ تعالیٰ ہی ان کے بارے میں ارشاد فرما رہا ہے کہ وہ نور ہیں وہ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا، مبعوث فرمایا اور رحمت بنا کر بھیجا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ یہ اشعار فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار سے لیے گئے ہیں ؎

وما يقول المادحون وقد أتى　　مديح رسول الله فی محكم الذكر
وقد قرن الله إسمه مع إسمه　　وهل بعد هذا الفخر يا صاح من فخر

ثناخوان کیا مدح سرائی کر پائیں گے جبکہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح قرآن پاک میں آ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ آپ کے نام کو ملا دیا ہے۔ اے تعریف کرنے والے! کیا اس فخر کے بعد بھی کوئی فخر ہے؟

والدِ محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اس کی مدح و توصیف کے بارے میں بات کرنا ختم ہو جاتا ہے جس کی تعریف بیان کرنا ختم نہیں ہوتا۔ اس میں مخلوق کی مدح کا شمار کہاں ہو سکتا ہے بعد اس کے کہ کتاب مؤید (قرآن پاک) میں وہ آ چکی ہے۔

ہم نے جناب احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توصیف و تعریف میں چھوٹی سی نظم پیش کی ہے، مدح سرا کی زبان محدود ہے۔ میرے اشعار کا برق رفتار گھوڑا کس حد تک گھوم

پایا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کا تو شمار ہی نہیں۔ کوشش ہے جس نے کر لی۔

میں نے اپنی نظم کے ذریعے جناب سیّدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح نہیں کی، بلکہ جناب سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اپنی نظم کو قابلِ ستائش بنایا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــــ اس میں شک نہیں کہ آپ نُور ہیں۔

اور اسی لیے حبیب علی بن محمد الحبش (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے علوم سے مستفید فرمائے) فرماتے ہیں۔

وُہ ایسا نور ہیں کہ ان کی روشنی حیران و پریشان لوگوں کو ہدایت دے رہی ہے۔

وہ رؤف ہیں، وہ رحیم ہیں، آپ کا مقام عظیم ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ [1]

تحقیق تمہارے پاس تمہارے نفیس لوگوں میں سے ایسا رسُول تشریف فرما ہوا ہے جس کو تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے، اہل ایمان کے ساتھ مہربان ہے، رحم فرمانے والا ہے۔

جیسا کہ توصیف کرنے والوں نے توصیف کر دی۔ تعریف کرنے والوں نے تعریف کر دی، خطیبوں نے خطبوں میں اوصاف و کمالات بیان کر دیئے، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں مقامات و بلندیاں اور اسرار و انوار سے نواز دیا ہے تو یہ تمام اس کا عشرِ عشیر بھی بیان نہیں کر سکتے۔ ارشاداتِ ربانی ہمیں دعوتِ فکر دے رہے ہیں۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ [2]

اور یقیناً آپ خلقِ عظیم پر فائز ہیں۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ [3]

---

[1] التوبہ: ۱۲۸ [2] القلم: ۴ [3] الحجر: ۷۲

اے محبُوب! آپ کی جانِ عزیز کی قسم۔ وہ تو اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ [1]

نبی اہلِ ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ [2]

تم اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ [3]

(جناب سیّدنا) محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسُول ہیں۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ [4]

اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دیتا جب تک آپ ان میں جلوہ فرما ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ [5]

بیشک جو آپ کی بیعت کرتے ہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ کی ہی بیعت کرتے ہیں۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ [6]

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسُول جلوہ افروز ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ [7]

تحقیق رسُول تمہارے پاس تشریف لائے تمہی میں سے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا... وَنَذِيْرًا۔ وَ
دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا [8]

اے نبی! ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور چمکانے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔

---

[1] الاحزاب: ۶۔ [2] الحجرات: ۲۔ [3] الاحزاب: ۴۰۔ [4] الانفال: ۳۳۔ [5] الفتح: ۱۰۔
[6] الحجرات: ۷۔ [7] التوبہ: ۱۲۸۔ [8] الاحزاب: ۴۵-۴۶

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ؎۱

بیشک ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی۔

وَ كَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ؎۲

اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل فراواں ہے۔

اِنَّ اللهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؎۳

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درُود بھیجتے ہیں۔ اے اہل ایمان تم بھی آپ پر درُود اور خوب سے خوب تر سلام بھیجتے رہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ۔

اس طرح کی بہت سی آیات ہیں بلکہ قرآن تمام کا تمام آپ کی مدح و ثنا میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ جب جناب سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا ــــ تو فرمایا، آپ کا اخلاق قرآن ہے۔ آپ بڑے ادب سکھانے والے رؤف ہیں، رحیم ہیں۔ آپ اوصافِ کاملہ کی تصویر اور حسنِ آداب کے پیکر ہیں۔ صحابہ عرض کرتے ہیں۔ یہ دلربا آداب کیا ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے رب نے مجھے رفعتِ ادب سے سرفراز فرمایا ہے وصلوات الله وسلامه عليه وعلىٰ اٰلهٖ وأصحابهٖ وذرّيّته۔ وہی صراطِ مستقیم کی طرف لے جانے والا اور رہنمائی فرمانے والا ہے۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا ضروری ہے جس نے ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت سے بنایا۔ اسی طرح ہم اس کی بارگاہ میں سراپا التماس ہیں کہ ہمیں آپ کے دین

؎۱ الفتح: ۱۔ ؎۲ النساء: ۱۱۳۔ ؎۳ الاحزاب: ۵۶

اور طریقۂ کار اور آپ کی سُنّت کے احیاء پر زندہ رکھے، آپ کے آداب سے ہم ادب سیکھیں اور آپ کے نقشِ قدم اور سیرت کو خضرِ راہ بنائیں۔ اللہ ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے۔ خواب میں یا حالت بیداری میں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو کوئی مشکل نہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری کامیابی وابستہ ہے۔ آپ ہی کی بدولت سعادتمند ہیں اور بہترین رسول کی بدولت ہم بہترین امت ہیں۔

حیاتِ طیبہ

یہ بات اہلِ محبت کو کیسے گوارا ہے کہ وہ زندہ رہے اور اس نور کی زیارت کی تمنا نہ کرے یہاں تک کہ اسے مکمل شادمانی حاصل ہو جائے اور وہ دنیا، برزخ اور محشر میں سعادتوں سے بہرہ مند ہو اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرید صادق بن جائے۔

یا عاشق المختار کیف تنام	والنوم مع بعد الحبیب حرام
ان کنت مشتاقا فهم فی حبه	تبدو لك الخیرات والانعام

اے نبی مختار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے عاشق تُو کیسے سوئے گا۔ محبوب دُور ہو تو نیندیں اُڑ جاتی ہیں، حرام ہو جاتی ہیں۔

اگر تو اُن کا مشتاق ہے تو ان کی محبت میں گُم رہ تجھ پر خیرات و انعامات کی بارش ہو گی۔ زندگی کیسے خوشگوار ہو سکتی ہے کہ ایک آدمی رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر نہ کرے، آپ کا مُشتاق نہ ہو، جب آپ کا ذکر مبارک سُنے درُود نہ پڑھے یہاں تک کہ اس کا سینہ کھل جائے، دل مطمئن اور باغ باغ ہو جائے۔ چہرہ کھل جائے۔ حالت سدھر جائے۔ ذرا وہ منظر دلگداز ایمان پرور سامنے لائیے کہ ایک بے جان تنا سرکارِ عالی جناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں زار و نڈھال ہے تو ایک مسلمان کا کیا عالم ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے

تمام مخلوقات سے افضل و برتر کیا ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (ہم نے انسان کو عزت دی ہے)

اور تم اچھی طرح جان لو۔۔۔ کہ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لمحہ اور لحظہ کے لیے بھی اس کائنات سے منقطع نہیں ہوتے۔ کیونکہ آپ اس کا اصل ہیں اور ہر موجود سے افضل ہیں۔۔۔۔ ہر باپ اور بیٹے کے آقا ہیں، حوض کوثر کے مالک ہیں۔ روزِ محشر شفاعت فرمانے والے ہیں۔ اللہ کی مضبوط رسی ہیں، ہر موجود کے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے کا سبب ہیں۔ کیونکہ آپ پہلے نور ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ آپ ہی سے کائنات ارضی و علوی کا وجود ہے۔۔۔ وہ اس کائنات سے کیسے علیحدہ اور اوجھل رہ سکتے ہیں۔ وہ تو تمام کائناتوں کے آقا ہیں۔ ان افراد میں سے ہر فرد کے آقا ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی استعداد اور حسنِ اعتقاد کے مطابق زیارت کرتا ہے اور وہ آپ سے وابستہ ہونے والوں کے عظیم مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے کہا۔۔۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مومنوں میں شمار نہیں کرتا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ یہ مرتبہ — یہ مقام اسے ملتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

زیارتِ مصطفیٰ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ کے فائدے

مفاتیح المفاتیح میں مذکور ہے۔ فرماتے ہیں۔ جو خواب میں پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شاد کام ہوا اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت میسر آئے گی، جنت ملے گی، اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو (اگر وہ مسلمان ہوں گے) بخش دے گا۔ بارہ مرتبہ ختم قرآن کا ثواب ملے گا۔ سکرات الموت آسان ہوں گے، اللہ تعالیٰ عذابِ قبر ختم فرما دے گا۔ روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے امان دے گا اپنے فضل و کرم اور عنایت و مہربانی سے دنیا و آخرت میں اس کی مرادیں بر لائے گا۔

ضروریات اور حوائج کو پورا فرمائے گا۔

بڑی آرزو

یہ بہت بڑی آرزو ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر عاشق اس کی تمنا کرتا ہے۔ حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ اس پر اسرار کھول دیتا ہے اور وہ انوار و تجلیات میں نہا جاتا ہے۔ ان سمندروں میں تیرتا ہے۔ اور شب و روز عنایت الٰہی اس پر سایہ فگن رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔۔۔ اور وہ مالک و مختار ہے۔

فوائد جمع کرنے کا مقصد

اے شمع جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پروانے!

میں نے اس کتاب میں آپ کے لیے وہ عظیم فوائد جمع کر دیے ہیں جن کے ذریعے آپ زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعزاز حاصل کر سکیں گے۔ یہ سو سے زیادہ ہیں۔ مختلف کتابوں سے حاصل کیے ہیں۔ بعض اُن صلحاء کی زبان سے اخذ کیے ہیں جن کو ہم اب صاحبِ فضل و کمال اور صاحبِ عرفان گردانتے ہیں اور جن پر اس دور میں اعتماد کیا جاتا ہے۔ کتاب کے صفحات اگرچہ کم ہیں لیکن اس میں ہے بہت کچھ — اس میں غور کریں۔ خبیر (اللہ تعالیٰ) کی طرح تو آپ کو کوئی نہیں بتلائے گا۔ ہمارا اعتماد و ایقان اس سمیع و بصیر پر ہے جس تک نگاہیں رسائی نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پاتا ہے۔ وہ لطیف ہے، خبیر ہے۔

فوائد شروع کرنے سے قبل ہم آپ کے لیے صریح آیات اور صحیح احادیث کو بیان کرتے ہیں۔ اس نصیحت کو حرزِ جان بنائیں۔ آپ سے صرف دعا کی درخواست ہے اس

کے ذریعے میں اس روز کامیابی سے ہمکنار ہوجاؤں گا جس روز مال نفع دے گا نہ اولاد۔ مگر وہی نفع میں ہوگا) جو اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوگا اسے ہی سیدھی راہ دکھائی جائے گی۔

نیک خواب مبشّرات ہیں

ابو سلمہ، عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں (عبادہ) نے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ عرض کی۔ یارسُول اللہ، کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ملاحظہ فرمایا۔ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنيا وَفِي الْاٰخِرَةِ[1] (ان کے لیے دنیوی زندگی اور آخرت میں نوید ہے، خوشخبری ہے)۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز پوچھی ہے جو میری امت سے کسی نے نہیں پوچھی یا فرمایا تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، یہ اچھے خواب ہیں جن کو آدمی دکھتا ہے یا اسے دکھا دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ذر سے مروی ہے۔ عرض کرتے ہیں۔ یارسُول اللہ! ایک آدمی کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، اور اس کی وجہ سے اس کی توصیف کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تلك عاجل بشری المومن (یہ مومن کو جلد (دنیا میں) ملنے والی نوید ہے۔)

حضرت عبداللہ بن عمرو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا لهم البشری فی الحیاۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ۔ اچھے کام جن سے مومن شاد کام ہوتا ہے۔ یہ نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جُز ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لهم البشری فی الحیاۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ .....

---

[1] یونس : ۶۴

فرمایا، دُنیا میں اس سے مُراد رؤیا صالحہ ہیں جن کو بندہ دیکھتا ہے یا اسے دکھا دیے جاتے ہیں۔ اور آخرت میں (بشریٰ سے مراد) جنت ہے۔ اور ابوہریرہ ہی سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عُمدہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مژدہ ہیں، بشارت ہیں۔ اور یہ مبشرات ہیں۔ اسی طرح انہوں نے روایت کیا ہے۔

حضرت ام کرز الکعبیہ سے مروی ہے۔ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے ہیں نبوت ختم ہوگی . . . . . اور مبشرات باقی ہیں۔

تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۳۹ میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں، میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی مگر مبشرات باقی ہیں۔ (صحابہ نے) عرض کیا۔ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا نیک اور اچھے خواب (رؤیا صالحہ)[1]۔

حق ہے زیارت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ رَأٰنِي فَقَدْ رَأٰنِي فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي[2]۔ جس نے (خواب) میں مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بے شک شیطان میری صُورت اختیار نہیں کرسکتا۔

حضرت انس ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ رَاٰنِي فَقَدْ رَاٰى الْحَق فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَزَيَّابِي[3] (جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا، بیشک شیطان میری صُورت اختیار نہیں کرسکتا۔

حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ رَاٰنِي فَقَدْ رَاٰى الحق فان الشیطن لا یتکونني۔[4] (جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا،

---

[1] مالک، ابوداؤد، بخاری [2] احمد، بخاری، ترمذی، [3] احمد، بخاری، مسلم [4] بخاری، مسلم۔

شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابوسعید الخدری سے مروی ہے فان الشیطن لا یتزیابی[1]

جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مظاہر حق کا مظہر ہیں۔ ہر وہ بات جو آپ سے سُنی جائے گی تو گویا وہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رآنی فانی أنا هو فانه ليس للشيطان ان يتمثل بی[2]

جس نے مجھے دیکھا تو میں ہی وہ ہوں۔ بیشک شیطان میری صُورت میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من رانی فی المنام فقد رانی۔ إنه لاینبغی للشیطان أن یتمثل فی صُوری[3] جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری صُورت میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من رانی فی المنام فقد رانی فإن الشیطان لا یتخیل بی و رؤیا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزأً من النبوّة۔

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا، بیشک شیطان میری صُورت میں نہیں آسکتا۔ اور مومن کے خواب نبوّت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہیں۔

شیطان کی عدم مماثلت کا بیان کئی طرح سے آیا ہے۔ فرمایا۔ ان الشیطان لا یتمثل بی لا یتکوننی، لا یتخیل بی صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم۔

آپ نے تمثیل و مماثلت کی ہر لغت اور ہر لفظ کو ذکر فرمادیا ہے۔ اب خواب میں

---

[1] احمد، بخاری، مسلم [2]۔ الترمذی [3] احمد، مسلم، ابن ماجہ۔

یا بیداری میں شیطان کی آپ سے عدم مماثلت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔

ابن الباقلانی کہتے ہیں۔ ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت صحیح ہے۔ یہ پریشان خواب ہیں اور نہ شیطان کے تشبہات۔

کسی اور کا کہنا ہے۔ من رآہ سے مُراد ہے کہ اس نے حقیقت میں آپ کو پالیا کوئی مانع اس سے نہیں روکتا اور نہ عقل حائل ہوتی ہے کہ اس کے ظاہر سے پھرنے پر مجبُور کرے۔

انہوں (علماء) نے کہا ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ممکن ہے۔ یا بیک وقت دو یا متعدد مقامات پر اور یہ چیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات میں دیکھنے والے کے عالم خیال میں مخلوط ہوجاتی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرئی ہیں۔ ادراک اس میں بخلاف ابصار کے شرط نہیں ... اور نہ مسافت کا قریب، نہ مرئی کا زمین میں مدفون ہونا، نہ اس کا ظاہر ہونا شرط ہے، شرط تو صرف یہ ہے کہ آپ موجود ہیں اور آپ کے جسمِ اطہر کے فنا میں کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ احادیث صحیحہ موجود ہیں جو دیگر انبیاء کے ساتھ آپ کی بقاء کے بارے میں بتارہی ہیں اور یہ بھی وارد ہے کہ وہ (انبیاء) اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ان کے نیک اعمال اسی طرح جاری ہیں جیسے ان کی زندگی میں تھے۔

زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالتِ بیداری میں علماء کے اقوال

الشیخ احمد بن حجر الھیتمی المکی کے الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۲۲۵ میں مذکور ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کیا حالتِ بیداری میں جناب نبی کریم علیہ افضل والتسلیم کی زیارت ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا ایک جماعت نے اس کا انکار کیا ہے اور دوسروں نے اسے جائز قرار دیا

ہے اور یہی حق ہے۔ اس کی ایسی چیز سے خبر دی گئی ہے جو صالحین سے متہم نہیں بلکہ حدیث بخاری سے دلیل دی گئی ہے۔ من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا۔

یعنی اپنے سر کی آنکھوں سے۔ بعض نے کہا ہے کہ دل کی آنکھ سے دیکھے گا یہاں لفظ بیداری سے قیامت مراد لینا کسی طرح بھی مناسب نہیں اگر یہ مراد لیں تو پھر اب بیداری کی تقیید کا کوئی فائدہ نہیں رہتا کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اُمت روز قیامت آپ کے دیدار سے بہرہ ور ہوگی۔ جس نے خواب میں دیکھا یا نہ دیکھا (قیامت کے دن سبھی دیدار سے شرف یاب ہوں گے) اس سے مراد رؤیت بیداری کا عمومی وقوع ہے جس کا اس شخص سے وعدہ کیا گیا ہے جس نے خواب میں زیارت کی اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہو تاکہ آپ کا وعدہ پورا ہو۔ اور اس وعدہ کی خلاف ورزی نہ ہو اور یہ موت سے قبل جاں کنی کے وقت اکثر عام لوگوں کو ہوتی رہتی ہے۔ تو اس کی رُوح اس وقت تک جسم سے پرواز نہیں کرتی۔ جب تک وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وعدہ کی وفا میں زیارت نہیں کر لیتا۔ جہاں تک ان کے علاوہ اوروں کی بات ہے تو ان کو یہ (زیارت) ان کی اہلیت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق و نسبت اور اتباع کے مطابق کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ؟

علامہ السید محمد بن علوی المالکی نے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ میں کیا خوب لکھا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ۔ علماء کا کہنا ہے کہ جو اس سے متفق ہے تو قطعی طور پر دنیا میں اُسے زیارت رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی اگرچہ موت کے وقت ہو۔

رہا اس کا قول جو یقظہ (بیداری) کی تاویل آخرت سے کرتا ہے، تو اس کا علماء نے جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آخرت میں تو ہر مومن جو خواب میں زیارت سے مشرف یاب ہوا یا نہ ہوا، زیارت کر لے گا جیسا کہ متعدد صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آخرت

میں کفار اور منافق بھی دیکھیں گے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر و منزلت، رفعت اور شرف و اعزاز کو پہچانیں گے۔ یہ زیارت تو اہل کمال مومنوں کو ہوگی اور جن کی بصیرت صاف و شفاف ہے۔ جن کا وصف اللہ سُبحانہٗ نے بیان فرمایا ہے ان کے دلوں اور معارف کی توصیف کی ہے۔ ارشاد ہے: كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ۔ يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ [1]

اس طاق کی مانند جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک فانوس میں رکھا ہوا ہے اور فانوس گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ اس کو مبارک زیتون کے درخت سے روشن کیا جاتا ہے، وہ (درخت) نہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں۔ قریب ہے اس کا تیل اسے منوّر کر دے اگرچہ اسے آگ نہ بھی لگائی جائے۔ ۔ ۔ نور علیٰ نور۔

یہ قلبِ مومن کی تمثیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف سے منوّر فرمایا ہے۔

______ اس طرح کا دل جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خواب و بیداری میں زیارت کا اہل ہے اور تمام غائب چیزوں کو بھی دیکھنے کا اہل ہے [2]

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ ہمیں اس کا اہل بنا دے اور ان راہوں پر چلائے بے شک وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، قبول فرمانے کے زیادہ لائق ہے۔ کتنا اچھا آقا و مولیٰ ہے اور کتنا عمدہ یار و مددگار۔ صلی اللہ علی البشیر النذیر۔ والسراج المنیر وعلی الٰہ وصحبہ والتابعین لہم الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔ اللہ کا درود ہو بشیر و نذیر اور سراج منیر پر، آپ کے آل و اصحاب اور قیامت تک ہونے والے پیروکاروں پر۔

---

[1] النور: ۳۵ [2] الذخائر المحمدیہ

خواب ۔ علومِ مکاشفہ کے دقائق سے ہیں

امام ابوحامد الغزالی رضی اللہ عنہ الاحیاء میں فرماتے ہیں۔ ہم جیسوں سے کوئی اور کمزور مشاہدہ ممکن ہے مگر یہ کہ وہ مشاہدہ نبویہ ہو اور ہمیری اس سے مُراد نیند اور خواب میں مشاہدہ ہے۔ اور یہ نبوّت کے انوار سے ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رؤیاءِ صالحہ نبوّت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جُز ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسا انکشاف ہے جو دل سے (گناہوں اور آلودگیوں کے) پردے ہٹائے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے نیک سچے مومن کے خوابوں کے علاوہ یقین و اعتماد نہیں کیا جاتا۔ جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اس کے خواب قابلِ یقین نہیں ہیں جس کا فساد زیادہ اور گناہ کثرت سے ہوں گے اس کا دل تاریک ہوجائے گا وہ پریشان خواب ہی دیکھے گا۔ اسی لیے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سوتے وقت طہارت کا حکم فرمایا ہے تاکہ آدمی پاک ہوکر سوئے۔ اور اس میں باطنی طہارت کا بھی اشارہ ہے۔ اور یہی اصل ہے۔ ظاہری طہارت تو اس کے بمنزلہ تمہ اور تکملہ کے ہے اور جب باطن صاف ہوجائے گا تو دل کے آئینے میں وہ کچھ منکشف ہوگا جو مستقبل میں ہونا ہے۔ جیساکہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خواب میں مژدہ جانفزا دے دیا گیا کہ آپ فتح ونصرت کے علم لہراتے ہوئے مکہ میں داخل ہوں گے۔ دخول مکہ نیند میں منکشف ہوا یہاں تک کہ ارشاد ربانی نازل ہوا لقد صدق اللہ رسُولہ الرویاء اللہ نے اپنے رسُول کے خواب کو سچا کر دکھایا ہے۔ انسان کے بہت کم خواب ایسے ہوتے ہیں جو مختلف امور پر دلالت کرتے ہیں تو وہ انہیں صحیح پاتا ہے۔ نیند میں غیب کی معرفت اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے اور آدمی کے لئے

نادر و عجیب ہے۔ یہ عالم ملکوت پر واضح ترین دلیل ہے اور مخلوق اس سے غافل ہے جس طرح وہ تمام عجائبات قلب اور عجائباتِ عالم سے بے خبر ہے۔ اور حقیقتِ رؤیاء (خواب) میں گفت گو، علوم مکاشفہ کی باریکیوں میں سے ہے۔ علم المعاملہ کے علاوہ اس کا ذکر ممکن نہیں ہے۔

جنابِ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی مختلف صورتیں

اے وفا شعار عقیدت کیش!

جان لو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب فرمایا ہے وہ آپ کی مختلف صُورتوں میں زیارت کرتا ہے یہ دیکھنے والے کی استقامت۔ خوفِ الٰہی میں تبدیلی حال اور صحیح طور پر فرائض کی بجاآوری پر منحصر ہے۔ وہ کس قدر استقامت کا حامل ہے۔ وہ کس قدر خوفِ الٰہی اور خشیتِ ایزدی سے لرزاں و ترساں رہتا ہے۔ اپنے فرائض منصبی و واجبات کو کس حد تک انجام دیتا ہے۔ جب دیکھنے والے کا کردار اعلیٰ ہوگا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صُورت بھی اس کے لیے حسین تر اور واضح ہوگی۔ کبھی وہ آپ کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے شمائل میں آپ کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اور جو وہ حسن و جمال دیکھتا ہے آپ اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ آپ کے حُسن و جمال، اوصاف و کمال، انوار و اسرار اور فیوضات کو خالقِ کائنات کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

الشیخ یوسف النبہانی نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ وہ خواب میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح صحابہ کرام آپ کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوا کرتے تھے۔ آپ نے تین ہزار مرتبہ سُورۃ اخلاص پڑھی، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسے زیارت کی کہ آپ

تمام اوصاف کے پیکر، تمام کمالات کے مجسم نظر نواز ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ دیکھا اس کو ضبطِ تحریر میں لا سکتا ہوں نہ زبان سے بیان کر سکتا ہوں۔ صد مبارک۔

مفاتیح المفاتیح میں ہے۔ بعض احباب شمائلِ حمیدہ کو کما حقہٗ نہیں دیکھ پاتے۔ اس کا انحصار ان کی استقامت میں تبدیلیٔ احوال پر ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مثالِ آئینہ ہیں۔

ابو حامد الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کو دیکھتا ہے بلکہ آپ کو مثال وصورت دیکھتا ہے۔ یہ مثال ایک ذریعہ ہے جو آپ کی ذات اقدس تک پہنچاتا ہے۔ یہ ذریعہ کبھی حقیقی ہوتا ہے اور کبھی خیالی۔ اور ذاتِ پاک اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیالی مثال سے علاوہ ہے تو جو وہ صُورت دیکھتا ہے وہ رُوحِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہے نہ آپ کی شخصیّت بلکہ مثال ہے۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

اے عاشقِ صادق! فوائد کی تکمیل کرتے ہوئے اس مناسبت کے پیشِ نظر ہم آپ کے لیے وہ نقل کرتے ہیں جو ہم نے مناوی کی کتاب فیض القدیر میں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے اور معین ومددگار ہے۔

حضرت انس سے مروی ہے، کہتے ہیں، جناب رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل۔ جس نے خواب میں میری زیارت کی تو درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اور عصام الشرح میں ذکر کرتے ہیں من رأنی فی المنام یعنی حالت نیند میں عصام کہتے ہیں "نیند کے وقت" محلِ نظر ہے، یعنی اُس نے مجھے ان صفات کے ساتھ دیکھا جن سے میں متصف ہوں۔ اس طرح ان کے علاوہ بھی جس کی وضاحت آگے آ رہی ہے۔ اس نے دیکھا تو خوشخبری ہو اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا یعنی میری حقیقت کو اسی طرح دیکھا جیسی ہے۔ (یہاں) شرط اور جزا ایک نہیں ہے اور وہ

(جزا،) اخبار کے معنی میں ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا تو اسے بتا دو، خبر دے دو کہ اسکی رؤیت حق ہے۔ یہ پریشان خواب ہیں اور نہ شیطانی خیالات۔ پھر اس کے بعد وہ ذکر کیا جو معنی کی تکمیل اور حکم کی تعلیل ہے۔ فرمایا فان الشیطٰن لا یتمثل بی۔ شیطان میری صُورت میں نہیں آسکتا۔ مُسلم کی روایت میں ہے۔ فان الشیطٰن لا ینبغی له ان یتشبه بی۔ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔ ایک دوسری روایت میں ہے۔ لا ینبغی ان یتمثل فی صُورتی۔ میری صُورت کی مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔ اس کو مُسلم نے روایت کیا ہے۔ مُسلم کے علاوہ ایک دُوسری روایت میں لا یتکوننی کے الفاظ ہیں اور یہ اس لیے جس طرح بیداری میں آپ کی صُورت اختیار کرنا محال ہے۔ اگر ایسا ہو تو حق باطل کے مشابہ ہوگیا، اسی سے یہ اخذ کیا جائے گا کہ تمام انبیا ر اسی طرح ہیں۔

حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ آپ کی زیارات صحیح ہیں۔ اگرچہ آپ کی معروف صفات کے علاوہ ہوں۔ اس سے امام نووی نے ترمذی کے حکم کی تقید پر اضافہ کرتے ہُوئے اور قاضی عیاض وغیرہما نے اس بات کی تصریح کی ہے "جیساکہ وہ آپ کو اپنی زندگی میں معروف صورت میں دیکھے گا" بعض محققین نے بھی اسی کا اتباع کیا ہے۔ پھر کہتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ آپ کی معروف صُورت کے علاوہ کیسے دیکھا جا سکتا ہے اور دو آدمی دو مختلف مقامات پر ایک ہی حالت میں دیکھتے ہیں جسم ایک ہے صرف ایک ہی جگہ ہو سکتا ہے؟ جواباً گذارش ہے کہ تبدیلی و تغیر آپ کی صفات میں ہے نہ کہ ذات میں آپ کی ذات جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہوتی ہے اور آپ کی صفات ذہنوں میں آتی رہتی ہیں۔ اور ادراک ابصار کے تحقق وثبوت کے لیے شرط ہے، نہ مسافت کا قریب ہونا، نہ یہ کہ متخیّل (جس کا خیال یا صورت سامنے آ رہی ہے) وہ زمین پر ظاہری طور پر دنیوی زندگی گذار رہا ہے، شرط صرف یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجُود ہیں [1]

---

[1] فیض القدیر شرح الجامع الصغیر : ۱۳۱/۶

دیدار عام ہے

اہلِ جہاں کے لیے

عُلماء کہتے ہیں کہ ایک ہی رات میں تمام اہلِ زمین کے لیے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ممکن ہے۔ یہ اس طرح کہ تمام موجُودات آئینے ہیں اور سرکار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مثالِ آفتاب۔ جب آفتاب تمام آئینوں پر چمکتا ہے تو ہر آئینے پر بڑے اور چھوٹے مصفّیٰ اور مکدر، لطیف وکثیف جیسے بلور یا دھات یا ٹین کے مطابق آفتاب کی صُورت دکھائی دیتی ہے۔ اس طرح مختلف اشکال تکون، مربع، گول اور مختلف رنگوں میں آفتاب کی صُورت نظر آتی ہے۔ ہر وہ شخص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوتا ہے تو وہ اپنی ذاتی صفت اور دل کے آئینے کے مطابق زیارت کرتا ہے۔ اگر وہ صفت کمال سے زیارت کرتا ہے تو کمال زیارت سے مستفید ہونے والوں میں ہوگا۔ اگر وہ کسی کمی کے ساتھ ہے تو وہ کمی دیکھنے والے کی ہے۔[1]

اس ماہ مبارک میں یہاں مدینہ منورہ میں اس ذاتِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگان میں سے ایک شخص نے سیرت پر بعنوان "السیرۃ العطرۃ من رحاب المدینۃ المنورۃ" تالیف کی۔ وہ کتاب کی تالیف کے دوران خواب میں جناب سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ یہ زیارت ایسی حالت میں تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسرور تھے، خوش تھے۔ اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انوار میں دیکھا لیکن یہ وہ انوار نہیں تھے جو اس سے قبل آپ کی ذاتِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں دیکھ چکا تھا۔ وہ حیران تھا اور خلجان کی کیفیت میں تھا کہ کیا یہی رسُول اللہ صلی اللہ

[1] الذخائر المُحمّدیہ ۱۱۵

علیہ وسلم ہیں یا نہیں۔ ابھی اس کا یہ خلجان ختم بھی نہ ہو پایا تھا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے آواز دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے فلاں شخص! انا رسُول اللہ۔ مَیں ہی اللہ کا رسُول ہُوں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس نُورِ مبین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وابستگان کو مُبارک — صد مُبارک، مرحبا — صد مرحبا — جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ آفتاب ان پر اپنی روپہلی کرنیں بکھیرتا ہے۔ تو وہ اُسے آنکھوں سے بھی دیکھتے ہیں اور اس کا ادراک بھی کرتے ہیں۔ یہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انوار کا آفتاب ہے۔ جب بھی ان سے آنکھیں مستنیر ہوتی ہیں تو ان کی روشنی بڑھ جاتی ہے شادمانی اور مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا۔ یہ نُوران کے لیے آئینۂ دل مجلّی و مصفّا ہونے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ فرائض کی ادائیگی کے بعد حسن کردار اور اعلیٰ اخلاق اور ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، زیارت کے آرزومندوں پر ان کی بجا آوری اور پابندی لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامل آداب بجا لانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے وہاں دیکھے جہاں وہ دیکھنا پسند کرتا ہے، جہاں دیکھ کر وہ راضی ہوتا ہے، اور ہر اس مقام سے دُور رہے جہاں اللہ تعالیٰ راضی ہے نہ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — تو پھر وہ ہمیشہ ربِ ذوالجلال کی معیت میں ہوگا۔ جو اللہ کا ہوگیا۔ اللہ اس کا ہوگیا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ[1]، اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔[2]

بے شک اللہ اہلِ تقویٰ اور نیکوں کے ساتھ ہے۔ یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ خبردار! (جان لو) کہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب وکامران ہے — اس جیسے سے ہی نیکی میں مسابقت اور مقابلہ کرنا چاہیئے اور ان جیسا ہی عمل اور کردار ادا کرنا چاہیئے۔

قُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

[1] النحل ۱۲۸ [2] المجادلۃ : ۲۲

وَسَتُرَدُّوْنَ إِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (التوبہ : ۱۰۵)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

آپ فرما دیجئے۔ تم عمل کرو، اللہ، اس کا رسُول اور اہلِ ایمان تمہارے اعمال کو دیکھ رہے ہیں اور تم جلد ہی غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف لَوٹا دیے جاؤ گے۔ تو پھر وہ بتلائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

اس ضمن میں اپنے بچپن کا واقعہ ذکر کرتا ہُوں۔ میرے والدِ گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حوضِ کوثر پر اپنے دستِ اقدس سے کیسے تمام لوگوں کو جامِ طہور پلائیں گے حالانکہ آپ تنہا ہوں گے۔ والدِ محترم نے فرمایا۔ آفتاب کی مانند۔ جو تمام کائناتوں پر طلُوع کرتا ہے۔ وہ اس جواب سے بہت خوش ہُوتے ـــــ اور شاداں و فرحاں واپس لوٹے۔

خواب کی تین قسمیں

اے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی! خواب کی تین صُورتیں ہیں ـــ سُہانے، خوش کُن اور عُمدہ خواب ـــ یہ عنایت الٰہی ہے اور فضلِ یزداں ـــ دُوسرے سراپا غم والم اور پریشان کُن، یہ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں ـــ تیسرے جو آدمی کے خیالات کی تصویر ہوتے ہیں۔

پہلی قِسم: وُہ خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں یہ نوید افزا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوشخبریاں دیتا ہے ـــ اور وہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

دُوسری قِسم: یہ پریشان کُن خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں کیونکہ شیطان انسان کا

دشمن ہے یہاں تک کہ خواب میں بھی عداوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

تیسری قِسم: وہ خواب جو آدمی کی دلی کیفیت پر مبنی ہوتے ہیں۔

معلم کبیر، بشیر و نذیر، سراج مُنیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں خوشخبری سے نوازتے ہوئے ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں ـــ خواب تین طرح کے ہیں۔

فالرؤیا صالحة۔ بشری من الله۔ ورؤیا تحزین وهی من الشیطان. ورؤیا یحدث المرء نفسه۔ فان رأی أحدکم ما یکره فلیقم۔ ولیصل ولا یحدث بها الناس۔ وقال أحب القید وأکره الغل[1]۔

اچھے خواب، اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہیں۔ اور پریشان کن اور باعث حزن و ملال شیطان کی طرف سے۔ اور کچھ خواب آدمی کے قلبی خیالات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ناپسندیدہ اور بُرے خواب دیکھے، تو وہ اُٹھے اور نماز پڑھے۔ یہ خواب لوگوں سے بیان نہ کرے۔ اور فرمایا میں قید (دین پر ثابت قدمی) کو پسند اور فریب کاری کو ناپسند کرتا ہوں۔ (مصنّف کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ یہ الفاظ (احب القید و اکره الغل) حدیث میں ہیں یا ابن سیرین کے ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور روایت ہے۔ اس میں ہے۔

قال أبو هریرة: فیعجبنی القید وأکره الغل[2]

جناب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ مجھے قید (دین میں ثابت قدم رہنا) اچھا لگتا ہے اور فریب کاری انتہائی قابلِ نفرت۔

خوابوں کے آداب

خوابوں کے بھی آداب ہیں۔ زیارت کے آرزومند کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئیں۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر ۲۲۶۳ [2] بخاری، مسلم، ترمذی، جمیع الفوائد ص ۱۲۷۔

یہ بندے اور اس کے رب کے درمیان راز ہے ـــــ خواب اللہ تعالیٰ کے انعام ہیں اور ان سے اپنے بندوں سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔ اس لیے بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدق واخلاص کا پیکر ہو۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تكن رؤيا المسلم تكذب ... وأصدقكم رؤيا أصدقكم حديثا ..... ورؤيا المسلم جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة[1] وقال صلى الله عليه وسلم أصدق الرؤيا بالأسحار[2] . . . .

عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. من تحلم بحلم لم يره كلف أن يعقد بين شعيرتين. ولن يفعل و من استمع إلى حديث قوم و هم له كارهون. صب في أذنيه الآنك يوم القيامة و من صور صورة عذب وكلف ان ينفخ فيه الروح وليس بنافخ.[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ تم میں سے جس کا جتنا خواب سچا ہوگا اتنی ہی اس کی بات سچی ہوگی۔ مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جُز (حصہ) ہے۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سچے ترین خواب سحری کے وقت آتے ہیں۔ ترمذی ابن عباس کی روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں تو اس کو جَو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ایسا نہ کر پائے گا۔ اور جس نے لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر

---

[1] بخاری: حدیث ۶۶۱۴ [2] ترمذی: حدیث ۲۲۷۵ [3] بخاری: حدیث ۶۶۳۵

بنائی اسکو عذاب دیا جائے گا۔ اور اسے اس میں روح ڈالنے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ روح نہ ڈال سکے گا۔

عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من افرى الفرى ان يرى الرجل عينيه مالم تريا ....

حضرت ابن عمر جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ سب سے جھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انھوں نے دیکھا نہیں۔ (جھوٹے خواب)

خوابوں کا ادب ـــــ اس حدیث پر عمل

عن ابی قتاده رفعه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الرؤيا الصالحة من الله. والحلم من الشيطان. فاذا حلم أحدكم الحلم يكرهه فليبصق عن يساره. وليستعذ بالله منه فلن يضره.

حضرت ابوقتادہ جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رویاء صالحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور جھوٹے خواب (خیال) شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ اور کراہت آمیز خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تھوک دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے ـــــ تو وہ اس کے لیے ہرگز ضرر رساں نہ ہوگا۔

ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا۔ أبو سلمه لأرى الرؤياء هي أثقل علي من الجبل۔ میں ایسے خواب دیکھتا ہوں جو مجھ پر پہاڑ سے زیادہ گراں ہیں۔

جب سے میں نے یہ حدیث سنی تو میں ان خوابوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

حضرت جابر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

إذا رأى احدكم الرؤيا يكرهها فليبصق عن يساره ثلاثا۔ وليستعذ بالله من الشيطان الرجيم ثلاثا۔ وليتحول عن جنبه الذى كان عليه ۔ (مسلم، ابوداؤد)

جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور وہ پہلو بدل لے جس پر پہلے سویا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رؤیا المومن جزء من أربعين جزءا من النبوة ۔ وهى على رجل طائر مالم يتحدث بها۔ فاذا تحدث بها سقطت واحسبه قال ولا تحدث بها الا لبيبا أو حبيبا۔

مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصّہ ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے آدمی کے سر پر پرندہ ہو۔ اگر بیان کر دیا تو اُڑ جائے گا ـــــــ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا انہیں صرف اپنے گہرے دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرو۔

حضرت ابن عمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں ۔

الروياء الصالحة جزء من سبعين جزء من النبوة ۔

رؤیا صالحہ نبوت کا سترھواں حصہ ہے ۔

اس حدیث سے یہ مفہوم لیا جائے گا کہ جب ہم ایسی خواب دیکھیں جسے ناپسند کرتے ہیں تو ہمیں اپنے بائیں جانب تھوکنا چاہیئے اور شیطان رجیم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے وغیرہ ذلك جیسا کہ اس حدیث میں تصریح فرما دی گئی ہے ۔

اور اس طرح ہم عزیز دوست کے علاوہ کسی سے رویا صالحہ بھی بیان نہیں کریں گے اس سے قبل میں نے ایک بزرگ سے سُنا۔ آپ نے مجھے فرمایا ـــ تین اشخاص کے علاوہ کسی سے اپنے خواب بیان نہ کریں۔ اپنے شیخ ـــ باپ ـــ اور اللہ کی محبت میں اپنے

بھائی سے (دینی بھائی)۔

جب ہم میں سے کوئی مکروہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ جیسا کہ پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ خباثت آمیز خواب شیطان خبیث کی طرف سے ہوتا ہے ۔

لیجئے یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔ کہتے ہیں ایک اعرابی نے جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اسے جوڑ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور فرمایا لا تخبر بتلعب الشيطان بك فى المنام۔ خواب میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کو آگے مت بتا۔

دارمی نے بعض صحابہ سے روایت بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللبن الفطرة والسفينه نجاة۔ والحمل حزن ۔ والخضرة الجنة والمرأة خير ۔

دُودھ فطرت ہے، کشتی نجات، بوجھ اٹھانا پریشانی ہے، شادابی جنّت اور عورت بھلائی ۔

حضرت سمرہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے ۔

هل رأى أحد منكم من رؤياء فليقص عليه ماشاء الله أن يقص۔
تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو جو اللہ چاہے اسے بیان کر دو۔

"نہ ہو دِل گرفتہ"

رحمتِ عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی اور محب کے لیے ضروری ہے

کہ جب وہ پڑھ لے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر فرما دیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکے تو پریشان نہ ہو جائے۔ یہ ایسے احوال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ مجدہٗ ہی بہتر جانتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تو اپنے ہر بندہ کے لیے خیر اور بھلائی چاہتا ہے ـــــ اس کے لیے یہ شرف اور اعزاز اور فضل ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ـــــ تلاوتِ قرآن، استغفار اور جناب نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہ درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ـــــ جب وہ قرآن پاک پڑھتا ہے تو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں . . . الٓمٓ تین حروف ہیں۔ ان کی تیس نیکیاں[1] ـ تو آپ کا اس کے بارے کیا خیال ہے جو چودہ مرتبہ سورہ مزمل، ہزار مرتبہ سورہ کوثر یا اخلاص یا قدر یا لایلف قریش پڑھے گا۔ یہ تمام انہی فوائد میں سے ہیں جن کے ذریعے آپ زیارتِ مصطفےٰ علیہ اطیب التحیۃ والثنار سے شادکام ہوں گے۔ جب وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرتبہ ہدیہ درود پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا تو کائناتوں کا پروردگار ہر درود کے بدلے اس پر دس رحمتیں فرمائے گا ـــــ کتنے عظیم ہیں عطیات اور کتنے عمدہ ہیں وہ سانس اگر وہ استغفار پڑھتا ہے۔ استغفار کے بہت فوائد ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کافی ہے ـــــ اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا۔ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا۔[2]
تم اپنے رب سے بخشش کے طلب گار رہا کرو، بے شک وہ بخشنے والا ہے۔ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ مال اور اولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ تمہارے لیے باغات اور نہریں بنا دے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ فَإِنِّيْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

[1] ترمذی: حدیث : ۲۹۱۲ [2] نوح : ۱۰-۱۲

فِی الْیَوْمِ سبعین مرۃ ـ تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرو، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ستر مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور بھی فوائد ہیں اے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی! تیرا دل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہے۔ آپ کی یادوں میں بسا رہنا چاہیئے۔ اگر آغاز میں زیارت نہ ہو تو بعد میں ہو جائے گی۔ ارشادِ ربانی میں غور کریں۔

"قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔"[1]

فرما دیجئے! اے میرے بندو جو اپنے آپ پر (گناہوں سے) زیادتی کر بیٹھو تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں حسنِ ظن سے کام لینا چاہیئے۔ منہج سلیم اور صراطِ مستقیم پہ کاربند رہنا چاہیئے ـــــ کبھی سستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے ـــــ جب بھی آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں گے آپ کا دل تابندہ اور ضمیر مطمئن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بصارت اور بصیرت کو منور فرما دے گا۔ میں نے آپ کے لیے ہر اس چیز کی وضاحت کر دی ہے جس کے ذریعے ربِ ذوالجلال سے اجر و ثواب حاصل کر پائیں گے ـــــ جو کسی اُمیدوار کی اُمید کو ناکام نہیں لوٹاتا اور نہ کسی کے عمل کو رائیگاں کرتا ہے۔ تمہیں صبر و ثبات اور پوری کوشش کے ساتھ نیک اعمال پہ کاربند رہنا چاہیئے ـــ اور اللہ تعالیٰ کے دروازے پہ کھڑے رہنا چاہیئے ـ اور ممکن ہے اُمید بر آئے۔

مفاتیح المفاتیح کے مصنف کہتے ہیں اور ان کی یہ عبارت ہے۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکیں تو پریشان نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ کرم نوازی اور بندہ پروری کیا کم ہے

[1] الزمر: ۵۳

اس نے تمہیں اپنے ذکر، اپنی کتاب کی تلاوت اور اپنے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درُود بھیجنے کی توفیق ارزانی فرمائی ہے۔ یہی شوق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے ہمکنار کرتا ہے۔ کہ آپ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کے اسبابِ عمل سے وابستہ رہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اعلیٰ مقام و مرتبہ کا حامل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور نہیں ہوتا، اور اس سے کم زیارت سے مشرف ہوجاتا ہے۔ وہ حبیب تو کریم ہیں اپنے شیدائیوں اور چاہنے والوں پر دیدار کو نہیں روکتے لیکن کبھی کبھی محب ایسا ہوتا ہے جو زیارت کے وقت اپنے آپ کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس کے اعضا نڈھال ہو جاتے ہیں ــــ لیکن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ثبات چاہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے معاشرے، اہل اور مُسلمانوں میں پیغام پہنچانے کا فریضہ سرانجام دے سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اعضاء کی جسمانی تاب، ثابت قدمی اور جذبِ قلوب کے ساتھ جمع فرمائے۔

یہ بھی وارد ہے کہ سعید بن مسیب ایام الحرۃ میں، جب مسجد نبوی میں محبوس تھے وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر صرف اذان سے پتا چلتا تھا جسے حجرہ نبوی کے دروازے سے سُنتے تھے۔ یہ قرین بعید نہیں کہ یہ انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا خاصا ہے۔ علماء کی بات اختتام کو پہنچی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آمین

امام نودی کا فتویٰ

امام نودی کے فتاویٰ کی کتاب، ترتیب الشیخ علاء الدین عطار، تحقیق و تعلیق الشیخ محمد الحجار صفحہ ۲۱۳ میں ہے کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت، نیکوں کے

ساتھ مخصوص یا ان کو اور ان کے علاوہ دُوسروں کو بھی ہوسکتی ہے؟

جواب: ان کو اور ان کے علاوہ اوروں کو بھی ہوسکتی ہے۔

صاحبِ تعلیق و تحقیق کہتے ہیں۔

حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت انتہائی فرحت مسرت کا باعث اور عظیم ترین سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے نواز دیتا ہے۔ یہ ہر مومن صالح ہو یا غیر صالح کے لیے واضح حق ہے۔ دلوں کی معادن، ان کی صفائی اور استعداد کے مختلف ہونے پر مختلف ہوتی ہے۔

ابن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

شیطان بالکل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ جس نے آپ کو حسین صورت میں دیکھا تو یہ حسن دیکھنے والے کے ذہن میں ہے۔ اگرچہ اس کے جسم کے کسی حصے، اعضاء میں کوئی چیز یا نقص ہی ہو۔ فرماتے ہیں۔ یہ حق ہے۔ اس کو آزمایا گیا ہے اور اسی طرح پایا گیا ہے۔ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت میں بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ دیکھنے والا ظاہر کرتا ہے کہ آیا اس کے ہاں کوئی رکاوٹ ہے یا نہیں۔

نیند ــ ایک عظیم نعمت

میں ان عظیم نعمتوں کو بیان کرتا ہوں جن کا اکثر لوگ ذکر نہیں کرتے، نہ وہ اس کی کچھ پرواہ کرتے ہیں۔ نیند ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی مخلوق کے لیے رحمت ہے۔ نیند کے ذریعے ہر انسان محنت، تھکاوٹ، مشقت و تکالیف سے آرام پاتا ہے مسافر نیند کے ساتھ سفر کی مشقت سے آرام پاتا ہے۔ بیمار جب سوتا ہے تو آرام میں ہوتا ہے۔ بچہ جب سوجائے تو ماں سکون میں ہوتی ہے۔ زندگی کے مصائب و تکالیف سے

تمام لوگ آرام وسکون پاتے ہیں۔ جب انسان تھک کر درماندہ ہوجاتا ہے۔ نیند سے سکون حاصل کرتا ہے اور مکمل راحت محسوس کرتا ہے۔ کوئی بھی مخلوق ہو انسان یا حیوان ایسی نہیں کہ سوتی نہ ہو بلکہ راتوں کو اگر دیر تک بیدار رہے تو دن کو گرانی اور تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو سستی طاری ہوتی ہے۔ اپنے کام کی طرف یا سکول جاتا ہے یا رخت سفر باندھتا ہے تو اس کی حالت بُری ہوتی ہے۔ کبھی انسان مسلسل کثرت سے بیدار رہتا ہے تو یہ اسے ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ ۔ ۔ یہاں عقلمند اور محتاط اچھے طریقے سے سمجھ لیتا ہے کہ ہم سب پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ـــــ اور تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے رات کو لباس، نیند کو باعثِ راحت اور دن کو کام کاج کے لیے بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۂ فرقان میں فرماتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَ
جَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا [1]

اس کا مفہوم یہ ہے کہ وُہی وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے رات کو لباس بنایا جو وجود (کائنات) کو ڈھانپ دے اور اس پر چھا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى۔ اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔ ۔ ۔ وَالنَّوْمَ سُبَاتًا ـــ نیند کو باعثِ آرام ـــ جسم و بدن کی راحت کے لیے حرکت کو ختم کرنے والی بنایا۔ کیونکہ انسانی اعضاء وجوارح کثرتِ کار اور محنت سے تھک جاتے ہیں۔ جب رات آجاتی ہے اور سکون ہوجاتا ہے تو اعضاء وجوارح پُرسکون ہوجاتے ہیں۔ آرام پاتے ہیں ـــ تو ایسی نیند ملی جس میں جسم و بدن دونوں کو راحت وسکون میسر آتا ہے ـــــ وجعل النہار نشورا (دن کو پھیل جانے کے لیے بنایا، لوگ دن میں اپنے رزق، کمائی اور

[1] الفرقان: ۴۷۔

ذرائع واسباب کے لیے پھیل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں ـــ کیا اعضاء وجوارح کا سکون اور بدن کا راحت پانا، دلوں کا اطمینان، نفسوں کی خوشی، سینوں کا انشراح رُوحوں کی مسرت، جسموں کا پُرسکون ہونا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام نہیں ہے؟ اس سے انسان راحت پاتا ہے ـــــ اس سے تھکاوٹ اور درماندگی کا مداوا کرتا ہے، جو اسے طلب معاش میں مشقت اٹھاتے ہوئے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ طلب علم میں اور اپنی مرضی اور پسند کی ہر چیز کی طلب وتلاش اور جستجو میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ـــ ہم نے رات کو پُرسکون بنایا۔ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ـــ اور دن کو ذریعہ معاش بنایا۔ یعنی چمکدار، روشن تاکہ لوگ اس میں اپنی معاش، رزق حلال، آمال، تجارت اور دیگر امور انجام دے سکیں۔ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ـــ نیند کو باعثِ آرام بنایا ـــ یعنی کثرتِ کار، جدوجہد اور محنتِ شاقہ سے تھک کر چُور ہونے کے بعد راحت و آرام کے لیے حرکت کو ختم کردینے والی بنایا۔

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَّجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيرًا۔ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَنْ يَّذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا۔ [1]

برکت والی ہے وہ ذات جس نے آسمان میں بُرج بنائے ـــ اور اس میں آفتاب اور روشن کرنے والا چاند بنایا۔ وہی ہے وہ ذات جس نے شب و روز کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا۔ اس کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے یا شکر بجالانے کا آرزومند ہے۔

[1] الفرقان: ۶۱-۶۲

تفسیر ابنِ کبیر میں ہے۔ وہی وہ ذات ہے جس نے دن اور رات کو پیچھے آنے والا بنایا ــــ یعنی دونوں میں سے ہر ایک دُوسرے کے بعد آتا ہے۔ دونوں ایک دُوسرے سے پیچھے آتے ہیں جُدا نہیں ہوتے، ان میں وقفہ نہیں ہے۔ جب یہ رات ختم ہوتی ہے تو دن آجاتا ہے ــــــــــــــــ اور

جب دن ختم ہوتا ہے تو رات چھا جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ (الآیۃ) [1]

(اور تمہارے لیے شمس و قمر مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں۔)

يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا (الآیہ) [2]

(رات اور دن کو ایک دُوسرے سے ڈھانپا ہے کہ جلد اس کے پیچھے چلا آتا ہے۔)

اور فرمایا لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِىْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ [3] (الآیۃ)

(نہیں ہے آفتاب کہ وُہ چاند کو پکڑ لے۔)

ارشادِ ربانی، لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا [4] ــــ یعنی ہم نے شب و روز کو ایک دُوسرے کے پیچھے آنے والا اپنے بندوں کی عبادت کے اوقات مقرر کرنے کے لیے بنایا ہے، جس کا رات میں کوئی کام رہ جائے وہ دن میں انجام دے لے جس کا دِن میں رہ جائے وہ رات کو انجام دے لے۔

صحیح حدیث میں آتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِئُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِئُ اللَّيْلِ [5]

بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کے خطا کار

---

[1] ابراہیم ۳۳ [2] الاعراف ۵۴ [3] یٰسٓ ۴۰ ۔ [4] الفرقان: ۶۲ [5] مسلم: حدیث ۲۷۵۹

کی توبہ قبول کرے ــــ اور دن کو اپنا دستِ قدرت دراز فرماتا ہے تاکہ رات میں گنہ کے مرتکب کی توبہ قبول کرے۔

حضرت ابن عباس اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

جس کی رات میں کوئی چیز رہ جائے وہ دن میں انجام دے۔ تو گویا اس نے رات ہی کو وہ انجام دیا۔

مجاہد اور قتادہ خِلفۃً کا مفہوم بیان کرتے ہیں ــــ مُخْتَلِفَيْنِ (دونوں مختلف) یعنی یہ (رات) اپنی تاریکی کے ساتھ اور یہ (دن) اپنی روشنی کے ساتھ مختلف ہیں۔

حکمتِ ربّانی ــ اور برادرانہ نصیحت

یہ حکمتِ ربانی ہے ــــ کہ اس نے دن کو ذریعہ معاش، رات کو باعثِ آرام اور نیند کو باعثِ سکون بنایا یعنی جسم اور بدن کی تسکین و آرام کے لیے ان کی مصروفیت کو ختم کرنے والی۔

ہم اس دَور میں بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو رات کو بیدار رہتے ہیں بہت کم سوتے ہیں ــــ یا تو فانی دُنیا کی طلب میں بیدار رہتے ہیں جس کی اوقات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پرِ کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی یا کسی اور مقصد کے لیے ــــ نہ دُنیا کے لیے اور نہ آخرت کے لیے ــــ بلکہ فضول گفت گو کے لیے بیٹھتے ہیں۔ ٹیلیوژن یا ان جیسی چیزوں کے لیے ــــ یہ وقت تو اللہ تعالیٰ نے نیند کے لیے بنایا ہے تاکہ بدن راحت پائیں اور رُوح تسکین حاصل کرے، تاکہ آدمی تازہ دم ہو کر اپنے دینی و دنیوی امور انجام دے سکے۔ کبھی کچھ چیزیں اس سے رہ جاتی ہیں جو دُنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہیں۔ ان میں سے نمازِ فجر ہے۔ نمازِ فجر میں جو نُور و برکت ہے وہی کافی ہے۔ فجر کی دو رکعتیں دُنیا و مافیہا سے بہتر ہیں جیسا کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ (نیکی کرنے کی توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے) یہ کوتاہی (یعنی نمازِ فجر کا رہ جانا) نوجواں سے بھی ہو جاتی ہے اور بوڑھے سے بھی، بیٹے سے بھی اور باپ سے بھی ___ بیٹی سے بھی اور ماں سے بھی ___ گویا گھر کا (راعی) پاسبان و نگہبان اس حدیث سے غافل ہے۔ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّ رَاعٍ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ [1] ___ تم میں سے ہر ایک راعی (نگہبان) ہے اور ہر نگہبان سے اس کی رعایا کے بارے میں پُوچھا جائے گا ___

اور آیتِ مُبارکہ ہے۔ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا [2]
اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور پھر اس پر ثابت قدم رہیئے۔

اب ہم اپنے مقصد کی طرف جاتے ہیں ___ اصل مقصد!

بعد ازاں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیند کی نعمت سے نوازا ہے ___ نعمت صرف یہاں تک موقوف نہیں ہے کہ ہم نیند میں ہیں ___ اللہ تعالیٰ ہمیں عظیم خوابوں سے نوازتا ہے ___ اور یہ اعزاز اسے ملتا ہے جو اس کے لیے جد وجہد اور سعی کرتا ہے ___ وضو کر کے سوتا ہے ___ اور بستر پر آنے سے ظاہری طہارت سے قبل باطنی طہارت کا اہتمام کرتا ہے ___ اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے ___ اسے نہیں معلوم کہ اسے کیا کیا سرفرازیاں ملیں گی۔ نیند موت کی بہن ہے ___ یہ چھوٹی وفات ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ اقدس کے بارے میں آگاہ کرتے ہُوئے فرماتا ہے ___ کہ وہ کائنات میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو فرشتے بھیج کر بڑی وفات دیتا ہے جو بدن سے ان (رُوحوں) کو قبض کرتے ہیں۔ اور سوتے وقت چھوٹی وفات دیتا ہے۔

---

[1] بخاری: حدیث نمبر ۶۷۱۹ [2] طٰہٰ: ۱۳۲، انعام: ۶۱-۶۲

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ۔
وہ وہی ہے جو رات کو تمہاری رُوحیں قبض کرتا ہے اور جانتا ہے جو دن میں کرو گے۔
حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ۔ [1]
حتیٰ کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسے وفات سے دوچار کرتے ہیں اور وہ افراط و زیادتی سے کام نہیں لیتے۔

تو دو وفاتوں ___ چھوٹی کا اور بڑی کا ___ ذکر فرمایا ___ اور اس آیت مبارکہ میں بڑی کا پھر چھوٹی کا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى [2]
اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں۔ پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دُوسری ایک مقررہ میعاد تک چھوڑ دیتا ہے۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ (نفوس) ملاءِ اعلیٰ میں جمع ہوتے ہیں جیسا کہ صحیحین (بُخاری و مُسلم) میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں۔ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بستر پر جائے تو اسے چادر سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا مخلوق ہے۔ پھر کہے بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَهَا فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا كَمَا

---

[1] انعام: ۶۰-۶۲ [2] الزمر: ۴۲

تَحۡفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيۡنَ۔ [1]

اے پروردگار! تیرے مقدس نام کی برکت سے اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور تیری مدد سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو اس (جان کو) پکڑ لے، روک لے تو اس پر رحم فرما، اگر تو اسے بھیج دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

بعض سلف کا کہنا ہے۔ مُردوں کی رُوحیں جب مر جاتے ہیں تو قبض کی جاتی ہیں، اور زندوں کی جب وہ سو جاتے ہیں۔ وہ جان لیتی ہیں جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ تو جس پر موت طاری ہو چکی ہوتی ہے اسے لے لیتا ہے... اور وہ دُوسری (موت) ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دی جاتی ہے۔

سدی کہتے ہیں۔ باقی ماندہ اجل تک۔

ابنِ عباس کہتے ہیں مُردوں کی رُوحیں پکڑ لیتا ہے اور زندوں کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ غلط نہیں ہے۔ یقیناً اس میں اہلِ فکر کے لیے نشانیاں ہیں ـــــ مختصر تفسیر ابن کثیر

نیند کے بعد دُوسری نعمت

اے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُحب و شیدائی! جب تو نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام کے لیے، دن کو معاش اور روزی کے لیے اور نیند کو راحت و سکُون کے لیے بنایا ہے۔ آپ نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں کہ وہ ایک اور عظیم نعمت سے نوازتا ہے اور وہ ہے خوابوں کی نعمت۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ارواح ملاء اعلےٰ میں جمع ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تم پر خوابوں کا احسان فرماتا ہے جس سے دل خوش ہو جاتا ہے۔ سینہ کُھل جاتا ہے اور دل اطمینان پا جاتا ہے۔ یہ ان

[1] بُخاری: حدیث نمبر ۵۹۶۱ و مُسلم: حدیث نمبر ۲۷۱۴

خوابوں کے لیے تیار ہوں یا نہ ہوں ـــــ کریم تو کریم ہے جس پر چاہتا ہے جود و عطا کی بارش کر دیتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے یہ نعمتیں ہیں ـــــ اللہ کے احسانات میں سے یہ احسانات ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے یہ عطا ہے ـــــ اس کے فضل سے یہ فضل ہے..... آپ فرما دیں هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ۔ (یہ میرے رب کا فضل ہے) ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ ـــــ اللہ تعالیٰ زیادہ فضل فرمائے گا۔ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ۔ [1] اگر تم شکر بجا لاؤ گے تو میں ضرور اضافہ کر دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا شدید ہے۔ وَقَلِيۡلٌ مِّنۡ عِبَادِىَ الشَّكُوۡرُ۔ بہت کم میرے بندے شکر ادا کرنے والے ہیں ـــــ خواب اسی سے متعلق ہوتے ہیں جو دیکھنے والے کے دل میں ہوتا ہے ـــــ تو جس کا مقصد دُنیا، اس کے زخارف یا محبُوبہ جسے وہ چاہتا ہے یا محب جس سے وہ محبت کرتا ہو یا وطن جس کی طرف اشتیاق اور رغبت ہو ـــــ ہر کوئی وہی دیکھتا ہے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔

جلاء القلوب

منور دل جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ظاہر سے قبل باطن کو روشن کر دیا ہے۔ یہ دِل تو بڑی آرزوؤں، امنگوں اور فضل و کمال سے وابستہ ہوتے ہیں ـــــ یہ بحرِ محبت میں تیرتے ہیں ـــــ اور باری تعالیٰ اپنے نُور سے روشن کر دیتا ہے ـــــ پھر اس کے لیے اسرار و امداد اور انوار عیاں ہو جاتے ہیں ـــــ اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے... اور اختیار فرماتا ہے..... اور جب ان پر اپنے رب کے انوار چمکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے ایسی اشیا ظاہر فرما دیتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ان سے آشنا نہیں ہوتے ـــــ یہ دل اپنے پروردگار کی جانب لگے ہوتے ہیں ـــــ نفس مطمئنہ ہو جاتے ہیں

[1] ابراہیم: ۷

—— اور ان انوار و اسرار میں غوطہ زن ہوتے ہیں —— وہ کچھ دیکھتے ہیں کہ ان کے علاوہ کسی نے نہیں دیکھا ہوتا۔

وَإِذَا لَمْ تَرَ الْهِلَالَ فَسَلِّمْ
لِأُنَاسٍ رَأَوْهُ بِالْأَبْصَارِ

اور جب ہلال کو نہ دیکھ پائیں تو یہ بات تسلیم کرلو کہ لوگوں نے اسے (ہلال کو) آنکھوں سے دیکھا ہے۔

صفائی دل کی۔ بصارت بھی روشن۔ بصیرت بھی روشن

جب آپ اپنے قلب کی صفائی کرلیں گے —— اور فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلیں گے —— تو اللہ تعالیٰ جل شانہ تم پر حقائق کو کھول دیگا —— احسان فرمائے گا —— نگاہ لطف و کرم فرمائے گا —— فتح و نصرت سے نوازے گا —— تو پھر آپ کو دین و دنیا کی سرفرازی حاصل ہوجائے گی۔

اعط معية حقها   والزم له حسن الادب
واعلم بأنك عبده   فى كل حال وهو رب

اللہ سے وابستگی کا حق ادا کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے حسن آداب بجالاؤ اور جان لو کہ تم اس کے بندے ہو، ہر حال میں وہی تمہارا رب ہے۔

کیا کہنے پروردگار کے، کتنا بڑا کریم ہے —— اور کتنا بڑا چارہ ساز۔

إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً [1]

جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے

[1] بخاری: حدیث نمبر ۷۰۹۸، مسلم: حدیث نمبر ۲۶۷۵

قریب ہوتا ہے جب وہ ایک گز (میٹر) میری جانب بڑھتا ہے تو میں دو گز اس کی طرف آتا ہوں۔ جب وہ میری بارگاہ میں چل کر آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

جو غمزدہ دلوں کو خوش کردیتا ہے —— حالات درست کردیتا ہے —— اعمال کو حسن بخشتا ہے۔ افعال کو عمدہ بنادیتا ہے۔ حالات کو بہتر حالات میں بدل دیتا ہے۔

نوید —— ہے کس کے لیے؟

اس آیت کریمہ میں غور کریں۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ [1]

ان کے لیے دنیاوی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے خوشخبری ہے۔

یہ نوید —— یہ خوشخبری —— کس کے لیے؟ —— اور یہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں بشارت، مژدہ جانفزا سنا رہا ہے؟ یہ وفا شعار، سعادتمند، فیروز بخت کون ہیں۔ یہ اولیاء ہیں۔ اس کے فرزانے۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ [2]

خبردار! بے شک اولیاء کو خوف ہے نہ ڈر اور نہ حزن و ملال اور کسی طرح کی پریشانی۔ یہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا، ان کے لیے دنیاوی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے۔ یہی بڑی کامیابی ہے اور بڑی عظیم کامرانی۔

[1] یونس ۶۴ [2] یونس ۶۲-۶۴

ولایت ۔ اس کی دو نشانیاں ہیں

اس سعادت مندی کی صرف دو علامتیں ہیں — اور یہی حقیقی، ابدی اور سرمدی سعادت ہے — ایمان — اور تقویٰ۔ یہی وہ ہیں جن کو دنیوی زندگی اور آخرت کی بشارت دے کر شاد کام کیا جا رہا ہے۔ ذرا غور کرو کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا کیا وعدہ ہے۔ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ (اللہ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے، یہ کیا ہے؟ یہی عظیم کامیابی ہے۔ الحمدللہ والشکر للہ۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال۔ قال رجل یارسول اللہ من هم اولیاء اللہ ؟ قال: الذین إذا رُؤُوا ذُکِرَاللّٰہُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) یہ اولیاء کون ہیں؟ ارشاد ہوا، وہ جن کو دیکھیں تو خدا یاد آ جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان من عباد اللہ عبادا یغبطهم الأنبیاء والشهداء قیل من هم یارسول اللہ؟ لعلنا نحبهم؟ قال: هم قوم تحابّوا فی اللہ من غیر اموال ولا أنساب۔ وجوههم نور علی منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس، ولا یحزنون اذا حزن الناس۔ ثم قرأ ألا إن أولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ (ابوداؤد : حدیث نمبر ۳۵۲۷)

اللہ کے بندوں میں سے ایسے بندے بھی ہیں جن پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم بھی ان سے دامن محبت وابستہ

کریں۔ فرمایا ایسے لوگ جو مال اور نسبی تعلق کے بغیر صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کے چہروں پر نور جھلک رہا ہوگا۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ جب لوگ ڈر رہے ہوں گے تو انہیں کوئی ڈر نہیں ہوگا۔ جب لوگ پریشان اور حزن وملال میں ہوں گے تو انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی — خبردار اولیاء اللہ کو نہ کوئی ڈر ہے اور نہ حزن وملال۔

مبارک صد مبارک — مشقت کم اٹھائی — آرام زیادہ پایا — اس فانی دنیا میں نیک عمل کرتے رہے — باقی رہنے والی زندگی میں راحت پائی — اللہ تعالیٰ انہیں دنیاوی تکالیف اور مصائب و آلام خندہ پیشانیوں سے برداشت کرنے پر جنت کی نعمتوں سے شاد کام فرمائے۔

کھلے ہیں توبہ کے در

دوستو! جلدی کرو — جلدی — توبہ کے در کھلے ہوئے ہیں — اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا ہے — مسلسل رحم فرمانے والا ہے — اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے — خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے — کھاؤ، پیو، مبارک ہو تمہارے لیے جو تم نے روز و شب اچھے گزارے — وہ جتنے بھی طویل تھے لیکن انہیں ختم ہونا تھا — اور ہر ابتدا کی انتہا ہے اور ہر آغاز کا اختتام — یا ایها المعدودة انفاسه

لا بُد یوما أن یتم العدد

اے گنے ہوئے سانسو! اس گنتی کو ایک روز ضرور مکمل ہونا ہے۔

دُنیا میں اپنا نصیب — اپنا حصہ مت بھولو — احسان کرو جس طرح

اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے۔ اُٹھو! کمر بستہ ہو جاؤ، جِدّ و جُہد کرو ـــ اور صبر کا دامن تھام لو جیسا کہ اولوا العزم رسُولوں نے تھاما تھا۔

میرے شیخ علّامہ حبیب احمد المعروف الحداد نے مجھ سے گفتگو کرتے ہُوئے فرمایا۔ جب میں اس آیت کو یاد کرتا ہوں ـــ میرے اندر نشاط بھر جاتا ہے اور سُستی دُور ہو جاتی ہے ـــ میں نے عرض کیا ـــ کونسی آیت؟ فرمایا (وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ)[1] اور اپنے رب کی رضا کے لیے صبر کر ـــ اسی طرح جو کوشش کرتا ہے مُراد پا لیتا ہے ـــ جو فصل بوتا ہے وہ کاٹتا ہے ـــ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی تو کوئی حد ہی نہیں ـــ اور یہ کسی ایک کے لیے نہیں بلکہ تمام مخلوقِ خُدا کے لیے ہے۔

صبر کرو ـ جلدی کرو اور مُراد کو پہنچو ـــ اگر منزل آشنا ہونا چاہتے ہو تو جِدّ و جُہد جاری رکھو ـــ ہم میں سے ہر کوئی اچھے خواب دیکھنا پسند کرتا ہے ـــ اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا پسند کرتا ہے ـــ جیسا کہ انہوں (صحابہ کرام) نے زیارت کی ـــ لیکن ہم ان جیسا عمل کرنا نہیں چاہتے ـــ ان کے راستے پر نہیں چلتے ـــ ان کی سیرت کو مشعلِ راہ نہیں بناتے۔ اور ان جیسی تگ و دو اور محنت نہیں کرتے ـــ اور ہم صبر نہیں کرتے جیسا انہوں نے صبر کا مظاہرہ کیا ـــ ہم راتوں کو قیام نہیں کرتے جیسے وہ سحر خیزی کرتے ـــ یہی اللہ کے نیک بندوں کے اعمال ہیں۔ دُنیا میں، اس کی چھوٹی آرزوؤں اور بُرے خیالات میں کوشاں رہتے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں اور ہم میں سے کچھ فانی دُنیا مال و دولت جمع کرنے پر لگے ہوئے ہیں ـــ وہ چاہتے ہیں ساری رات بھی دن بن جائے تاکہ سارا کام کر لیں ـــ وُہ سونا نہیں چاہتے، نہ ان کے اعضاء جوارح آرام و سکون پاتے ہیں ـــ

---

[1] المدثر : ۷

دن اور رات ـــ اللہ کی رحمت

اے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کرو۔ اللہ تعالیٰ سُورۂ قصص میں فرماتا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ . . . قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ . . . وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ـ[1]

آپ فرما دیجئے۔ بھلا تم دیکھو اگر اللہ رات کو قیامت تک سرمدی بنا دے۔ اللہ کے علاوہ کون الٰہ ہے جو روشنی (دن) لا کر دے، کیا تم سُنتے نہیں؟ فرما دیجئے بھلا تم دیکھو اگر اللہ تم پر دن کو قیامت تک سرمدی بنا دے، اللہ کے علاوہ اور کون الٰہ ہے جو رات تمہیں لا کر دے جس میں تم آرام پاتے ہو کیا تم دیکھتے نہیں۔ اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے دن اور رات بنائے تاکہ تم رات میں آرام پاؤ ـــ (اور دن میں) اس کا فضل (رزق) تلاش کرو ـــ اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

یہ اللہ تعالیٰ عزّوجل کی رحمت ہے کہ اس نے ہمارے آرام و سکون کے لیے دن اور رات بنائے ـــ اور یہ کہ ہم اس کا فضل تلاش کر سکیں ـــ اس پر اس کا شکر بجا لائیں ـــ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بنا دے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

اے ہمارے پروردگار! ہمیں رات کو بدن کے لیے راحت، رُوح کے لیے

---

[1] القصص : ۷۱ - ۷۳

تازگی جسم کے لیے سکون، مناجات کے لیے، استغفار کے لیے اور اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے باعثِ راحت بنا۔ اے اللہ! تاکہ ہم ان کی طرح ہو جائیں جن کی تُو عزّت افزائی فرماتا ہے۔ اس لیے کہ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۔ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ [1] تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ [2]....

وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں سحر خیزی میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اُن کے پہلو بستر سے جُدا رہتے ہیں (وہ سوتے نہیں)۔

ارشادِ باری ہے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ ۔ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ .... هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۔ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ [3]

کیا وہ جو فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں سجود و قیام میں گزارتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے۔ اپنے پروردگار کی رحمت کا اُمیدوار رہتا ہے۔ کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔ صرف اہلِ دانش و خرد ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا ۔ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا [4]

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر سراپا عجز بن کر چلتے ہیں جب انہیں جاہلوں کا سامنا ہوتا ہے تو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔ جو اپنے پروردگار کی رضا و خوشنودی کے لیے رات قیام و سجود میں بسر کرتے ہیں ـــــ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے

---

[1] الذاریات: ۱۷-۱۸ [2] السجدہ: ۱۶ [3] الزمر: ۹ [4] الفرقان: ۶۳-۶۵

رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو دُور فرما دے۔ بے شک جہنم کا عذاب بڑا سخت ہے۔ اے اللہ ہمیں اپنی محبت عطا فرما ـــــ اور ان کی محبت عطا فرما جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے حبیبِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری محبت کے قریب کر دیں۔ اے شفا دینے والے! ہمیں جلد صحت و شفا عطا فرما ـــــ یا ارحم الراحمین! (سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے) والحمد للہ رب العالمین۔

میرے محترم بھائی! صرف اتنا ہی کافی ہے ـــ آؤ اسی مقصد کی طرف چلتے ہیں ـــ اسی نیک عمل کی جانب بڑھتے ہیں۔ جس کو اللہ بلند فرماتا ہے ـــ اور جو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شعار رہا۔ صحابہ و تابعین جس کو انجام دیتے رہے۔ ـــــ ان کا مقصد وحید صرف یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اور جناب سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہو جائے۔

• ہمیں اس مجموعہ کے ان فوائد کو پڑھنا چاہیئے جو خواب میں زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کے لیے یہ دروازے کھول دیتا ہے ـــ اس کا سینہ کُھل جاتا ہے ـــ دل مطمئن ہو جاتا ہے اور اپنے رب کے جلووں میں گم ہو جاتا ہے ـــ وہ دُنیا کو پرِ کاہ کی حیثیت نہیں دیتا ـــــ وُہ انہی فوائد کو غنیمت سمجھتا ہے۔ رات کو قیام کرتا ہے ـــ اور دن کو روزہ رکھتا ہے اپنے مطلوب و مقصود کو پا لیتا ہے اور اپنے محبُوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی زیارت سے بہرہ یاب ہو جاتا ہے اور شرابِ رُخِ محبُوب کے مزے لیتا ہے۔ وہ عیوب و نقائص اور گناہوں میں اپنے نفس کا محاسبہ کرنے لگ جاتا ہے۔ جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے رب کا عرفان حاصل کر لیتا ہے اور جو رب کو پہچان لیتا ہے وہ اپنی ذات سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ یہ آرزو بڑی عظیم ہے۔ ہر کلمہ گو (لا الٰہ الا اللہ محمد رسُول اللہ) جس

کا تمنائی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

جب بھی آپ اس نُور کے قریب جائیں گے، آپ کے کام آسان ہو جائیں گے، سینے کشادہ ہو جائیں گے اور جلوؤں سے معمور ہو جائیں گے ـــــ روزِ محشر فوز و فلاح سے سرفراز ہوں گے ـــــ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں گے ـــــ آپ اہلِ نعمت کے زُمرے میں داخل ہو جائیں گے ـــــ میرے بندوں میں سے کم ہیں جو شکر بجا لاتے ہیں ـــــ اور اللہ تعالیٰ تمام امور کی تدبیر فرمانے والا ہے۔ ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔

یہ نعمتِ عظمیٰ ہے ـــــ بہت بڑا انعام ـــــ جس نے اُسے پہچان لیا وہ پہچان گیا، جس نے نہ جانا وہ جاہل رہا۔ اس مقصد کے لیے کوشاں رہنے والے! اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ ـــــ یہی مقصد تیرے پیشِ نظر رہے۔ اپنے عمل میں خلوص اختیار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہر طرح کے احسانات، خیرات اور برکات سے مالا مال فرمائے اور تجھے اماں سے نوازے۔

جب اس میدان میں آؤ گے، دل میں اِنشراح پیدا ہوگا ـــــ دِل مطمئن ہو جائے گا ـــــ حالات بہتر صُورت اختیار کر لیں گے ـــــ مجاہدہ کرو، مشاہدہ کر پاؤ گے ـــــ سراپا خلوص بن جاؤ ـــــ دیکھ لوگے ـــــ اور محبت کرو تاکہ تم سے محبت کی جائے ـــــ اور تمہارا شمار محبُوبوں سے ہو ـــــ جسم و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ ـــــ دُنیا میں اختیار رکھنے والوں اور اس پر راضی رہنے والوں سے ناطہ نہ رکھو ـــــ جنہوں نے آخرت اور سدا بہار زندگی کے لیے کچھ نہ کیا ـــــ یہ دارِ دُنیا ہم سے ہی گیا اور ختم ہو گیا ـــــ اور نہ ان کی طرح ہو جاؤ جنہوں نے اِس کی چاہت میں رغبت رکھی ـــــ جو اللہ تعالیٰ کے پاس تھا اور جو سرمدی تھا، اس کو بھُول گئے ـــــ اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہتر ہے۔

ـــــ اور ابدی ـــــ کبھی ختم نہ ہوگا۔

تَنَافَسُوهَا وَأَعْطُوهَا قُوَّتَهَا مَعَ الْقُلُوبِ فَيَا لِلّٰهِ مِنْ عَجَبِ
وَتُبْ إِلَى مَوْلَاكَ يَا إِنْسَانُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفُوتَكَ الزَّمَانُ

تم اچھی چیزوں میں مسابقت کرو اور دلوں کے ساتھ ساتھ جسموں کی غذا کا بھی اہتمام کرو۔ خدارا یہ کتنی اچھی بات ہے۔ اے انسان! اپنے مالک و مولا کی بارگاہ میں اس دُنیا سے رختِ سفر باندھنے سے پہلے پہلے توبہ کر لے۔

اے ربِّ ذُوالجلال! اپنی محبّت عطا فرما ـــــ اپنی محبت میں جمع فرما ـــــ ہمیں تمام امور میں اپنے اُوپر توکّل کرنے والا بنا دے ـــــ ہم نے اس عظیم ہستی کو وسیلہ بنایا ہے جس سے تو محبت کرتا ہے ـــــ جس کو تو نے شرف عطا فرمایا ہے۔ اور جس کو تو نے عزّت و کرامت بخشی ہے ـــــ اور جس کو تُو نے سعادت کی خلعت عطا فرمائی ہے ـــــ وہ ہیں ہمارے آقا و مولا جناب محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ اور آپ کے طفیل ہمیں مُحب اور محبُوب بنا دے۔

والحمد لِلّٰه رب العٰلمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

اے پروردگارِ عالم! ہم اس نُوروں کے نُور جو تیرا عین ہے کہ کوئی غیر نہیں، کے توسّل سے تیری بارگاہ میں عرض کناں ہیں کہ اپنے نبی ہمارے آقا جنابِ محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخِ زیبا کی زیارت نصیب فرما ـــــ جیسا کہ اے رب العالمین وہ تیری بارگاہ میں ہیں ـــــ والحمد للہ ربّ العالمین۔ وصلی اللہ علی سیّدنا مُحمّد فی الأوّل والأخر والباطن والظاهر وعلیٰ آلہٖ وأصحابه وأزواجه وذرّيته وأتباعهٖ إلیٰ يومِ الدّين والحمد للّٰه ربّ العٰلمين۔

اب یہ وظائف ہیں ۔۔۔ کمربستہ ہوجاؤ ۔۔۔ مجاہدہ کرو ۔۔۔ تاکہ تم جناب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طلعتِ زیبا کی زیارت سے بہرہ ور ہوسکو۔

وظائفِ زیارت

۱۔ جس نے طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت اکیس اکیس مرتبہ سورۃ القدر پڑھی وہ خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔[1]

۲۔ جس نے رات کو ہزار مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھی وہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے۔

۳۔ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ اکتالیس مرتبہ سورۃ مُزمّل پڑھے، وہ زیارت کرے گا۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے[2]

۴۔ ایک عالم کا کہنا ہے جس نے جمعہ کے روز ہزار مرتبہ سورۃ القدر پڑھی۔ اس کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرلے۔ الحمدللہ یہ بھی مجرب ہے۔[3]

۵۔ کسی نے کہا ہے ۔۔۔ سورۃ الکوثر کے خواص میں سے ہے۔ جس نے اسے جمعہ کی رات ہزار مرتبہ پڑھا اور ہزار مرتبہ جناب نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پہ دُرود پڑھا ۔۔۔ اور سوگیا ۔۔۔ تو وہ خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے شاد کام ہوگا ۔۔۔ یہ ایسا نسخہ ہے جس کا اکثر لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ الحمدللہ رب العلمین۔

[1] الوسائل الشافعۃ ۴۲۱ [2] ایضاً ۴۲۴ [3] ایضاً ۴۱۸ [4] خزینۃ الاسرار

۶۔ کسی بزرگ کا کہنا ہے۔ جس نے جمعہ کی آدھی رات ہزار مرتبہ سورۃ لایلٰف قریش پڑھی پھر باوضو سوگیا ۔۔۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا ۔۔۔ اور مقصود حاصل ہوجائے گا۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بہت مجرب ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۔ جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں۔ جس نے رات کو ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھا، اسے خواب میں جناب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے۔

۸۔ جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ کوئی مومن جمعہ کی رات دو رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ پھر ہزار مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ پڑھے۔ ابھی دوسرا جُمعہ بھی نہ آئے گا کہ وہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا۔ اور جو میری زیارت سے بہرہ ور ہوا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اس کو امام نبہانی نے بھی سعادۃ الدارین صفحہ ۴۸۹ پر ذکر فرمایا ہے۔

۹۔ مفاتیح المفاتیح میں ہے کہ قطب الاقطاب کی کتاب الاذکار میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کی رات دو رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحۃ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھی ۔۔۔ جب نماز سے فارغ ہوجائے تو جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش کرے۔

۱۰۔ مجمع الحدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔ جو خواب میں میری زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ جمعہ کی رات چار رکعت دو سلاموں کے ساتھ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، الضحیٰ، الم نشرح، انا انزلناہ اور

إذا زلزلت الارض پڑھے۔ پھر سلام پھیر دے اور ستر مرتبہ مجھ پر درود پڑھے، ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے ۔ پھر نماز پڑھتے ہوئے سو جائے خواب میں میری زیارت سے شادکام ہوگا۔

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ جس نے ہفتہ کے روز مجھ پہ ہزار مرتبہ دُرود پڑھا۔ وہ اس وقت تک دُنیا سے کوچ نہیں کرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے[1]۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۲۔ المفاخرہ العلیہ میں ہے۔ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ سے قیامت کے روز وحشر و ندامت کے روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے بارے میں ارشاد ہے کہ سورۃ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ کثرت سے پڑھے۔

۱۳۔ سید جمال الدین ابوالمواہب الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بہت جلیل القدر بزرگ ہیں فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا، سوتے وقت پانچ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، پانچ مرتبہ اَعُوذُ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ پھر کہو: اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِیْ وَجْہَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَمَآلًا۔ (اے پروردگار مجھے جناب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے اول و آخر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رُخ انور دکھا دے) جب تم سوتے وقت ایسا کہو گے تو میں تمہارے پاس آؤں گا ۔ اور تجھ سے بالکل دُور نہ رہوں گا۔ پھر فرمایا ۔ کتنا اچھا تعویذ ہے ۔ اور کتنی اچھی مُراد ہے جو اس پر

---

[1] الوسائل الشافعۃ ص۲۶۷

ایمان لائے اور یقین کرے خصوصاً اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود و سلام کا اضافہ بھی کرلیں ۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے (مصنّف)

۱۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ کَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ أَھْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّۃً وَ سَلَامًا۔

جیروان الفاکہانی اور ابن وداعہ نے حدیث کو فی القبور کے الفاظ تک ذکر کیا ہے۔ اور فاکہانی کہتے ہیں جس نے اس کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ستّر مرتبہ دُرود بھیجا ۔ وہ خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔

۱۵۔ منبع السعادات اور الذخائر المحدیہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا وظیفہ مذکور ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ الَّذِیْ ھُوَ عَلَیْکَ وَلَا غَیْرُکَ أَنْ تُرِیَنِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَمَا ھُوَ عِنْدَکَ۔ اسے سو مرتبہ پڑھا جائے۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے ۔ اور بہت سارے لوگوں نے مجھے بتایا ہے۔ (مصنّف)

۱۶۔ کہا گیا ہے، جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کا آرزومند ہے۔ وہ دو رکعت نفل پڑھے پھر سو مرتبہ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ بَلِّغْ عَنِّیْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَرْوَاحَ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَحِیَّۃً وَ

سَلَامًا ۔ پڑھے ۔

۱۷۔ السیّد علامہ احمد زینی دحلان ــــ مجموعہ (جس میں انہوں نے تمام درود جمع کیے ہیں) میں فرماتے ہیں ۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ملاقات کے تمام مجرب صیغوں میں سے ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْجَامِعِ لِأَسْرَارِكَ وَالدَّالِ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۔ ہر روز ہزار مرتبہ پڑھے ۔

یہ نسخہ محترم حسن محمد نے اپنی کتاب الفوائد الحسان صـ۲۶ میں ذکر کیا ہے ۔

یہ مجرب ہے ۔ (مصنف)

۱۸۔ صلوٰۃ الفاتحہ سید محمد البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ إِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ ۔ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ ۔

بیان کیا گیا ہے کہ جس نے اسے جمعرات، جمعہ یا پیر کی رات تلاوت کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کرے گا ۔ یہ تلاوت چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد ہو ۔ پہلی رکعت میں تین مرتبہ سورہ القدر، دوسری میں الزلزلہ، تیسری میں الکافرون اور چوتھی معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھے ــــ اگر چاہے تو تجربہ کرلے ۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے ۔ (مصنف)

۱۹۔ بستان الفقراء میں ہے ۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے وارد ہے ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے روز مجھ پر ایک ہزار مرتبہ ان الفاظ میں درود پڑھا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ ــــ وہ اسی رات اپنے رب کو دیکھ لے گا، یا اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم یا جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا ــــ اگر نہ دیکھ پائے تو دو یا تین یا پانچ جمعے تک یہ پڑھے ۔ ایک اور روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۔

الحمدللہ یہ مجرب ہے ۔ (مُصنّف)

۲۰۔ حدائق الاخبار اور الغنیہ از سیّدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں جس نے جمعہ کی رات دو رکعت پڑھیں ۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ قل ھواللہ پڑھا ــــ اور نماز کے آخر میں ہزار مرتبہ یہ کہتا ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ ــــ وہ خواب میں مجھے دیکھے گا ــــ ابھی دوسرا جمعہ بھی نہ آنے پائے گا میری زیارت کی سعادت حاصل کرے گا ــــ اور جو میری زیارت سے سرفراز ہوا تو اس کے لیے جنّت ہے ــــ اس کے پہلے اور بعد کے گناہ بخش دیے جائیں گے

(الغنیہ)

یہ صیغہ محترم عطاس الحبشی نے اپنی کتاب تذکیر المصطفٰے میں ذکر کیا ہے ۔ اور الذخائر المحمدیہ میں ہے ۔

الحمدللہ یہ مجرب ہے ۔ (مصنف)

۲۱۔ سیّدی المرسی ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جس نے ان الفاظ پر دن اور رات میں پانچ سو مرتبہ پڑھنے پر مواظبت اختیار کی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ ۔ اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ عالم بیداری میں جناب

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرلے۔

علّامہ النبہانی نے اسے سعادۃ الدارین میں ذکر کیا ہے۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے "وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔"

سیّدی یُوسف النبہانی فرماتے ہیں —— جب یہ بیداری میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے تو خواب میں زیارت کیلئے تو بدرجہ اولیٰ مفید ہے[1] الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مُصنّف)

۲۲۔ ابریز میں ہے۔ سیّدنا عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شخص ہیں جن کو خضر علیہ السلام نے تلقین فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ۔

آپ اس کا روزانہ سات ہزار مرتبہ ورد کرتے تھے۔

۲۳۔ میں نے اپنے والدِ گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سُنا ہے۔ جس نے سوتے وقت بوصیری کے ہمزیہ کا یہ شعر پڑھا۔

لَیْتَہٗ خَصَّنِیْ بِرُؤْیَۃِ وَجْہٍ —— زَالَ عَنْ کُلِّ مَنْ رَّاٰہُ الشَّقَاءُ

کاش وہ مجھے بھی اپنے رُخِ انور کی زیارت سے خاص فرمادیں۔ جو بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوتا ہے اس کی شقاوت ختم ہو جاتی ہے۔

یہ نسخہ جناب عبداللہ بن ہادی الحداد کی کتاب اجازات و مکاتبات میں بھی مذکور ہے۔

---

[1] سعادت الدارین ۴۸۸۔

جناب عبداللہ بن عقیل بن مصطفیٰ کی زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت ہمزیہ کے شعر میں ہے۔ لَیْتَہٗ خصنی . . . الخ

یہ نسخہ سیدی محمد بن علوی المالکی نے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ ۱۵۷ میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر سے ہمکنار فرمائے۔

سیدی یوسف بن اسماعیل النبہانی کی کتاب سعادتِ دارین میں سیدی القطب احمد الرفاعی کا مبارک صیغہ بھی مذکور ہے جس نے اسے بارہ ہزار مرتبہ پڑھا۔ وہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ اس کے اتنے فوائد ہیں جس کا کوئی حساب ہے نہ شمار۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْقُرَشِیِّ بَحْرِ أَنْوَارِكَ وَ مَعْدِنِ أَسْرَارِكَ وَ عَیْنِ عِنَایَتِكَ وَ لِسَانِ حُجَّتِكَ۔ وَخَیْرِ خَلْقِكَ۔ وَ أَحَبِّ الْخَلْقِ إِلَیْكَ عَبْدِكَ وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِہِ الْأَنْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۲۵۔ سیّدنا یُوسف النبہانی کی کتاب جامع الصلوات میں یہ درود شریف مذکور ہے جسے الشیخ احمد الدیربی نے اپنے مجربات میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کسی بزرگ نے کہا ہے۔ جس نے اسے ہر رات بستر پر جاتے وقت سو مرتبہ مسلسل دس رات تک پڑھا اور اپنے دائیں پہلو، قبلہ رُخ باوضو سویا تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا دُرود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ۔ وَغَفَلَ

عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ۔ عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهٖ عِلْمُ اللّٰهِ وَجَرٰى بِهٖ قَلَمُ اللّٰهِ وَنُفِّذَ بِهٖ حُكْمُ اللّٰهِ وَ وَسِعَهٗ عِلْمُ اللّٰهِ۔ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ۔ وَأَضْعَافَ كُلِّ شَیْءٍ۔ وَمِلْأَ كُلِّ شَیْءٍ، عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ۔ وَ رِضَاءَ نَفْسِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، عَدَدَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ۔ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ، وَتُحِيْطُ بِهِ الْحَدُّ، صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ بَاقِيَةً بِبَقَاءِ اللّٰهِ۔

۲۶۔ سیدنا یوسف النبہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۱۱۹ پر یہ مبارک صیغہ مذکور ہے جو ہر مقصد کے لیے سو سے ہزار مرتبہ۔ اور جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے ایک ہزار مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ اگر روزانہ ہزار مرتبہ پڑھنے کی توفیق ہو تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے مستغنی فرما دے گا۔ تمام مخلوق کا اسے محبوب بنا دے گا۔ اور آفات و مضرات دُور فرما دے گا۔ اور اس کے فضائل الفاظ میں بیان نہیں کیے جا سکتے۔ صیغہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهٖ قَدْرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّهٗ وَ تَرْضَاهُ۔ وَ اصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ۔ وَ ارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ رَيْحَانَتَیْ خَيْرِ الْاَنَامِ۔ وَعَنْ سَائِرِ اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ أَئِمَّةِ الْهُدٰى وَ مَصَابِيْحِ الظَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ۔

۲۷۔ سیدی یوسف النبہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۲۰ پر ہے۔ شیخ النبہانی فرماتے ہیں جس نے مکمل طہارت اور پاک بستر پر سوتے وقت ساٹ

مرتبہ اس درود شریف پڑھنے پر مداومت اختیار کی، وہ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَيْنِ الرَّحْمَةِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَالْيَاقُوْتَةِ الْمُتَحَقِّقَةِ الطَّاهِرَةِ الْحَائِطَةِ بِمَرْكَزِ الْفُهُوْمِ وَالْمَعَانِیْ وَ نُوْرِ الْاَنْوَارِ الْمُتَكَوِّنَةِ الْاٰدَمِیِّ، صَاحِبِ الْحَقِّ الرَّبَّانِیِّ، الْبَرْقِ الْاَسْطَعِ بِمُزْنِ الْاَرْبَاحِ الْمَائِلَةِ لِكُلِّ مُتَعَرِّضٍ مِنَ الْبُحُوْرِ وَالْاَوَانِیْ۔ وَ نُوْرِكَ اللَّامِعِ، الَّذِیْ مَلَأْتَ بِهٖ كَوْنَكَ الْحَائِطَ بِأَمْكِنَةِ الْمَكَانِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَيْنِ الْحَقِّ الَّتِیْ تَتَجَلّٰى مِنْهَا عُرُوْشُ الْحَقَائِقِ عَيْنِ الْمَعَارِفِ الْاَعْلَمِ، صِرَاطِكَ التَّامِّ الْاَقْوَمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى طَلْعَةِ الْحَقِّ الْكَنْزِ الْاَعْظَمِ، إِفَاضَتِكَ مِنْكَ إِلَيْكَ۔ إِحَاطَةِ النُّوْرِ الْمُطَلْسَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلٰوةً تُعَرِّفُنَا بِهَا إِيَّاهُ۔

۲۸۔ علامہ النبہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۲۱ پر درود شریف نمبر ۱۲ ، فرماتے ہیں۔ یہ میرے استاد سیدی الشیخ محمد الفاسی الشاذلی کا درود ہے۔ آپ فرماتے ہیں جس نے صبح و شام تین مرتبہ اس کو ہمیشہ پڑھا اسے بیداری میں، خواب میں، حسی اور معنوی طور پر کثرت سے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ درود شریف یہ ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ جَعَلْتَهٗ سَبَبًا لِانْشِقَاقِ أَسْرَارِكَ الْجَبَرُوْتِيَّةِ وَ إِنْفِلَاقِ أَنْوَارِكَ الرَّحْمَانِيَّةِ۔ وَصَارَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَخَلِيْفَةِ

أَسْرَارِكَ الذَّاتِيَّةِ ۔ فَهُوَ يَاقُوتَةٌ أَحَدِيَّة ۔ ذَاتُكَ الصَّمَدِيَّةُ ۔
وَعَيْنُ مَظْهَرِ صِفَاتِكَ الْاَزَلِيَّةِ ۔ فَبِكَ وَمِنْكَ صَارَ حِجَابًا
عَنْكَ ۔ وَ سِرًّا مِنْ أَسْرَارِ غَيْبِكَ حَجَبْتَ بِهِ كَثِيْرًا مِّنْ خَلْقِكَ ۔
فَهُوَ الْكَنْزُ الْمُطَلْسَمُ ۔ وَالْبَحْرُ الزَّاخِرُ . . . الْمُطَمْطَمُ ۔
فَنَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِجَاهِهِ لَدَيْكَ وَ بِكَرَامَتِهِ عَلَيْكَ أَنْ تَعْمُرَ
قُلُوْبَنَا بِأَفْعَالِهِ وَأَسْمَاعَنَا بِأَقْوَالِهِ ۔ وَقُلُوْبَنَا بِأَنْوَارِهِ ۔ وَأَرْوَاحَنَا
بِأَسْرَارِهِ ۔ وَأَشْبَاحَنَا بِأَحْوَالِهِ ۔ وَسَرَائِرَنَا بِمُعَامَلَتِهِ ۔ وَ بَوَاطِنَنَا
بِمُشَاهَدَتِهِ ۔ وَأَبْصَارَنَا بِأَنْوَارِ الْمُحَيَّا جَمَالِهِ ۔ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِنَا
فِيْ مَرْضَاتِهِ ۔ حَتّٰى نَشْهَدَكَ بِهِ ۔ وَهُوَ بِكَ فَأَكُوْنُ نَائِبًا
عَنِ الْحَضْرَتَيْنِ بِالْحَضْرَتَيْنِ وَ أَدُلَّ بِهِمَا عَلَيْهِمَا ۔ وَنَسْأَلُكَ
اَللّٰهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً وَ تَسْلِيْمًا يَلِيْقَانِ بِجَنَابِهِ
وَعَظِيْمِ قَدْرِهِ وَتَجْمَعَنَا بِهِمَا عَلَيْهِ وَ تُقَرِّبَنَا بِخَالِصِ وُدِّهِمَا
لَدَيْهِ ۔ وَتَنْفَحَنِيْ بِسَبَبِهِمَا نَفْحَةَ الْاَتْقِيَاءِ ۔ وَتَمْنَحَنِيْ بِهِمَا
مِنْحَةَ الْأَصْفِيَاءِ لِأَنَّهُ السِّرُّ الْمَصُوْنُ ۔ وَ الْجَوْهَرُ الْفَرْدُ
الْمَكْنُوْنُ فَهُوَ الْيَاقُوْتَةُ الْمُنْطَوِيَةُ عَلَيْهَا أَصْدَافُ مُكَوَّنَاتِكَ
وَالْغَيْهُوْبَةُ الْمُنْتَخَبُ مِنْهَا أَصْنَافُ مَعْلُوْمَاتِكَ ۔ فَكَانَ
غَيْبًا مِنْ غَيْبِكَ ۔ وَبَدَلًا مِّنْ سِرِّ رُبُوْبِيَّتِكَ ۔ حَتّٰى صَارَ
بِذَلِكَ مَظْهَرًا تَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَيْكَ ۔ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ
وَقَدْ أَخْبَرْتَنَا فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِكَ بِقَوْلِكَ ۔ إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ
إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ وَقَدْ زَالَ بِذٰلِكَ الرَّيْبُ وَحَصَلَ الْاِنْتِبَاهُ
وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ دَلَالَتَنَا عَلَيْكَ بِهِ ۔ وَمُعَامَلَتَنَا مَعَكَ مِنْ أَنْوَارِ

مُتَابَعَتِهِ ۔ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَلٰى مَنْ جَعَلْتَهُمْ مَحَلًّا لِلْاِقْتِدَاءِ ۔
وَصَيَّرْتَ قُلُوْبَهُمْ مَصَابِيْحَ الْهُدٰى الْمُطَهَّرِيْنَ مِنْ رِّقِّ
الْأَغْيَارِ وَ شَوَائِبِ الْأَقْذَارِ ۔ مَنْ بَدَتْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ دُرَرُ الْمَعَانِيْ ۔
فَجَعَلْتَ قَلَائِدَ التَّحْقِيْقِ لِأَهْلِ الْمَبَانِيْ ۔ وَاخْتَرْتَهُمْ فِيْ
سَابِقِ الْاِقْتِدَارِ بِأَنَّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ نَبِيِّكَ الْمُخْتَارِ ۔
وَرَضِيْتَهُمْ لِانْتِصَارِ دِيْنِكَ فَهُمُ السَّادَةُ الْأَخْيَارُ ۔ وَضَاعِفِ
اللّٰهُمَّ مَزِيْدَ رِضْوَانِكَ عَلَيْهِمْ مَعَ الْاٰلِ وَالْعَشِيْرَةِ وَالْمُقْتَفِيْنَ
لِلْاٰثَارِ ۔ وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ ذُنُوْبَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَمَشَايِخِنَا وَإِخْوَانِنَا
فِي اللّٰهِ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ الْمُطِيْعِيْنَ مِنْهُمْ وَ أَهْلِ الْأَوْزَارِ .....

۲۹۔ مدینہ منوّرہ کی ایک شخصیّت نے مدینہ منوّرہ میں مجھے سیّدی یُوسف النبہانی سے روایت کرتے ہُوئے فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں جو شخص خواب میں حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ سوتے وقت بائیس مرتبہ (مُحمّد) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کہے۔ ـه

۳۰۔ میرے شیخ مکرّم زین بن ابراہیم بن سمیط نفعنا اللہ تعالیٰ بحیاتہٖ فرماتے ہیں کہ جناب علی بن محمد الحبشی (اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے علوم و معارف سے مستفید فرمائے) کا یہ صیغہ مُبارک ہے۔ جس نے اسے کثرت سے پڑھا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ درُود شریف کے الفاظ یہ ہیں:
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ
بَابِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً وَ سَلَامًا دَائِمَيْنِ

ـه سعادت الدارین ص۲۹۲

بِكَ بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ ۔

الحمد للہ حضرت فاضل السیّد حسن بن عبد اللہ الشاطری نے مدینہ منورہ مسجد نبوی میں روضہ مشرفہ کے پاس اس درُود شریف کی مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔

۴۱۔ سیّدنا یوسف النبہانی رضی اللہ عنہ کی سعادت الدارین صفحہ ۴۸۴ پر مذکور ہے۔ ابو قاسم السبکی نے اپنی کتاب الدر المنظم فی المولد المعظم میں حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رُوحوں میں رُوحِ سیّدِ کائنات محمّد پر، جسموں میں آپ کے جسم پر، قبروں میں سے آپ کی قبرِ انور پر درُود پڑھا، وہ خواب میں مجھے دیکھے گا، جس نے خواب میں مجھے دیکھا، وہ قیامت میں مجھے دیکھے گا، جس نے قیامت میں مجھے دیکھا تو اس کے لیے میں شفاعت کروں گا اور جس کی میں نے شفاعت کردی، وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کردے گا۔

۴۲۔ سیدی یوسف النبہانی کی سعادت الدارین صفحہ ۴۸۴ پر شیخ شمس الدین ا... سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جس نے عشاء کے بعد بستر پر جانے کے بعد یہ درُود شریف پڑھا، اور قُل ھو اللہ احد اور معوذتین قُل اعوذ برب الفلق، قُل اعوذ بربِ الناس، تین مرتبہ پڑھا۔ بعد ازاں کوئی بات نہ کی۔ وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی زیارت کر پائے گا۔ درُود شریف یہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ أَبَدًا، وَأَنْمَى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَعَدَدًا عَلَى أَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَالْجَانِيَّةِ. وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْإِيْمَانِيَّةِ. وَمَظْهَرِ التَّجَلِّيَاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ. وَمَهْبَطِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّيْنَ.

وَمُقَدَّمِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَقَائِدِ رَكْبِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ ۔ وَأَفْضَلِ الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ ۔ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْأَعْلٰى ۔ وَمَالِكِ أَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْأَسْنٰى ۔ شَاهِدِ أَسْرَارِ الْأَزَلِ ۔ وَمُشَاهِدِ أَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْأُوَّلِ ۔ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ ۔ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ ۔ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ ۔ وَإِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ ۔ وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ ۔ اَلْمُتَحَقِّقِ بِأَعْلٰى رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَالْمُتَخَلِّقِ بِأَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْإِصْطِفَائِيَّةِ ۔ اَلْخَلِيْلِ الْأَعْظَمِ ۔ وَالْحَبِيْبِ الْأَكْرَمِ ۔ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ ۔ ۔ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغٰفِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔ وَرَضِيَ اللهُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ أَجْمَعِيْنَ ۔ ۔ ۔

جس نے اسے پڑھا۔ اس کا دِل شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ بعض کا کہنا ہے، یہ درُود جناب قطبِ ربّانی السید عبد القادر جیلانی کا ہے۔ جس نے نمازِ عشاء کے بعد اخلاص اور معوذتین پڑھی اور ان الفاظ سے جناب نبی رحمت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درُود بھیجا۔ وہ خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔

میں نے کنوز الاسرار میں کچھ اضافے بھی دیکھے ہیں۔ اور انہوں نے مسالکِ حنفیہ کی عبارت ذکر کی ہے۔ کتاب الطبقات الوسطی فی ترجمۃ الشیخ نور الدین میں سید عبد الوہاب الشعرانی سے منقول ہے۔ شیخ شوانی فرماتے ہیں میں انہیں

وصال کے بعد دو سال خواب میں دیکھتا رہا۔ آپ مجھے فرماتے ہیں۔ مجھے الشیخ عبداللہ العبدوسی کا درود سکھاؤ۔ میں نے اس کا ثواب آخرت میں دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب اس کے علاوہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے۔

یہ نسخہ سیّدی حسن بن مُحمد فدعق نے الفوائد الحسان صفحہ نمبر ۳۲ میں ذکر فرمایا ہے (مُصنّف)

۴۳۔ جو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہے وہ یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔

جس نے اسے وتر تعداد میں پڑھا، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا۔ اس کے ساتھ مزید اضافہ کرلے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ[1]

یہ نسخہ جناب حسن بن محمد فدعق نے اپنی کتاب الفوائد الحسان ص۲۶ پر ذکر فرمایا ہے، اور اس پر وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ ستر مرتبہ پڑھنے کا اضافہ کیا ہے۔

۴۴۔ سعادۃ الدارین صفحہ ۴۸۵، علامہ نبہانی کہتے ہیں۔ الیافعی فرماتے ہیں جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہے۔ وہ مہینے کے آغاز میں جمعہ کی رات کے شروع میں غسل کرے اور نماز عشاء پڑھے، پھر بارہ رکعت

[1] سعادۃ الدارین ص۴۸۵۔

پڑھے۔ ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ اور مزمّل پڑھے۔ پھر سلام کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود پڑھے اور سو جائے۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا۔

دوسرے نسخہ میں مزید ہے۔ غسل کے بعد وضو کرے، مہینے کی رات کے آغاز کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ ایک ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ پھر باوضو سو جائے۔ وہ خواب میں جناب سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا۔ یہ مجرّب ہے۔ انہوں (نبہانی) نے اپنے نسخے میں اضافہ کیا اور اس سے آگاہ کرتے ہیں جس میں اس کا فائدہ ہے۔

یہ کنوز الاسرار میں کتاب الحدائق کے مُصنّف سے بغیر کسی اضافہ کے منقول ہے۔ انہوں نے احکام القرآن کے مؤلّف سے نقل کیا ہے۔

۴۵۔ سعادت الدارین صفحہ ۴۸۵ میں سیّدی یُوسف النبہانی فرماتے ہیں، علامہ عسقلانی فرماتے ہیں، میں نے ایک مجمُوعے میں دیکھا ہے جس نے سُورہ مزمّل اور کوثر پڑھنے پر مداومت اختیار کی، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہوگا۔

میری گذارش ہے کہ یہ یہاں اس الکتاب المغناطیس (مقناطیسی کتاب) میں پہلے گزر چکا ہے۔ وہاں ہر سُورۃ منفرد ہے اور اس کی تعداد مخصوص ہے یہاں آپ دو سُورتیں اکٹھی دیکھ رہے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۶۔ سعادۃ الدارین میں ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جمعہ کی رات کو چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سُورۃ القدر، دُوسری میں فاتحہ اور وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ تین مرتبہ، تیسری میں فاتحہ اور سُورۃ الکافرون اور چوتھی میں فاتحہ اور اخلاص تین مرتبہ

اور ان کے ساتھ معوذتین ملا لے (ایک مرتبہ پھر سلام پھیر دے اور قبلہ رُخ بیٹھ جائے اور جناب نبی رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ . . . وُہ خواب میں آقائے دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے بہرہ یاب ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ پہلے جمعہ کو یا دوسرے یا تیسرے کو۔

قسطلانی فرماتے ہیں میں نے یہ آخری حصہ الشیخ بہاء الدین الحنفی امام العینیہ کے خط سے نقل کیا ہے نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ بِعَیْنِ الْعِنَایَۃِ یا نَظَرَ اللّٰہُ لَہٗ بِعَیْنِ عِنَایَتِہٖ (اللہ تعالیٰ اس پر نظرِ عنایت فرمائے گا) اور ان شاء اللہ ہم سب پر۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

۳۷۔ قسطلانی فرماتے ہیں۔ اسی طرح مَیں نے آپ (شیخ بہاء الدین الحنفی) کے خط سے سورۃ الفیل لکھی ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ جس نے اسے کسی رات ہزار مرتبہ پڑھا اور ہزار مرتبہ جناب رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجا، اور سو گیا تو خواب میں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوگا۔ جس نے اسے لکھا اور اپنے گلے میں پہن لیا تو دشمنوں سے بہت بڑی رکاوٹ وحفاظت ہوگی، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا اور اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

۳۸۔ سعادۃ الدارین صفحہ ۴۸۶، علامہ نبہانی فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کے منافع وفوائد کے بارے میں جناب امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس نے جمعہ کی رات، نصف شب نماز (تہجد) کے بعد ہزار مرتبہ سورۃ کوثر پڑھی وہ خواب میں زیارت سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادکام ہوگا۔

صاحب کنوز الاسرار نے بھی اس نسخہ کو اپنے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جس نے جمعہ کی رات بعد نمازِ عشاء ہزار مرتبہ پڑھا، اور ہزار مرتبہ آقائے

نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش کیا، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لے گا۔

قسطلانی نے تمیمی سے یہ فائدہ کچھ اضافے سے نقل کیا ہے جتنا میں نے کنوز الاسرار سے نقل کیا ہے۔

گذارش ہے کہ اس سُورہ کا اعادہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں۔ کیونکہ میں نے اس کتاب کے دُوسرے فائدہ میں لکھا ہے۔ وہاں صرف ہزار مرتبہ ہے یہ یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود سے متصل ہے۔ اور یہاں یہ بھی مذکور ہے کہ جمعہ کی رات نصف شب ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۹۔ ایک بزرگ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ جب مغرب پڑھے، دو، دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سات مرتبہ اخلاص پڑھے۔ جب سلام پھیرے تو سجدہ میں چلا جائے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سات مرتبہ پڑھے اور سات مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ درود بھیجے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

پھر سات مرتبہ کہے۔

یَا حَیُّ، یَا قَیُّوْمُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ

ہر دو رکعت میں ایسا ہی کرے، یہاں تک کہ عشاء کا وقت ہو جائے عشاء کی نماز ادا کرے اور نماز کے بعد ہزار مرتبہ کہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ اور دائیں کندھے (پہلو) لیٹ جائے اور آقا علیہ السلام پر دُرود پڑھتا پڑھتا سو جائے۔ حضُور سرکار رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ یاب ہوگا۔ الحمد للہ یہ مجرّب ہے۔

۴۰۔ جناب حسن سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ چار رکعت پڑھے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سُورہ فاتحہ اور چار سُورتیں الضحیٰ، اَلَم نَشرح، اِنّا انزلناہ اور اِذا زُلزلت، پڑھے۔ جب نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے اور جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ واتم التسلیم پر ستّر مرتبہ درُود پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ کسی سے بات نہ کرے یہاں تک کہ نیند آجائے۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے سعادت اندوز ہوگا۔[1]

۴۱۔ سعادۃ الدارین میں صفحہ ۴۸۷ پر مذکور ہے۔ فرماتے ہیں۔ دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور سو مرتبہ قُل ھُواللہ پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہوجائے تو تین مرتبہ یا اَللہُ، یا رَحمٰنُ، یا مُحسِنُ، یا مُجمِلُ، یا مُنعِمُ، یا مُتَفَضِّلُ پڑھے۔ ایک بیاض پر یہ الفاظ لکھ لے۔ اور اسے اپنے سر کے نیچے رکھ لے۔ جناب سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا۔

عرض ہے سنوسی نے اپنے مجربات میں، الہاروشی نے کنوز الاسرار میں، البکری نے شرح حزب النوری میں ذکر کیا ہے کہ سو یا زائد مرتبہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنے یا مُتَفَضِّلُ کے بعد کہے : أَرِنِي وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــــ (مجھے اپنے نبی جناب مُحمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخِ انور دکھا دے)۔

۴۲۔ سعادۃ الدارین صفحہ ۴۸۷ پر مذکور ہے۔ جب آپ مغرب پڑھ لیں تو کھڑے ہوجائیں۔ عشاء آخر تک کسی سے گفت گو کیے بغیر نفل پڑھتے رہیں۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیریں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ اور قل ھواللہ

[1] سعادۃ الدارین۔ علامہ نبہانی۔

اَحَدُ تین مرتبہ پڑھیں۔ جب آپ عشاء آخر پڑھ لیں اپنے گھر واپس آجائیں اور کسی سے گفت گو نہ کریں۔ سونے لگیں تو دو رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور سات مرتبہ قل ھواللہ اُحد پڑھیں پھر سلام پھیریں۔ سلام کے بعد سجدہ ریز ہوجائیں۔ سات مرتبہ سجدہ میں استغفار کریں۔ سات مرتبہ نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درُود بھیجیں۔ سات مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھیں پھر سجدے سے سر اٹھالیں سیدھے بیٹھ جائیں۔ ہاتھ بلند کردیں اور کہیں یَا حَیُّ، یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا۔۔۔ یَا أَللّٰہُ یَا إِلٰہَ الْأَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ۔ یَا رَبِّ یَا رَبُّ، یَا رَبُّ۔ یَا اَللّٰہُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ پھر کھڑے ہوجائیں اور اپنے ہاتھوں کو بلند کریں۔ پھر ایک مرتبہ ویسے ہی کہیں جیسے بیٹھے ہوئے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور سراپا حُسن وخوبی جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر جتنا درُود پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ پھر بستر پر آجائیں اور داہنے پہلو سوجائیں۔ ان شاء اللہ تعالےٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔

۴۳۔ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ جو جمالِ نبوت کا نظارہ کرنا چاہتا ہے وہ سوتے وقت وضو کرے۔ پاک بستر پر بیٹھ جائے۔ پھر سُورۃ الشمس، اللیل اور التین پڑھے ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ سات رات تک یہ کرے اور حضور سرکارِ دوعالم نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درُود پڑھتا رہے اور یہ دُعا مانگتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالْحِلِّ وَ الْحَرَمِ، وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

إِقْرَأْ عَلٰى رُوحِ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ[1] . . .

۴۴ - ایک عالم نے کہا ہے - ایک آدمی جناب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوا کرتا تھا - وہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سولہ ہزار مرتبہ دُرود بھیجتا تھا - دُرود یہ پڑھتا تھا - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَ مِقْدَارِہٖ -

۴۵ - نمازِ جمعہ کے سلام کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ، عصر کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پڑھتا رہے - اس کو امام العینیہ الشیخ شہاب الدین نے ہمارے مشائخ احمد شہابُ الدّین زورق کے شیخ سیدی الشیخ مُحمّد زیتون المغربی الفاسی سے روایت کیا ہے - سیّدی احمد الترجمانی بن المغربی نے مدینہ منورہ میں اس کا تجربہ کیا تو صحیح درست تھا - یہ پندرہ نسخے مسالك الحنفاء الی مشارع الصلاۃ علی النّبیّ المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تالیف الامام العلامہ شہابُ الدین احمد القسطلانی سے کچھ اضافوں کے ساتھ نقل کیے گئے ہیں - ان (اضافوں) کی نشاندہی میں نے اپنے اپنے مقامات پر کر دی ہے -

۴۶ - ہمارے شیخ حسن العدوی رحمہ اللہ شرح دلائل الخیرات میں ایک عارف سے العارف المرسی رحمۃ اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں - جس نے اس دُرود کو شب و روز پانچ سو مرتبہ پڑھنے پر مواظبت اختیار کی -

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِیِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ -

وہ اس وقت تک فوت نہ ہوگا جب تک بیداری میں جناب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرلے -

[1] سعادۃ الدّارین -

جب یہ بیداری میں آپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے تو خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے بدرجہ اولیٰ مفید ہے[1]

الحمد للہ یہ مجرّب ہے -

۴۷ - ہمارے شیخ نے شرح مذکور میں امام یافعی سے ان کی کتاب بستان الفقر سے نقل فرمایا ہے - جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے وارد ہے فرماتے ہیں - جس نے ان الفاظ سے جمعہ کے روز مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھا - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ - وہ اپنے رب کو یا نبی کو یا جنّت میں اپنے مقام کو دیکھ لے گا - اگر نہ دیکھ پایا تو دو جمعہ یا تین یا پانچ جمعہ تک پڑھے - ایک روایت میں یہ الفاظ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ کا اضافہ بھی ہے - پھر میں نے الشیخ عبد اللہ الخیاط ابن مُحمّد الہاروشی المغربی الفاسی نزیل تونس کی کتاب کنوز الاسرار میں دیکھا ہے - مذکور بالا کے بعد خوابوں کی مخصوصاً حکایات ہیں - جو خواب انہوں نے دیکھے - انہوں نے اس نیّت سے اسی صیغہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود پڑھا زیارت نہ ہوئی - پھر توجہ کی اور رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں آپ پر دُرود بھیجنے لگ گئے تو انہیں مژدہ ملا کہ انہوں نے آپ کو جنّت میں پہچان لیا ہے - پھر جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی قبرِ انور کی زیارت کی - کہا کہ میں آج سے اتنی تعداد میں پڑھتا رہوں گا جتنا بھائیوں نے اس کا التزام کیا ہے اور یہ آپ کا معمول بن گیا - الحمد للہ رب العٰلمین - کہتے ہیں ہمارے بھائیوں میں سے ایک آدمی نے ایسا کیا تو اس نے حضور نبی رحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[1] سعادۃ الدّارین

کی زیارت کی سعادت حاصل کی جَعَلَكَ اللّٰهُ مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (اللہ تعالٰی آپ کو ہدایت یافتہ میں سے بنا دے) پھر جب تھوڑے ہی عرصہ بعد ہدایت کے اثرات اس پر ظاہر ہوئے۔ ایک اور بھائی نے ایسا کیا تو اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت پائی اور آپ نے اسے دُعائے خیر سے نوازا۔[1]

الحمدللہ یہ مجرب ہے۔

۴۸۔ شیخ سنوسی اپنے مجربات میں کہتے ہیں۔ اور الذخائر المحمدیہ میں ہے۔ جس نے جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا اسم اَلْوَدُوْدُ سفید ریشم کے ٹکڑے پر لکھا اور اس کے ساتھ پینتیس مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، پینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیکی و طاعت کی قوت عطا فرماتا ہے۔ شیطانی وساوس اور اس کے حملوں کا سدِباب فرما دیتا ہے، مخلوق کے دلوں میں اس کا رُعب ڈال دیتا ہے۔ طلوعِ آفتاب کے وقت ہر روز اس کی طرف دیکھنے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود کثرت سے پڑھنے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس پر اس دن کے اسباب آسان فرما دے گا۔[2]

۴۹۔ ابو موسیٰ المدنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت تخریج کی ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، کوئی مومن جمعہ کی رات کو دو رکعت پڑھتا ہے۔ ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سُورۃ اخلاص پڑھتا ہے۔ پھر ہزار مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ کہتا ہے۔ ابھی اگلا جمعہ نہیں آئے گا کہ خواب

---

[1] سعادۃ الدارین، [2] سعادۃ الدارین۔

میں مجھے دیکھ لے گا۔ اور جس نے مجھے دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

الحمدللہ یہ مجرب ہے۔

۵۰۔ الشیخ محمد حقی آفندی النازلی اپنی کتاب خزینۃ الاسرار میں فرماتے ہیں۔ میرے شیخ المصطفیٰ الھندی نے ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ میں مدرسہ محمودیہ میں مجھے سند بیان کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے ان سے انکشافِ علم، قُربِ الٰہی اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی کے لیے خصائص و اذکار کے لیے التماس کی۔ آپ نے مجھے آیۃ الکرسی اور یہ درُود شریف بتایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ... اور فرمایا اگر اس کو ہمیشہ پڑھتے رہو گے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علوم و معارف حاصل کرو گے یہاں تک کہ تم روحانی طور پر تربیتِ محمدیہ میں ہو گے۔

اور فرمایا یہ مجرب ہے۔ فلاں، فلاں اور بہت سوں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

میں نے رات کے شروع میں یہ درُود شریف پڑھنا شروع کیا۔ سو مرتبہ پڑھا تو خواب میں جناب سرورِ کائنات علیہ اطیب التحیات واکمل الصلوات کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے لیے شفاعت ہے۔ تیرے والدین اور بھائیوں کے لیے شفاعت ہے پھر میں نے اللہ کی طرف سے قوت و طاقت پائی۔

جیسا کہ شیخ قدس سرہٗ نے ذکر فرمایا۔

پھر میں نے یہ درود شریف بہت سے بھائیوں کو بتایا جنہوں نے اسے معمول بنا لیا انہوں نے ایسے عجیب اسرار پائے جو میں نہ پا سکا۔ اور ان میں بہت سے ایسے اسرار و معارف ہیں۔ آپ کے لیے اشارہ ہی کافی ہے

یہ عجیب صیغہ ہے۔ اس کے بہت معارف و اسرار اور انوار ہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا بعض اہلِ محبت نے مجھ سے بتانے کا مطالبہ کیا تو میں نے ان کو بتا دیا۔ انہوں نے پڑھا اور دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تعریف و حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے انہیں اور ہمیں اس کی توفیق ارزانی فرمائی۔

۵۱۔ سیّد احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ مفتی مکہ مکرمہ اپنے مجموعہ جس میں انہوں نے تمام درود جمع کیے ہیں، فرماتے ہیں۔ یقیناً بہت اعلیٰ صیغے ہیں جن کو بہت سے عارفین نے ذکر فرمایا ہے۔ جس نے جمعہ کی رات کو ان پر مداومت اختیار کی خواہ ایک ہی مرتبہ ہو، تو موت کے وقت اور قبر میں داخل ہوتے وقت اس کی روح کے لیے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی روح کی مثال منکشف ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے لحد میں اتارتے ہیں۔

فرمایا (مفتی سیّد احمد دحلان) بعض عارفین کا قول ہے۔ اس پر دوام حاصل کرنے والے کو چاہیئے کہ ہر رات دس مرتبہ اور جمعہ کی رات سو مرتبہ پڑھے یہاں تک کہ اس عظیم فضیلت و بھلائی سے سرفراز ہو جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ، اَلْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

الشیخ الصادی اور شیخ الامیر نے امام سیوطی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنّف) اس فائدہ کو جناب حسن محمد فدعق نے الفوائد الحسان ص۲۶ پر ان الفاظ کے بعد اس کا اضافہ کیا ہے۔ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ۔

۵۲۔ الشیخ الصاوی شرح ورد الدردیری میں فرماتے ہیں۔ کہ ہزار مرتبہ درود ابراہیمی پڑھنے سے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ضرور ہو جاتی ہے۔

ہمارے شیخ عدوی دلائل الخیرات کی شرح میں کسی عارف کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ صیغہ تشہد جس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے، پیر یا جمعہ کی رات کو ہزار مرتبہ پڑھنا جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا موجب ہے۔ ... الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۵۳۔ الشیخ السنوسی نے بھی فرمایا ہے۔ جو شخص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا آرزومند ہے، سونے سے قبل غسل کرے، دو رکعت پڑھے۔ جب سلام پھیرے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی عَظَمَتِكَ وَعَلٰی مُلْكِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ رِضْوَانِكَ۔ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا یَنْبَغِیْ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَالِكَ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مُدَاوَمَةِ إِحْسَانِكَ۔ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ تُنْزِلُ بِهِ الْمَطَرَ وَالرَّحْمَةَ عَلٰی مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ۔ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ إِلٰهُنَا وَأَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ أَسْئَلُكَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مَا دَعَوْتُكَ بِهٖ أَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ هٰذَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَاءَ نَفْسِهٖ

وَزِنَةَ عَرْشِهٖ . . . وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ .[1] . .

۵۴۔ امام شعرانی اپنے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ جو آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو سادات، اولیاء اور اقطاب کی محبت کے ساتھ شب و روز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے۔ وگرنہ رویت کا دروازہ اس پر بند ہے ـــــ کیونکہ یہی (سادات، اولیاء اور اقطاب) لوگوں کے سردار ہیں۔ ہمارا رب ان کی ناراضی سے ناراض ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی۔

۵۵۔ دمیری نے حیاۃ الحیوان عند الکلام علی الانسان میں شیخ شہاب الدین احمد البولی کی کتاب سر الاسرار سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔ جس نے جمعۃ المبارک کو طہارت کاملہ کے ساتھ کسی کارڈ پر محمد رسول اللہ لکھا اور اپنے ساتھ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو طاعت کی قوت برکت پر مدد عطا فرمائے گا۔ شیطانی وساوس سے محفوظ فرمائے گا۔ روزانہ طلوع آفتاب کے وقت اس کارڈ کی طرف دیکھنے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے کثرت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ . . . یہ ایک لطیف راز ہے . . . مجرب ہے۔[2]

۵۶۔ میں نے ان کے مجموعہ میں رویت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے درود دیکھا۔ جو شخص سراپا حسن و زیبائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ . . . دو رکعت ادا کرے ـــــ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ اور پچیس مرتبہ والضحیٰ اور پچیس مرتبہ الم نشرح پڑھے پھر سوتے تک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش

[1] سعادۃ الدارین۔ [2] سعادۃ الدارین۔

کرتا رہے ـــــ یہ مجرب ہے۔ (مصنّف) [1]

۵۷۔ الشیخ یوسف النبہانی سعادۃ الدارین صفحہ ۴۹۳ میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے نقشے کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا خواب میں زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مفید ہے جیسا کہ الشہاب احمد المقری نے اپنی کتاب فتح المتعال فی مدح النعال میں ذکر فرمایا ہے۔ ان کی عبارت (ترجمہ) یہ ہے۔ نقش نعل مبارک کے خواص میں سے ہے۔ جیسے بعض ائمہ نے اس کی برکت و سعادت میں مجرب ہونے کے بارے میں فرمایا۔ جس نے ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھا، اسے مخلوق میں قبول تام اور پذیرائی ملے گی۔ . . . وہ جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا، یا خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لے گا۔

اس نعل مبارک کی تصویر علامہ نبہانی کی جواہر البحار میں بنا دی گئی ہے اور سیدی محمد بن علوی المالکی کی الذخائر المحمدیہ میں بھی ہے۔ (مصنف)

۵۸۔ علامہ نبہانی نے سعادۃ الدارین ۴۹۲ میں ذکر فرمایا ہے جو آدمی خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزومند ہے، اگر اس سے زیادہ کرے ـــــ تو بیداری میں بھی ہوگی جیسا کہ بعض عارفین کے کلام سے معلوم ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعمیل کرے اور منہیات سے باز رہے، شوق، محبت اور کثرت ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع پر مواظبت اختیار کرے۔ آپ پر درود بھیجے۔ مدائح نبویہ پڑھتا رہے۔ آپ کی صورت شریفہ اگر اس سے

[1] سعادۃ الدارین

سے پہلے اسے خواب میں زیارت ہو چکی ہو تو اس نوبہار کو پیشِ نظر رکھے گر نہ جو شمائل طیبہ میں وارد ہے وہی کافی ہے۔ اور اگر پہلے زیارت ہو چکی ہے حجرہ شریف کو سامنے رکھے۔ گویا آپ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہیں ـــــ یہ سیّدی عبدالکریم الجیلی کی کتاب الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔

مَیں آپ کو ہمیشہ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رُخِ انور پیشِ نظر رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بسعی وکوشش مستحضر کریں۔ تو رُوحِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریب پائیں گے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے سامنے ہوں گے۔ آپ زیارت سے شاد کام ہونگے، گفتگو کریں گے اور مخاطب ہوں گے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جواب مرحمت فرمائیں گے۔ گفتگو فرمائیں گے، تو ان شاء اللہ آپ صحابہ کے درجہ کو پہنچ جائیں گے اور ان سے مل جائیں گے[2]۔

میری گذارش ہے ـــــ کہ گفتگو اور سامنے جلوہ گر ہونے کے اعتبار سے صحابہ کے درجہ کو پہنچیں گے نہ کہ کامل صحابہ کے درجہ کو۔۔۔۔۔ جیسا کہ مجھے میرے ایک محترم بزرگ نے بتایا۔ واللہ اعلم۔

۵۹۔ سعادۃ الدارین[1] میں فرماتے ہیں۔ خواب میں جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے سترہ مرتبہ الصمدیہ اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ الْأَنْوَارِ الَّذِيْ هُوَ عَيْنُكَ لَاغَيْرُكَ

---

[1] سعادۃ الدارین۔ [2] جیسے وہ زیارت سے شاد کام ہوتے تھے اور ہمکلام ہوتے تھے یہ خواب میں زیارت وگفتگو ہے اور وہ عالم ظاہر میں کہ سید کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے جلوہ افروز ہوتے تھے۔ اس لیے صحابہ کرام کے مقام بلند تک رسائی ناممکن و محال ہے۔ (مترجم)

أَنْ تُرِيَنِيْ وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ عِنْدَكَ ۔۔۔ آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے تمام نُوروں کے نُور کا سوالی ہوں۔ جو تیرا ہی ہے، غیر نہیں کہ تُو مجھے اپنے نبی جناب مُحمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا رُخِ انور دکھا دے جیسا کہ وہ تیری بارگاہ میں ہے۔

جس نے سونے سے قبل اسے پڑھا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوگا جیسا کہ مجھے اس کے بارے میں الشیخ عبدالکریم القاری القادری الدمشقی نے گزشتہ سال بتایا جب وہ ۱۳۱۷ھ میں حج کے لیے جاتے ہوئے بیروت آئے۔ یہ بزرگوں کے نیک سیرت نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کے بزرگوں برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین۔ الحمد للہ یہ مجرّب ہے۔ (مصنّف)

۶۰۔ یہ وظیفہ درُود پاک حضرت الشیخ الفاضل جناب ابوالقاسم محمد خیر کا ہے۔ مجھے عبدالمجید شقیر نے اس وقت مرحمت فرمایا جب وہ مدینہ منوّرہ حاضر ہُوئے۔ زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے ۱۵۵ مرتبہ پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْأَنَامِ صَلَاةً تُبَلِّغُنَا بِهَا رُؤْيَتَهٗ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْأَعْلَامِ صَلَاةً عَالِيَةً مُسْتَمِرَّةً عَلَى الدَّوَامِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

۶۱۔ خواب میں جناب سید السادات، فخرِ موجودات آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے سیدنا الشیخ ابوبکر بن سالم کا یہ مشہور صیغہ مجربات میں سے ہے۔

اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ، دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ، جِسْمُہٗ مُعَطَّرٌ مُنَوَّرٌ، مَنِ اسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَوْضُوْعٌ عَلَى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ، شَمْسُ الضُّحٰی بَدْرُ الدُّجٰی، نُوْرُ الْھُدٰی مِصْبَاحُ الظُّلَمِ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَشَفِیْعُ الثَّقَلَیْنِ أَبِی الْقَاسِمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ، مَحْبُوْبٌ عِنْدَ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ یَا أَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ لِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا . . .

بدر السعادۃ میں مذکور ہے کہ ضروریات کی بجا آوری اور حاجت براری کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھیں۔

۶۲۔ کتاب وسیلۃ العباد الٰی زاد المعاد، غوث العباد سیدی عبداللہ بن علوی الحداد کے مجموعہ اوراد و وظائف کے صفحہ ۹۶ پر ہے۔ مشہور سیفی دعا کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔ اس کو آپ نے ۲۸ شعبان ۱۱۲۷ھ بروز بدھ ظہر کی اذان کے بعد اقامت سے قبل لکھوایا۔ اور فرمایا۔

اس دُعا کی ہر کسی کو اجازت نہیں۔ جب صادق اسے پڑھے گا تو وہ تاجدارِ کائنات جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کر پائے گا اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ بِمَا أَوْدَعْتَ ھٰذَا الدُّعَاءَ الْمُبَارَکَ مِنْ مَخْزُوْنِ أَنْوَارِکَ۔ وَمَکْنُوْنِ أَسْرَارِکَ اَنْ تَغْمِسَنِیْ فِیْ بَحْرِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَأَنْ تُمَلِّکَنِیْ زِمَامَ الْفَضْلِ

وَالنِّعَمِ حَتّٰی تَنْقَادَ لِیْ صِعَابُ الْأُمُوْرِ۔ وَیَنْکَشِفَ لِیْ مِنْ عَجَائِبِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ کُلَّ نُوْرٍ۔ وَأَسْئَلُکَ أَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَأَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ ھٰذَا الدُّعَاءِ وَالْأَسْمَاءِ وَأَنْ تَجْمَعَ شَمْلِیْ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَأَنْ تَرْفَعَنِیْ بِہٖ مِنَ الْمُلْکِ إِلَی الْمَلَکُوْتِ۔ وَمِنَ الْعِزَّۃِ إِلَی الْجَبَرُوْتِ۔ فَأَحْیَا بِرُؤْیَۃِ کَمَالِ جَلَالِکَ وَاحْشُرْنِیْ مَعَ الَّذِیْنَ أَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ أُولٰئِکَ رَفِیْقًا۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا۔

۶۳۔ جس نے ۱۲۰۰۰ (بارہ ہزار) مرتبہ لَآ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پڑھا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوگا۔

۶۴۔ جس نے یہ مبارک صیغہ پڑھا وہ خواب میں جناب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ عَدَدَ مَا یَکُوْنُ وَمَا قَدْ کَانَ۔

۶۵۔ السید عبدالرحمٰن الرفاعی نے مجھے بتایا۔ انہیں ایک بزرگ نے بتایا جو خواب میں جناب سرورِ کائنات علیہ اطیب التحیات واکمل الصلوات کی زیارت کرنا چاہتا ہے، وہ سورہ طٰہٰ کی ابتدائی آیات پڑھے۔ بعد ازاں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود بھیجے۔

۶۶۔ مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ الشیخ یوسف النبہانی نے خواب میں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح دیکھنے کا ارادہ کیا جس طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ ہوتے تھے۔ آپ نے تین ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اور خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شادکام ہوئے۔

فرماتے ہیں۔ مَیں نے جو انوار دیکھے ہیں ان کو اگر بیان کرنا چاہوں تو نہیں کرسکتا اور مَیں نے کہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

اس سے عیاں ہے کہ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے صدق واخلاص سے سورۂ اخلاص اور حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا مفید ہے۔

۶۷۔ حضور سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے یہ صیغہ بڑے مجربات سے ہے۔ یہ جناب الفاضل البرکۃ بقیۃ السلف قدوۃ الخلف جناب عبدالقادر بن احمد السقاف کا ہے۔ ایک بزرگ نے آپ سے یہ صیغہ مدینہ منورہ میں طلب کیا وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ فِی الْقَرِیْبِ یَا مُجِیْبُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ بَابُکَ الْاَعْظَمُ وَصِرَاطُکَ الْاَقْوَمُ۔ وَلَا طَرِیْقَ اِلَّا مِنَ الْبَابِ۔ وَلَا دُخُوْلَ اِلَّا بِوَاسِطَتِہٖ یَا وَھَّابُ۔ اَدْخِلْنِیْ عَلَیْکَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ۔ وَشَرِّفْنِیْ بِکَشْفِ الْحِجَابِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُحْرِمْنِیْ مِنْ رُؤْیَتِہٖ وَلَا مِنَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِہٖ وَلَا مِنَ الدُّخُوْلِ فِیْ بَرَکَتِہٖ۔ وَلَا مِنْ اِلْتِمَاسِ رِعَایَتِہٖ۔ اِجْعَلْنِیْ اَللّٰھُمَّ دَائِمًا تَحْتَ نَظْرِہٖ وَاجْعَلْنِیْ مِنْہُ قَرِیْبًا یَا مُجِیْبُ یَا مُجِیْبُ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

... الحمدللہ یہ مجرب ہے (مصنف)

یہ وظیفہ مجھے سیدی شہابُ الدین بن علی المشہور نے عنایت فرمایا اور یہ سیّدی الحبیب عبدالقادر بن احمد السقاف کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ یہ ورقہ ہمارے پاس ہے۔

۶۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَسَنَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

یہ وظیفہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زیارت کے لیے مفید ہے۔ یہ الشیخ محمد باخبیرہ کا ہے۔ انہوں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے لیا ہے اور ہم نے یہ السیّد شہاب الدین بن علی المشہور سے لیا ہے۔ ان کو الشیخ محمد باخبیرہ نے اس کی اجازت دی۔ اور انہوں نے ہمیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی جس طرح ان کے شیخ نے انہیں مرحمت فرمائی — وللہ الحمد والمنہ —

... الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۶۹۔ یہ وظیفہ بھی خواب میں جناب سیدالوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کی زیارت کے لیے مفید ہے جیسا کہ ہمارے شیخ وامام الحبیب العالم، العلامہ احمد مشہور الحداد نے ہمیں بتایا — وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ وَسَیِّدِ الْاَکْوَانِ، وَالْحَاضِرِ مَعَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ وَّمَکَانٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ... دس سے سو مرتبہ پڑھے۔

۷۰۔ حضور سرورِ کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے فوائد عظیمہ میں سے یہ ہے کہ ماضی وحاضر میں دلائل الخیرات پڑھنے پر مداومت اختیار

کرنے پر مجھے بہت مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اس سے قبل مجھے والدِ محترم نے اس کے پڑھنے کا شوق دلایا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا ــــ جو اس میں انوار و اسرار اور خیرات و نفحات ہیں، ان تک کوئی بھی واصل اس (دلائل الخیرات) کے بغیر نہیں پہنچا ــــ مقصد خلوص اور سچی نیّت ہو۔ اور اللہ توفیق دینے والا اور سیدھے راستے پر گامزن فرمانے والا ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَلِيْلِ الْخَيْرَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ . . .

جب ہم شمالِ صومالیہ میں تھے۔ ہمارے ہاں جامعہ الازہر کے مبعوث شیخ عبد المنصف محمود عبد الفتاح تھے۔ وہ بڑے نیک تھے۔ جب اپنے وطن مصر جانے کا وقت قریب آیا ــــ مجھ سے فرمایا ــــ میں آپ کو دلائل الخیرات پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ کوئی واصل اس کے بغیر منزل رسا نہیں ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ . . .

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنّف)

۷۱۔ سیّدی الحبیب العلامہ سالم بن عبد اللہ الشاطری نے مجھے بتایا جس نے سیّدی احمد البدوی قدس اللہ سرہٗ کے صیغہ مبارکہ کو فجر سے پہلے سو مرتبہ پڑھنے پر مداومت اختیار کی ــــ تو حاجت براری اور رویت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مجرب ہے ــــ اور وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْأَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ وَمَعْدِنِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَخَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ

صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْأَصْلِيَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِيَّةِ۔ وَالرُّتَبِ الْعَلِيَّةِ مَنِ انْدَرَجَ النَّبِيُّوْنَ تَحْتَ لِوَائِهٖ۔ فَهُمْ مِنْهُ وَاِلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ۔ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ اِلٰى يَوْمِ تُبْعَثُ مَنْ اَفْنَيْتَ ۔ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۷۲۔ خواب میں جناب سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے عظیم مجربات میں سے وہ عظیم صیغہ مبارک ہے جو جناب سید القطب احمد بن ادریس المغربی کی طرف منسوب ہے اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ وَقَامَتْ بِهٖ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِی الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ۔ وَعَلٰى اٰلِ نَبِيِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ . . . صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ۔ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا يَقْظَةً وَّمَنَامًا۔ وَاجْعَلْهُ يَا رَبِّ رُوْحًا لِذَاتِیْ مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ فِی الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ يَا عَظِيْمُ۔ [1]

۷۳۔ سیّدی العالم العلامہ الحبیب زین بن ابراہیم نے مجھے بتایا ــــ فرمایا جس

[1] منح العبادۃ لاھل السلوک والارادۃ: ۳۴۴

نے المضریۃ پڑھنے پر مداومت اختیار کی وہ خواب میں جمالِ جہاں آرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طلعتِ زیبا کی زیارت سے سرفراز ہوگا ـــــ ان کے علاوہ بھی کسی ایک شخص نے بتایا کہ اس نے المضریہ پڑھنے پر دوام اختیار کیا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے بہرہ یاب ہوا۔

ہمارے اور والدِ محترم کے شیخ جناب عمر بن احمد بن سمیط نفعنا اللہ بہٖ ... فرماتے ہیں ـــــ جس نے بُردہ اور مضریہ پڑھنے پر مداومت اختیار کی وہ خواب میں جناب رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے سعادت اندوز ہوگا ـــــ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم ...

جناب رسُول امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک محب وعاشق، الشیخ نُور بن احمد صابر کی زیارت کے لیے ساحل سمندر پر پرواہ جا رہے تھے۔ وہ یہ قصیدہ مضریہ پڑھ رہے تھے۔ جب اس شعر پر پہنچے۔

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُخْتَارِ مَا طَلَعَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَمَا قَدْ شَعْشَعَ الْقَمَرُ

پھر جب سیّدنا محمد مصطفٰے المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر دن کے آفتاب اور چاند کے چمکنے تک درُود ہو۔

تو مشرق ومغرب کے انوار ان کے لیے روشن ہوگئے۔ یہاں تک کہ وہ چل نہ سکے اور کچھ دیر رُک گئے۔ اس کے بعد چلے ـــــ اس نُورِ امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے وابستہ رہنے والوں کو مبارک! والحمد للہ ربّ العالمین۔

۷۴۔ میں فاضل مکرم جناب ابوبکر بن علی المشہور کے ساتھ تھا ـــــ اور وہ شب

شبِ سعادت ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ جمعہ کی رات تھی ـــــ میں نے ان سے عرض کی ـــــ میں آپ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درُود بھیجنے کا ایسا صیغہ چاہتا ہوں جو آپ کو بہت اچھا لگتا ہے۔ آپ مجھے اس کے پڑھنے کا حکم فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ میرے مطلوب سے نواز دے اور میرے محبُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے ہمکنار فرمائے۔

آپ نے مجھے فرمایا ـــــ میں نے ایک مرتبہ والد گرامی کو بتایا ـــــ انہوں نے مجھے فرمایا ـــــ یہ صیغہ مبارکہ پڑھا کرو۔ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے مجرب ہے ـــــ صیغہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۷۵۔ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ مسکین پر احسان وکرم فرمایا۔ اپنی کتاب نفحات الفوز والقبول فی الصلاۃ والسلام علیٰ سیّدنا رسُول صلی اللہ تعالیٰ عَلیہ وسلم ـــــ کہ اس نے اس کتاب میں درُود کے دو ہزار صیغے حروف تہجی کے اعتبار سے نثر میں جمع کیے ـــــ ہم یہ کتاب صرف چند احباب کو ہی پیش کر سکے ہیں کیونکہ یہ مخطُوط ہے ـــــ الحمد للہ جب بھی اہلِ محبت نے اسے پڑھا ہے ـــــ اور اس کتاب کو مکمل کیا ہے وہ خواب میں سیّد الاحباب جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوا ہے۔ اس کتاب کے فضائل وبرکات بہت زیادہ ہیں۔ اس کی تالیف کی بھی عجیب ہی داستان ہے۔ ریشم میں

---

[1] مخ العبادۃ لاھل السلوک والإرادۃ۔

لکھی ہوئی ہے۔ یہ چند کلمات تو بس بارگاہِ اقدس جناب مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے عشاق اور شیدائیوں کے شوق و رغبت کے پیشِ نظر تحریر کر دیے ہیں۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے

۷۶۔ جناب عبداللہ بن ہادی الھدار کی کتاب اجازات وحکائیات صفحہ ۸ پر ہے۔ درود جیلانی کی محترم علی بن سالم بن شیخ احمد کی اجازت . . . آغاز یوں ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الدُّرِّ الْاَزْھَرِ، وَالْیَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ۔ وَ نُوْرِ اللّٰہِ الْاَظْھَرِ۔ وَ سِرِّ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ۔

زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے پندرہ مرتبہ پڑھے۔ پھر پانچ مرتبہ تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ) پھر پانچ مرتبہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَرِنَا وَجْہَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَالًا وَّ مَاٰلًا یَقْظَۃً وَ مَنَامًا . . .

اے اللہ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل کے صدقے ہمیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخ انور کی حالاً و مآلاً (موجودہ اور بعد میں) جاگتے سوتے زیارت سے نواز۔

۷۷۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے صاحب بردہ الامام محمد البوصیری رضی اللہ عنہ کے شعر کی بھی اجازت فرمائی۔

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

رات کے وقت ہاں مجھے اس محبوب کا خیال آیا۔ اس نے مجھے بے چین کر دیا اور شب بھر بیدار رکھا اور محبت غم فراق کیساتھ لذتوں میں آڑے آتی ہے۔ اس کو بار بار پڑھتا رہے یہاں تک کہ نیند آجائے۔

اس کے بارے میں مجھے میرے بھائی الحاج عمر محمد عبداللہ شداد رحمہ اللہ نے بتایا جیسا کہ ہمارے والدِ محترم الامام الشیخ عبداللہ شداد رضی اللہ تعالٰے عنہ نے انہیں بتایا۔ (مُصنف)

۷۸۔ یہ بھی السید علی عبداللہ بن ہادی الھدار کے مکاتبات واجازات صفحہ ۱۱ سے لیا گیا ہے۔ جناب نبی کائنات علیہ افضل الصلوٰت وازکی التسلیمات کی رؤیت کا نسخہ۔

آپ وضو کریں، پاک بستر پہ آئیں —— جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے دو رکعت اللہ تعالٰی کے لیے پڑھیں اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم پہ یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ اسی مرتبہ پڑھیں اور اسی مرتبہ سورہ کوثر پڑھیں۔

۷۹۔ یہ نُسخہ بھی اسی کتاب میں مذکور ہے۔ السید الحبیب العارف باللہ احمد بن محمد الکاف رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس کی اجازت ہے۔

جمعہ کی رات ہزار مرتبہ سُورہ کوثر۔ ہر دفعہ پڑھنے کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھیں۔

ہم نے سورہ کوثر کا وظیفہ اس کتاب کے نسخہ آٹھ میں ذکر کر دیا ہے۔ اس میں یہاں ہر دفعہ کوثر پڑھنے کے بعد درود پاک کا اضافہ ہے۔ (مُصنف)

۸۰۔ سیدی یُوسف نبہانی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی کتاب سعادۃ الدارین میں ذکر کرتے

ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ درود پاک خواب میں جنابِ سرورِ کائنات علیہ اطیب التحیات و اجمل التسلیمات کی زیارت کے لیے مفید ہے۔ اس کے اور بھی فوائد ہیں۔ اپنے مقام پر ذکر کیے جائیں گے۔ درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ قَدْرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

—— آخر تک —— ہزار مرتبہ پڑھا جائے۔

۸۱۔ جناب ابوبکر بن علی المشہور اپنی کتاب قبسات النور فی ترجمۃ الحبیب علی المشہور (اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے) صفحہ ۳۶۳ میں فرماتے ہیں۔

سید (الشریف) طیفور خواب میں جناب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔ فرماتے ہیں . . . پھر اس کے بعد جنابِ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے گفتگو فرمائی۔

فرماتے ہیں — ان کے والد محترم نے انہیں بتایا کہ جب وہ زیارت کے آرزومند ہوتے ہیں تو سونے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پڑھتے ہیں وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

جتنا نشر کرنا ممکن تھا کر دیا ہے۔ میں نے سید طیفور کے الفاظ بدھ کی فجر ۲۱ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ کو قبسات سے لکھے۔

۸۲۔ ہم جناب زین بن ابراہیم کے پاس تھے۔ یمن سے ہمارے پاس السیّد عبدالرحمٰن تشریف لائے اور فرمایا السید حسین بن حامد المحضار نے ہمیں خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے مجرب درود پاک بتایا۔

اس وقت ہم موسمِ حج میں عرفات میں تھے۔ درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَغْفِرُ بِھَا الذُّنُوْبَ وَ تُسَھِّلَ بِھَا الْمَطْلُوْبَ۔ وَ تُصْلِحُ بِھَا الْقُلُوْبَ وَتَنْطَلِقُ بِھَا الْعُصُوْبُ وَتَلِیْنُ بِھَا الصُّعُوْبُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَمَنْ اِلَیْہِ مَنْسُوْبٌ۔ چالیس سے چار سو مرتبہ پڑھا جائے۔

یہ وظیفہ بھی جناب ابوبکر المشہور نے اپنی کتاب قبسات النور فی ترجمہ والدہ الحبیب علی المشہور نے صفحہ ۳۳۹ میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا ہے یہ جناب صالح بن حسن الحامد بن حضرت حامد بن محمد السری کے لیے اجازت ہے —— اور ان سے علی المشہور کو ——

۸۳۔ یہ بھی مشہور ہے کہ جس نے تنبیہ الانام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانامؐ پڑھنے پر مواظبت اختیار کی، وہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ یہ بہت سے صلحا کے نزدیک مجرب ہے —— جب اسے پڑھتے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کمال حضور رہو اور روحانی طور پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہی توجہ مرکوز ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۸۴۔ مفاتیح المفاتیح میں ہے۔ فرماتے ہیں جن مبارک صیغوں سے یہ عظیم مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ سیدنا عبداللہ بن الہاردشی الفاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "کنوز الاسرار فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار وآلہ واصحابہ الابرار" کو مسلسل اور متواتر پڑھنا ہے۔

۸۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کے پیش نظر یہ تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ تکبر و بڑائی اور ریا کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ واقعہ ہمارے ساتھ اس وقت پیش آیا جب ہم مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں

حضرت العلام ولی کامل سیدی احمد مشہور الحداد مدظلہٗ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ (اللہ تعالیٰ ان کی زندگی سے فیض یاب اور ان کی برکات سے نوازے) ان کے پاس ایک نیک نوجوان آیا اور عرض کیا —— حضور! میں خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ کیا پڑھوں؟ جناب احمد نے فرمایا۔ ہمارے صاحبزادے حسن محمد کی تصنیف فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھا کرو۔ اس نے کتاب لی۔ اور اسی رات پڑھ ڈالی۔ فجر کے وقت جب میں حرم شریف آیا تو میں نے نوجوان کو بڑا خوش و خرم دیکھا۔ اس نے بتایا الحمدللہ! آج رات میں نے یہ کتاب پڑھی اور جناب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اس عنایت اور لطف و عطا پر اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بجالایا۔

گذارش ہے نیّت نیک، عزم صادق اور عمل خلوص پر مبنی ہو —— ہر انسان اسی سے سعادت مند اور فیروز بخت بنتا ہے۔ بارگاہ ایزدی میں التجا ہے کہ وہ ہمارے اعمال اپنے لیے خالص بنا دے اور جناب رسول کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی، آپ کے آل و اصحاب کی محبت کا ذریعہ بنا دے۔

اس کتاب کے بہت سے اسرار و معارف ہیں۔ ان شاء اللہ ہم ان کو اپنے مقام پہ ذکر کریں گے، ہر کام میں نیک نیتی ضروری ہے۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ... إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ...

اعمال کا دار و مدار نیّتوں پہ ہے ... ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیّت کی ——

۸۶۔ یہ دُرُود شریف جناب سیّد احمد غالب بن عبدہ بن حسین الحسینی "الدائرہ المحمدیہ" کے ہیں۔ یہ قضائے حاجات، مشکل کشائی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

انہوں نے ہمیں ان کی جناب ابوبکر بن علی المشہور کی موجودگی میں ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ کو اجازت عطا فرمائی۔ یہ دُرُود شریف جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ماخوذ ہے۔ إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ وَأَنْبِيَاءَهٗ وَرُسُلَهٗ وَأَوْلِيَاءَهٗ وَجَمِيْعَ خَلْقِهٖ يُصَلُّوْنَ عَلٰى نُوْرِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۸۷۔ انہی سے یہ بھی ہے۔

انہوں نے بارگاہِ اقدس سے اسم اعظم کے لیے عرض کیا۔ آپ اور وہ جناب امام سیّدنا علی المرتضیٰ کو دیکھ رہے تھے۔ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے فرمایا۔ انہیں دو۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا نُوْرَ النُّوْرِ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّوْرِ ...

۸۸۔ انہی سے یہ بھی ہے۔ یہ وہ دُرُود شریف ہے جس سے فرشتے آغاز کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَ عِلْمُ اللهِ اس کے آخر میں دُرُود ابراہیمی پڑھتے ہیں۔

یہ اہم مہمات کے وقت پڑھنے کے لیے صلاۃ الرسول ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَطِيْفٌ وَمَا أَسْرَعَكَ فِيْ تَفْرِيْجِ الْكُرَبِ عِنْدَ أَوْقَاتِ الشَّدَائِدِ۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف غزوات میں، طائف میں اور غار میں اسے پڑھا ——

یہ دُعائیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ماخوذ ہیں۔

۸۹۔ میں مدینہ منورہ میں سیّدی العلام علوی المالکی دامت برکاتہم العالیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے جناب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے یہ عظیم مجرب نسخہ بتایا۔ یہ مشہور صیغہ جناب ابن مشیش علیہ السلام کا ہے۔ . . اس کی کم از کم تعداد ـــــ سوتے وقت تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ درود پاک کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ مِنْهُ انْشَقَّتِ الْأَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتِ الْأَنْوَارُ، وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ فَأَعْجَزَ الْخَلَائِقَ، وَلَهٗ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ، فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَلَا لَاحِقٌ، فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ مُوْنِقَةٌ وَحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ أَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ مَنُوْطٌ إِذْ لَوْلَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ صَلَاةً تَلِيْقُ مِنْكَ إِلَيْهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّهٗ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ وَحِجَابُكَ الْأَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، اَللّٰهُمَّ أَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهٖ وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهٖ وَعَرِّفْنِيْ إِيَّاهُ مَعْرِفَةً أَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ وَأَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى سَبِيْلِهٖ إِلٰى حَضْرَتِكَ حَمْلًا مَحْفُوْفًا بِنُصْرَتِكَ وَاقْذِفْ بِيْ عَلَى الْبَاطِلِ فَأَدْمَغَهٗ وَزُجَّ بِيْ فِيْ بِحَارِ الْأَحَدِيَّةِ وَانْشُلْنِيْ مِنْ أَوْحَالِ التَّوْحِيْدِ وَأَغْرِقْنِيْ فِيْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ ـــــ حَتّٰى لَا أَرٰى وَلَا أَسْمَعَ وَلَا أَجِدَ وَلَا أُحِسَّ إِلَّا بِهَا فَاجْعَلِ الْحِجَابَ الْأَعْظَمَ حَيَاةَ رُوْحِيْ وَرُوْحَهٗ وَسِرَّ حَقِيْقَتِيْ وَحَقِيْقَتَهٗ جَامِعَ عَوَالِمِيْ بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الْأَوَّلِ يَا

أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ۔ إِسْمَعْ نِدَائِيْ بِمَا سَمِعْتَ بِهٖ نِدَاءَ عَبْدِكَ زَكَرِيَّا وَانْصُرْنِيْ بِكَ لَكَ وَأَيِّدْنِيْ بِكَ لَكَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ۔ (تین مرتبہ)

اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ إِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ إِلٰى مَعَادٍ، رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا (تین مرتبہ)

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا . . . صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ وَرَحْمَتُهٗ وَبَرَكَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ـــــ

الحمد للہ یہ مجرب ہے ـــــ (مُصنف)

۹۰۔ جناب عمر بن العلام السید محمد سالم بن حفیظ۔ فروکش البیضاء نے مجھے بتایا فرماتے ہیں۔ انہیں جناب محمد بن علوی بن شہاب الدین نے بتایا ـــــ وہ ایک عارف سے نقل فرماتے ہیں۔ جس نے اس مبارک وظیفہ کو حرز جاں بنایا اس کے شیخ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہوں گے۔ وہ وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ بِعَدَدِ عِلْمِكَ۔

۹۱۔ یہ نسخہ بھی جناب محمد بن علوی بن شہاب الدین دامت برکاتہم العالیہ کا ہے فرماتے ہیں جو شخص دعوت الی اللہ کے لیے نکلا۔ وہ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوگا۔ ایک دوست نے مجھے بتایا کہ وہ دعوت کے لیے

نکلے اور خواب میں جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔

گذارش ہے بہت سے بزرگ لوگ اپنے ارادت مندوں اور عقیدت کیشوں کو اس کا حکم فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اس نعمت سے نوازتا ہے . . . . یہ بہت مجرب ہے . . . اگر چاہیں تو تجربہ کر لیں . . . اللہ کے فضل سے مُراد بر آئے گی۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے . . . (مصنّف)

۹۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَۃِ اللہِ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا دَائِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ وَالَاہُ۔

جناب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ نے مجھے بتایا کہ ان کے جد امجد جناب سالم بن حفیظ نے یہ دُرُود شریف جناب قطب سیّدی علی بن محمد الحبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حالت میں لیا کہ اس میں کچھ اضافہ تھا جو ہم نے یہاں اس کتاب میں نقل کیا ہے۔ اضافہ یہ ہے۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ وَالَاہُ۔

اصل وہ جو اس کتاب میں ہے ــــ پہلے گزر چکا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَۃِ اللہِ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً وَّسَلَامًا دَائِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

۹۳۔ جناب عمر بن محمد سالم بن حفیظ فرماتے ہیں جس نے بردۃ المدیح پڑھا اور ہر شعر کے بعد مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ . . . پڑھا . . . تو کثرت سے جناب سرور کون و مکان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔

۹۴۔ سیدی ابوبکر بن علی المشہور اپنے جد امجد جناب علوی بن عبدالرحمٰن المشہور کے حالاتِ زندگی میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے سید احمد زینی دحلان سے مکہ مکرمہ ۱۲۹۴ھ میں یہ صیغہ مبارکہ لیا اور آپ نے مسجد حرام میں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

اَللّٰھُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ وَالْطُفْ بِیْ فِیْمَا جَرٰی بِہِ الْمَقَادِیْرُ وَاغْفِرْ لِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِکَ الْوَاسِعَۃِ فِی الدَّارَیْنِ: الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا کَرِیْمُ . . . . .

اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یَا وَھَّابُ" پڑھے [1]

یہ جناب سرورِ کائنات علیہ التحیات والتسلیمات کی خواب میں زیارت کے لیے نہایت ہی مجرب ہے۔ میں نے اسے اس کتاب کے نسخہ ۱۵ میں ذکر کیا ہے۔ یہاں اضافہ ہے اور عمدہ دُعاؤں سے مزین و آراستہ (مصنّف)

۹۵۔ اس عظیم فائدہ کے بارے میں مجھے جناب الفاضل المعمر الحبیب الھدار محمد الھدار مقیم مدینہ منورہ نے بتایا۔ میں خصوصی طور پر مدینہ منورہ آپ کے کاشانہ پر حاضر ہوا کہ ان سے یہ وظیفہ حاصل کروں۔ آپ نے ان کی اجازت مرحمت فرمادی . . . فرماتے ہیں جس نے دُرُودِ عظیمہ جو سیّدی احمد ادریس نفعنا اللہ بہ سے منسوب ہے تیس مرتبہ پڑھا وہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] لوامع النور : ۴۱۸

علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہوگا۔

مجھے (مُصنّف) اس کے بارے میں سیّدی مُحمّد علوی المالکی نے بھی بتایا کہ اسے فجر سے قبل ستّر مرتبہ پڑھنا تو یہ جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی رؤیت کے لیے مفید ہے۔ اس درُود پاک کے الفاظ اس کتاب کے نسخہ ۶۲ میں ذکر کیے جا چکے ہیں۔

براوہ میں مجھے ایک دوست نے بتایا۔ صدق دل سے کوشاں اس وظیفہ مُبارکہ کو سو مرتبہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ اس کے بہت سے اسرار و معارف اور انوار ہیں۔ یہ درست ہے کہ مردانِ خدا کے اپنے اپنے احوال ہوتے ہیں۔

۹۶۔ مجھے سیّدی الھدار محمد الھدار نے مدینہ منورہ میں بتایا... فرماتے ہیں..... جس نے جمعہ کی رات سو مرتبہ صلاۃ الفاتح پڑھا، وہ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ میں نے یہ نسخہ اس کتاب کے نسخہ نمبر ۸۱ میں ذکر کر دیا ہے لیکن وہاں درُود پاک کے ساتھ سورتیں پڑھنے کا اضافہ ہے یہاں کوئی قید اور شرط نہیں ہے... یہ ہے وہ درود شریف۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالْھَادِیْ إِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ ۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے (مصنف)

۹۷۔ جناب سیّدی الھدار مُحمّد الھدار نے طیبہ الطیبہ میں مجھے بتایا۔ کہ جس نے تین مرتبہ یہ وظیفہ پڑھا۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے شادکام ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَتِرْیَاقِ الْأَغْیَارِ ۔ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰی اٰلِ

الْأَطْھَارِ، وَاَصْحَابِہِ الْأَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَأَفْضَالِہٖ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ...

۹۸۔ جناب سیدی الھدار مُحمّد الھدار مذکور نے ہی مجھے بتایا۔ جس نے تین مرتبہ یہ وظیفہ پڑھا وہ خواب میں جناب رحمتِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوگا... اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِکَ وَأُذُنَہٗ مِنْ لَذِیْذِ خِطَابِکَ فَأَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا، مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۔

۹۹۔ جناب سیّدی الھدار مُحمّد الھدار نے ہی مجھے بتایا۔ فرماتے ہیں۔

یہ صیغہ تین مرتبہ پڑھیں۔ رؤیت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بہت مفید ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ أَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِکَ، وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعُرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَأَمَامِ حَضْرَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ، إِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ، بَاقِیَۃً بِبَقَائِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلَاۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِہٖ عَنَّا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ...

۱۰۰۔ یہ نسخہ بھی جناب سیدی الھدار محمد الھدار کی طرف سے ہے۔ فرماتے ہیں یہ درودِ پاک رؤیت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مشکلات کے مداوا کیلئے مجرب ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ أَدْرِکْنِیْ ۔

(سو مرتبہ پڑھا جائے)

۱۰۱۔ جناب حبیب الحدار محمد الحدار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اس درود پاک کو تین مرتبہ پڑھنا زیارت سرورِ عالم و عالمیان، نازشِ کون و مکاں، رحمتِ یزداں، فخرِ ذیشاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مجرب ہے . . . درودِ پاک یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اتَّصَلَتِ الْعُيُوْنُ بِالنَّظَرِ وَ تَزَخْرَفَتِ الْاَرْضُ بِالْمَطَرِ وَحَجَّ حَاجٌّ وَاعْتَمَرَ، وَلَبّٰى وَحَلَقَ وَنَحَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ . . .

۱۰۲۔ اس وظیفہ کے بارے میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

جو اسے پڑھتا ہے جناب نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَ كَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ . . . تین مرتبہ پڑھے — واللہ اعلم۔

۱۰۳۔ یہ نسخہ بھی موصوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہے . . . درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ إِنْعَامِ اللّٰهِ وَ أَفْضَالِهٖ . . تین مرتبہ پڑھے . . . واللہ اعلم . . .

۱۰۴۔ آپ ہی سے ہے۔ یہ بھی سرکارِ دوعالم نورِ مجسم نبی محتشم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ . . .

۱۰۵۔ یہ نسخہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے . . . جزاء الله عنا خيرا . . .

یہ ہے وہ مبارک وظیفہ — خواب میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ . . .

تین مرتبہ پڑھے۔ واللہ اعلم ورسولہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

۱۰۶۔ جناب سیّدی الحدار محمد الحدار فرماتے ہیں۔

خواب میں زیارت جناب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عظیم مجربات میں سے یہ دعا ہے جو دعائے خضر علیہ السلام سے معروف و مشہور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ إِلٰهِيْ بِجَاهِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَجِبْ لَنَا۔

اَللّٰهُمَّ كَمَا لَطُفْتَ فِيْ عَظَمَتِكَ دُوْنَ اللُّطَفَاءِ وَعَلَوْتَ بِعَظَمَتِكَ عَلَى الْعُظَمَاءِ ، وَعَلِمْتَ مَا تَحْتَ أَرْضِكَ كَعِلْمِكَ بِمَا فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَكَانَتْ وَسَاوِسُ الصُّدُوْرِ كَالْعَلَانِيَةِ عِنْدَكَ ، وَعَلَانِيَةُ الْقَوْلِ كَالسِّرِّ فِيْ عِلْمِكَ وَانْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِكَ ، وَخَضَعَ كُلُّ ذِيْ سُلْطَانٍ لِسُلْطَانِكَ ، وَ صَارَ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُلُّهٗ بِيَدِكَ ، إِجْعَلْ لِّيْ مِنْ كُلِّ هَمٍّ

أَصْبَحْتُ أَوْ أَمْسَيْتُ فِيْهِ فَرَجًا وَمَخْرَجًا ، اَللّٰهُمَّ
إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذُنُوْبِيْ ، وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ
وَسِتْرَكَ عَلٰى قَبِيْحِ عَمَلِيْ ، أَطْمَعَنِيْ أَنْ
أَسْأَلَكَ مَالَا أَسْتَوْجِبُهٗ مِنْكَ مِمَّا قَصَّرْتُ فِيْهِ
أَدْعُوْكَ اٰمِنًا وَأَسْأَلُكَ مُسْتَأْنِسًا ، وَأَنَّكَ الْمُحْسِنُ
إِلَيَّ ، وَأَنَا الْمُسِيْءُ إِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ،
تَتَوَدَّدُ إِلَيَّ بِنِعْمَتِكَ وَأَتَبَغَّضُ إِلَيْكَ بِالْمَعَاصِيْ
وَلٰكِنَّ الثِّقَةَ بِكَ حَمَلَتْنِيْ عَلَى الْجُرْاَءَةِ
عَلَيْكَ نَعُدُّ بِفَضْلِكَ وَإِحْسَانِكَ عَلَيَّ إِنَّكَ
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ ۔

۱۰۷۔ جناب سیدی احمد مشہور طٰہٰ الحداد دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں ۔

ایک عقیدتمندان کے پاس آئے ۔ کہا کہ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا آرزومند ہوں ۔ آپ نے انہیں قصیدہ بُردہ کا یہ شعر پڑھنے کے لیے ارشاد فرمایا ۔ شرط یہ لگائی کہ جب بھی یہ شعر پڑھیں دس مرتبہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں نذرانۂ درُود پیش کریں ۔ طالب نے اس حکم کی تعمیل کی پڑھا ، جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درُود بھیجا اور جناب رسُولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہُوا ۔ اس عظیم نوید اور خوشخبری سے شاد کام ہُوا تب سے یہ مبشرات سے ہے ۔ قصیدہ بُردہ کا وہ شعر یہ ہے ۔

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِيْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

مَیں نے یہ وظیفہ اس کتاب میں وظیفہ ۲۲ میں رقم کر دیا ہے ۔ وہاں صرف شعر ہے اور یہاں جناب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ہر وقت شعر پڑھتے وقت دس مرتبہ درُود شریف پیش کرنے کا اضافہ ہے ۔

بعض نے اس کی منفرد خاص تعداد معین کی ہے اور وہ اس شعر کو چالیس مرتبہ پڑھنا ہے ۔ واللہ اعلم ۔ ۔ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

۱۰۸۔ ہم نے کتاب "الصلوٰۃ والبشر فی الصلوٰۃ علیٰ خیر البشر" تالیف الفیروزآبادی صاحب القاموس کے صفحہ ۸۵ سے اس عظیم نسخے کو نقل کیا ہے ۔

حضرت خضر و الیاس علیہما السلام سے مروی ہے ۔ فرماتے ہیں ایک آدمی شام سے جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و اجمل التسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا ۔ اس نے عرض کی ۔ یارسول اللہ ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ آپ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلہٖ وسلم کی زیارت کا آرزومند ہے ۔ ۔ ۔ فرمایا ۔ میرے پاس لاؤ ۔ اس نے عرض کیا اس کی بینائی کمزور ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ۔ اس سے کہو ۔
سات راتیں صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہے وہ خواب میں میرا دیدار کر لے گا ۔ حتیٰ کہ وہ مجھ سے حدیث روایت کر لے گا ۔ اس نے ایسا ہی کیا اور خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کر لی ۔ تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے حدیث روایت کرتے تھے ۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے ۔ (مصنّف)

۱۰۹۔ اِس مقصد عظیم کے لیے ایک عظیم نسخہ اس وظیفہ کو چار سو مرتبہ پڑھنا ہے ۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے (مصنّف) وظیفہ یہ ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ صَلَاۃً نَسْعَدُ بِھَا فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ۔

مجھے یہ وظیفہ ایک بہت بڑے مجمع میں القا ہوا۔ الحمدللہ مراد برآئی۔

۱۱۰۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

اور جناب حبیبِ خدا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار کے لیے یہ وظیفہ بھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَفْتَحُ لَنَا بَابَہٗ وَتُسْمِعُنَا لَذِیْذَ خِطَابِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔ یہ وظیفہ قطبِ ربانی عارفِ صمدانی الاستاذ الشیخ احمد الطیب بن البشیر کا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اسے تین مرتبہ پھر دس اس کے بعد تین سو مرتبہ کل ۳۱۳ مرتبہ۔ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار کے لیے پڑھا جائے۔ یہ بخط عوض عثمان احمد السوڈانی ہے۔ اسے ہمارے فرزند ارجمند حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے اس کی ہمیں اجازت فرمائی ہے۔ ہم اس سے بڑے خوش ہیں۔ انہوں نے فقیر کے بارے میں حسنِ ظن رکھتے ہوئے بڑے تکرار کے بعد مرحمت فرمایا۔ حقیقی آگاہی اللہ ذوالجلال کی طرف سے ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

۱۱۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُشَعْشِعُ فِی الْوُجُوْدِ مَضَرُوْبًا بَعْضُھَا

فِیْ بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ الْاَعْدَادُ۔ وَیُفَاضُ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِکَ الْفَیْضِ وَالْاِمْدَادِ، فَیْضًا عَمِیْمًا یَکْفِیْنَا مَؤُوْنَۃَ الْحَیَاتَیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

یہ وظیفہ خواب میں سراپا حسن وخوبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے ہے۔ دارین کے شدائد کے لیے ہمیں کافی ہے۔ یہ عارف باللہ الشیخ ابراہیم حلمی القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا ہے۔

۱۱۲۔ یہ وظیفہ بھی انہی سے مذکور ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تُشَعْشِعُ وَتُجَدِّدُ بِاِنْفِعَالِ الْمُنْفَعِلَاتِ الْکَوْنِیَّۃِ وَتَتَکَرَّرُ وَتَتَرَدَّدُ بِحَرَکَاتِ الْوُجُوْدِیَّۃِ مَضَرُوْبًا بَعْضُھَا فِیْ بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ الْاَعْدَادُ وَیُفَاضُ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِکَ الْفَیْضِ وَالْاِمْدَادِ فَیْضًا عَمِیْمًا یَاْخُذُ بِاَیْدِیْنَا مِنْ مَّھَامَۃِ الْغَفَلَاتِ اِلٰی رَوْضَاتِ الْاُنْسِ وَالْھِبَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

۱۱۳۔ اور یہ بھی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً مُّشَعْشَعَۃً فِی الْوُجُوْدِ کَتَشَعْشُعِ الشَّمْسِ فِی الطُّلُوْعِ وَالصُّعُوْدِ بِاَنْوَاعِ الضِّیَاءِ الْمَمْدُوْدِ مَضَرُوْبًا بَعْضُھَا فِیْ بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ الْاَعْدَادُ وَیُفَاضُ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِکَ الْفَیْضِ وَالْاِمْدَادِ فَیْضًا عَمِیْمًا تَعُمُّنَا اَنْوَارُہٗ فِیْ جَمِیْعِ جِھَاتِنَا السِّتِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

میں نے یہ تینوں وظائف الشیخ السید محمد یوسف المصری سے حاصل کیے۔ انہوں نے مؤلف سے لیے اور وہ ہیں عارف باللہ الشیخ ابراہیم حلمی القادری۔

جناب السیّد یُوسف المصری نے مجھے اس طرح اجازت دی جیسے انہیں مؤلف نے دی۔ اور یہ ۲۷ رجب ۱۴۰۸ھ کو مدینہ منورہ میں ہُوئی۔ الحمدللہ یہ عظیم مجربات ہیں۔

۱۱۴۔ سیّدی یُوسف النبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سعادۃ الدارین میں سیّدی محمد ابی شعر الشامی کا یہ وظیفہ ہے۔ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خضر علیہ السّلام کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْمَکْتُوْبِ مِنْ نُّوْرِ وَجْھِکَ الْاَعْلَی الْمُؤَبَّدِ الدَّائِمِ الْبَاقِی الْمُخَلَّدِ فِیْ قَلْبِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْوَاحِدِ بِوَحْدَۃِ الْاَحَدِ الْمُتَعَالِیْ عَنْ وَحْدَۃِ الْکَمِّ وَالْعَدَدِ الْمُقَدَّسِ عَنْ کُلِّ اَحَدٍ وَبِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ . . . اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَیَاۃِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ الْاَعْظَمِ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلٰوۃً تُثَبِّتُ فِیْ قَلْبِی الْاِیْمَانَ وَتُحَفِّظُنِی الْقُرْاٰنَ، وَتُفَھِّمُنِیْ مِنْہُ الْاٰیَاتِ، وَتَفْتَحُ لِیْ بِھَا نُوْرَ الْجَنَّاتِ، وَنُوْرَ النَّعِیْمِ، وَنُوْرَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ . . .

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

۱۱۵۔ اسے سو مرتبہ پڑھا جائے۔ خواب میں دیدار مُصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا کے لیے مفید ہے۔ یہ قطب زمانہ جناب علی بن مُحمّد الحبش (نفعنا اللہ بہ) کا وظیفہ ہے۔

الحمدللہ یہ مجرّب ہے (مصنّف)

۱۱۶۔ سیلون سے ہمارے پاس ایک ارادت مند کا خط آیا۔ اس نے مجھ سے یہ نسخہ ذکر کیا ہے۔ اپنے خط میں کہتے ہیں۔ ہم نے السید علی باشیخ بلفقیہ کے خط میں پایا ہے۔ السید العلامہ المحدث سالم بن احمد بن جندان نے مجھے اس کی اجازت فرمائی ہے۔ تین سو مرتبہ اخلاص کے ساتھ فاتحہ پڑھنے، باوضو سونے سے صلحاء میں سے جسے چاہے دیکھ سکتا ہے۔ اور جناب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی زیارت کے لیے زیادہ موزوں اور بہتر ہے۔

۱۱۷۔ ابوالقاسم السبکی اپنی کتاب المولد المعظم میں جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلَّی عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ . . .

جس نے ارواح میں رُوح سیدنا محمّد، جسموں میں آپ کے سراپا اقدس اور قبروں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پہ درود پڑھا۔ وہ خواب میں میری زیارت سے شاد کام ہوگا۔ جس نے میری زیارت کی تو قیامت کو اس کی شفاعت کروں گا۔ جس کی شفاعت کروں گا وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔[1]

۱۱۸۔ جناب احمد عبدالجواد المدنی کی صلاۃ الانوار و سر الاسرار لرویۃ النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے کتاب ہے اور یہ درود خواب میں جناب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے عظیم نسخہ ہے۔

۱۱۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُقْتَفٰی صَلٰوۃً وَسَلَامًا تَجْمَعُنَا بِھِمَا مَعَ

---

[1] سعادۃ الدارین ۴۸۴۔

الْمُصْطَفٰی جَهْرًا وَخَفَا مَعَ الصِّدْقِ وَالْحُبِّ وَالصَّفَاءِ الْأَوْلِيَاءِ وَالْخُلَفَا، وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

خواب میں آقا علیہ السلام کی زیارت کے لیے ازحد مفید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے مجھ پر بھی کرم فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

۱۲۰۔ سیدی یوسف النبہانی کی کتاب الاسمی فی الاسماء میں ہے، فرماتے ہیں:
جو خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہے، دو رکعت پڑھے ان میں جو چاہے پڑھے اور سو مرتبہ یَا نُوْرَ النُّوْرِ، یَا مُدَبِّرَ الْأُمُوْرِ بَلِّغْ عَنِّیْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحِيَّةً وَسَلَامًا۔

عرض ہے اس کے قریب قریب عبارت ہم نے فائدہ نمبر ۱۶ میں ذکر کر دی ہے اور سعادتوں کے اوقات ہوتے ہیں۔

۱۲۱۔ خواب میں دیدار جناب مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے یہ مبارک وظیفہ عظیم مجربات سے ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَلْبِ الْمُنَوَّرِ وَالْجَاهِ الْأَكْبَرِ وَالْكَوْثَرِ صَلَاةً بِهَا كُلُّ عُسْرٍ يَتَيَسَّرُ وَكُلُّ قَلِيْلٍ يَكْثُرُ وَكُلُّ مَكْسُوْرٍ يُجْبَرُ وَكُلُّ ذَنْبٍ يُغْفَرُ وَكُلُّ عَيْبٍ يُسْتَرُ صَلَاةً فِیْ صَلَاةٍ فِیْ صَلَاةٍ عَدَدَ الْمَلَايِيْنَ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنٍ يَتَكَرَّرُ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ (۳۱۳ مرتبہ)
بعض عقیدت کیشوں کے لیے اس میں اشارہ ہے۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ الحمد للہ یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عیاں فرمایا، مجھے اس سے نوازا۔

۱۲۲۔ عالم بیداری اور خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ملنے کے لیے

مجربات سے ہے۔ اس پر عمل کیا جائے جو بدایۃ الہدایہ میں ہے جیسا کہ ہمارے بزرگوں کا طرزِ عمل رہا۔

۱۲۳۔ یہ وہ نسخہ ہے جس سے محب اپنے آقا و محبوب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قریب ہوتا ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ، وَدَلِيْلِ الْمُحْتَارِ وَالْهَادِیْ إِلٰی رِضَا الْغَفَّارِ، صَلَاةً تَخْلَعُ بِهَا عَلَيْنَا خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالْإِقْبَالِ وَالْأَنْوَارِ، وَالْوُصُوْلِ وَالْإِتِّصَالِ وَالْأَسْرَارِ، وَتَكْتُبُنَا بِهَا فِیْ دِيْوَانِ الْأَخْيَارِ، وَتُطِيْلُ بِهَا الْأَعْمَارَ، وَتَجْمَعُنَا بِهَا مَعَ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ، وَالْأَوْلِيَاءِ الْأَبْرَارِ، وَالْأَصْفِيَاءِ الْأَطْهَارِ، بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ فِیْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۲۴۔ ۲۱ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ پیر کی شب میں نے جناب الحاج الشیخ محمد الحبیب سے ملاقات کی۔ آپ نے مجھے ان دعوات ادریسیہ کی اجازت فرمائی۔ ۹۹ مرتبہ قضائے حاجات کے لیے مجرب ہے۔ اور جناب سرور کائنات علیہ اطیب التحیات وازکی الصلوات کے دیدار کے لیے ۴۱ مرتبہ پڑھی جائیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے نے انہیں پڑھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شاد کام ہوا۔ تو یہ ہیں وہ دعائیں۔
يَا غِيَاثِیْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ، وَمُجِيْبِیْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ، وَمَعَاذِیْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَيَا رَجَائِیْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِیْ۔

۱۲۵۔ انہی (الشیخ محمد الحبیب السید) جن کا ذکر ابھی گزرا ہے، کا یہ نسخہ بھی ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ کم از کم پانچ سو مرتبہ

صبح وشام ــــ زیادہ سے زیادہ بائیس ہزار مرتبہ ــــ فرماتے ہیں میں نے اسے پڑھا ــــ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے نوازا۔

اور فرماتے ہیں ہمارے پاس ایک آدمی اسے ہر روز بائیس ہزار مرتبہ پڑھا کرتا تھا اور روزانہ جناب آقا مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی زیارت کرتا تھا۔

آپ نے مجھے اس کی اجازت فرمائی ــ میں نے اسے پڑھا ــــ الحمد للہ مطلوب حاصل ہوا۔ مراد بر آئی۔ (مصنف)

۱۲۶۔ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ پیر کی رات، جدہ میں کچھ ارادت مندوں کے ساتھ جناب سیدی الحبیب عبدالرحمٰن الکاف سے ملا۔ میری ہمراہی میں السید احمد بن صالح الحامد، صاحبزادہ عباس بن الشیخ محمد باشیخ، صاحبزادہ خالد باعباد تھے۔ جب مجلس پر کیف ہوئی تو میں نے جناب عبدالرحمٰن سے خواب میں جناب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے لیے بزرگوں میں مروجہ اجازت طلب کی ــــ اور فرمایا میں مدینہ منورہ میں تھا۔ ایک رات میں نے ایک شخص کو گفتگو کرتے ہوئے سنا اور اسے دیکھ نہ پایا ــــ اس نے مجھ سے کہا ــــ کیا کوئی نوید اور خوشخبری ملی ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اس نے مجھ سے کہا ــــ دو سو مرتبہ پڑھیں أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ــــ اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں۔

محترم جناب عباس نے عرض کیا، کیا اس میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اضافہ کر دیا جائے؟ فرمایا۔ اگر پڑھیں تو بہت اچھا ہے۔ میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور الحمد للہ زیارت سے شادکام ہوا۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ۔ . . (مُصنّف)

۱۲۷۔ مدینہ منورہ میں ہمارے برادرِ محترم، الشیخ الحاج مارالعیون محمّد بویا سے ملے۔ انہوں نے اپنے جد امجد کی کتاب سے اس مبارک وظیفہ کی اجازت فرمائی۔ کتاب کا عنوان ہے "الستر الدائم للمذنب الهائم"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ أَسْرَارِكَ وَمَنْبَعِ أَنْوَارِكَ الدَّالِ إِلٰى حَضْرَةِ ذَاتِكَ صَلَاةً تَرْضَاهَا مِنَّا لَهٗ مَا دَامَ مُوْسٰى نَجِيًّا وَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلًا وَ مُحَمَّدٌ حَبِيْبًا

. . . . صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۲۸۔ حضور سیدنا خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے مجربات میں سے ہماری کتاب "الفتح التام للخاص والعام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام" پڑھنے پر مداومت کرے۔ اس کے ساتھ مقصود حاصل ہوا اور بہت کچھ ملا ــ تجربہ کر لو ــ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سعادت سے بہرہ ور ہوں گے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

۱۲۹۔ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ پیر کی رات میں نیند اور بیداری (اونگھ) کی کیفیت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم وظیفہ میرے دل پہ الہام ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَأَرِنِيْ وَجْهَهُ الصَّبِيْحَ فِي الْجَمَالِ۔

اللہ تعالیٰ نے مطلوب سے نوازا ــــ اس کی تعداد ۱۰۰ مرتبہ ہے۔ انتہائی تعداد ۹۹۹ ہے جیسا کہ مجھے کہا گیا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۳۰۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ الْمَعَارِفِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ حَسَنَاتِ كُلِّ عَارِفٍ وَّغَارِفٍ ۔

کتاب (سر الاسرار والصلوات الطیبہ) تالیف الشیخ احمد الطیب بن البشر صفحہ ۵۶ میں ہے:

جس نے اس درود پاک پر مواظبت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ اسے آسانی دیگا بصیرت کھول دے گا، اور روشن کرنے والی ہستی جمالِ جہاں آرا، آقائے کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کثرت سے ملاقات ہوگی۔

الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۳۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فِى الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ فِيْ خَيْرٍ وَّلُطْفٍ وَّعَافِيَةٍ ۔

مجھے سیّدی شہابُ الدین بن علی المشہور نے اس نسخہ سے نوازا۔ یہ ان مطالب ومقاصد کے لیے بہت مجرب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ معین ومددگار ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۔

۱۳۲۔ ان عمدہ مقاصد ومطالب کے لیے یہ بہت مجرّب وظیفہ ہے جس کی ہمیں جناب عبدالرحمٰن بن احمد بن عبداللہ الکاف نے اجازت فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ بِعَدَدِ نِعَمِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَأَفْضَالِهٖ ۔

یہ مجرب ہے (مصنف)

۱۳۳۔ صیغہ شجرۃ الاصل النورنیۃ کو آخر تک پڑھا جائے۔ یہ سیدی احمد البدوی ابوفراج کا ہے۔ یہ درود پاک قضائے حاجات اور اہم امور کے لیے مجرب ہے

جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے مسلسل تین روز نمازِ فجر کے بعد کسی طرح کی گفتگو کیے بغیر سو مرتبہ پڑھے۔ ضرورت پوری ہوگی۔ اگر پہاڑ کو بھی اپنے مقام اور جگہ سے ہٹانا چاہے تو اللہ کے حکم سے اس کی برکت سے وہ بھی ہٹ جائے گا۔ جب سرورِ کائنات، آقائے کل، فخرِ رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزومند ہو تو سوتے وقت دو رکعت ادا کرنے کے بعد پڑھے ــــ اور وضو تازہ ہو ــــ اگر غسل کرلے تو افضل ہے۔ لباس پاک ہو، بستر پاک ہو، قبلہ رُخ دائیں پہلو لیٹے ہوئے سو مرتبہ پڑھے ــــ پڑھنے کے بعد کہے۔

يَا مُحْسِنُ، يَا مُجْمِلُ أَرِنِيْ وَجْهَ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (اے محسن، اے مجمل! مجھے اپنے نبی جناب محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے رُخِ انور کی زیارت سے نواز دے)۔

۱۳۴۔ بیداری میں جناب رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ــــ جمعہ کی شب تقریباً ہزار مرتبہ یہ درُود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ جَمِيْعَ أَذْكَارِ الذَّاكِرِيْنَ وَجَمِيْعَ صَلَوَاتِ الْمُصَلِّيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ جَمِيْعَ الْأَذْكَارِ لِذِكْرِيْ وَجَمِيْعَ الصَّلَوَاتِ لِصَلَاتِيْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ الْكَامِلِيْنَ ۔

جناب زین بن سمیط کی طرف سے اس کی اجازت ہے اور انہیں مصر کے الشیخ تیجانی عبدالحمید تیجانی سے اجازت مرحمت ہوئی۔ ۲۷ رمضان المبارک، ۱۴۰۷ھ

۱۳۵۔ جب میں شام میں حلب کی مسجد الاربعین میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ وظیفہ درُود مجھ پر منکشف فرمایا۔ امام مسجد نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے درُود پاک کا تقاضا کیا۔ میں نے الشیخ عبداللہ رمضان

کو یہ لکھوا دیا۔ یہ وظیفہ بھی اس عظیم مقصد کے لیے بہت ہی مجرّب ہے۔
وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طُوْرِ التَّجَلِّیْ۔ وَنُوْرِ الْجُزْئِیِّ وَالْکُلِّیِّ، صَلَاۃً دَائِمَۃً تَمُنُّ بِھَا عَلَیْنَا بِالْفَضْلِ۔ وَتُنَوِّرُ بِھَا عَقْلِیْ وَتَکْتُبُنَا فِیْ دِیْوَانِ رِجَالِ اللّٰہِ۔ وَتَجْمَعُنَا بِسَیِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ، حِسًّا وَمَعْنًی۔ وَدَائِمًا مَعَنَا۔ وَاکْتُبْ لَنَا الْفَوْزَ بِالزِّیَادَۃِ وَالْحُسْنٰی، وَاعْطِ کُلًّا مَا تَمَنّٰی۔ وَلِلْخَیْرِ فَوَفِّقْنَا۔ وَعَلٰی طَاعَتِکَ فَأَعِنَّا۔ وَمِنْ بَابِکَ فَلَا تَطْرُدْنَا۔ وَفِیْ جَنَّتِکَ فَأَدْخِلْنَا وَمَعَ رَسُوْلِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاجْمَعْنَا: یَا أَللّٰہُ یَا أَللّٰہُ یَا أَللّٰہُ یَا أَللّٰہُ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ۔

۱۳۶۔ ہماری کتاب "عبیر الوردۃ علٰی نہج البُردۃ" درج ذیل شعر ۱۱۴ یا ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ جناب سرکار رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ لوگوں نے اسے پڑھا اور بامُراد ہوئے۔ الحمدللہ۔

شَنَّفْتُ أُذْنِیْ قَلِیْلًا مِنْ مَحَامِدِہٖ
فَکَانَ شَھْدًا شَھِیًّا ذُقْتُہٗ بِفَمِیْ

۱۳۷۔ اللہ تعالیٰ نے اس لطیف وظیفہ دُرود سے نوازا۔ یہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کے لیے مجرّب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْمَعْنَا بِالْحَبِیْبِ : قَرِیْبًا یَا قَرِیْبُ

۱۳۸۔ یہ دُرود پاک بھی انہی میں سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا۔

الحمدللہ۔ ۱۱۴ مرتبہ پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْبَابِ الْمَفْتُوْحِ لِلطَّالِبِیْنَ وَالْفَیْضِ الْمَمْنُوْحِ لِلْوَاصِلِیْنَ صَلَاۃً تَجْمَعُنَا بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ۔

۱۳۹۔ یہ وظیفہ درود شریف حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُحْیِیْ بِھَا رُوْحِیْ۔ وَتُوَفِّرُ بِھَا فُتُوْحِیْ وَتَدْفَعُ بِھَا حُجُبِیْ۔ وَتُنَوِّرُ بِھَا قَلْبِیْ۔ وَتُؤَکِّدُ بِھَا حُبِّیْ وَتُحَقِّقُ بِھَا قُرْبِیْ۔ وَتُذَکِّیْ بِھَا لُبِّیْ۔ وَتُفَرِّجُ بِھَا کَرْبِیْ۔ وَتَکْشِفُ بِھَا غَمِّیْ۔ وَتَغْفِرُ بِھَا ذَنْبِیْ، وَتَسْتُرُ بِھَا عَیْبِیْ۔ وَتُؤَھِّلُنِیْ لِرُؤْیَتِہٖ وَمُشَاھَدَتِہٖ۔ وَتُسْعِدُنِیْ بِمُکَالَمَتِہٖ۔ وَمُشَافَھَتِہٖ۔ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَأَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

۱۴۰۔ یہ وظیفہ درود خواب میں سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مجرّب ہے۔ اس سے مجھے مصر میں نوازا گیا۔

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ وَأَنْتَ وَسِیْلَتِیْ فَأَدْرِکْنِیْ سَرِیْعًا بِعِزَّۃِ اللّٰہِ۔

۱۴۱۔ اللہ تعالےٰ نے اس وظیفہ درود سے مجھے نوازا، یہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کے لیے مجرّب ہے تین سو مرتبہ پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ وَکَرِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَشْرَحُ بِهَا صَدْرِیْ۔ وَتُسَهِّلُ بِهَا أَمْرِیْ وَتُيَسِّرُ بِهَا عُسْرِیْ۔ وَتَقْضِیْ بِهَا وَطَرِیْ۔ وَتَغْفِرُ بِهَا وِزْرِیْ۔ وَتَرْفَعُ بِهَا ذِكْرِیْ۔ وَتَدْفَعُ بِهَا ضُرِّیْ۔ وَتَجْبُرُ بِهَا كَسْرِیْ۔ وَتُغْنِیْ بِهَا فَقْرِیْ۔ وَتُطِيْلُ بِهَا عُمْرِیْ۔ وَتُنَوِّرُ بِهَا قَبْرِیْ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

خاتمہ

ان فوائد کا جامع اپنے پروردگار سے زیادہ فیضان کا اُمیدوار، اللہ کے فضل سے عرض گزار ہے۔ میں نے توفیقِ ایزدی سے اس کتاب میں جو ممکن تھا جمع کر دیا ہے۔ غالباً یہ اس عظیم مقصد کے لیے منفرد اوّلیں کتاب ہے۔ اس بحرِ بیکراں اور خیر و بھلائی کی طرف آؤ۔ یقیناً اعمال کا مدار نیّتوں پر ہے ــــ ہر آدمی کو اس کی نیّت کے مطابق اجر و ثواب حاصل ہوگا ــــ اس مقصد کے ساتھ تعلق ایک بہت بڑی آرزو ہے ــــ اس کے بارے میں صرف وہی جستجو کر سکتا ہے، ربِّ ذُوالجلال نے جس کی بصیرت و بصارت کو مُنوّر و روشن کر دیا ہو۔ وہ بہت سی اشیاء کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جو اس کے دل کو مُنوّر کر دیتی ہیں ــــ یہاں کچھ فوائد ہیں جن کو ہم نے ذکر کر دیا ہے جیسے فائدہ نمبر ۹۸، ۹۹، ۱۰۱ اور ۱۰۲، ان جیسے اور بھی ہیں ــــ وظیفے چھوٹے ــــ تعداد کم ــــ تین مرتبہ۔

یہاں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا عجیب حال ہے، ان کو قرب حاصل ہے اور ان کا قول بُرہان کا درجہ رکھتا ہے . . . ان میں کوئی جب جنابِ سیّد کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کا طالب ہوتا ہے تو بغیر کچھ پڑھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر لیتا ہے . . . کیونکہ ان کی ایک ایک گھڑی، ان کا ایک ایک لمحہ جنابِ سیّدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی حسین یادوں سے معمور ہے۔ رہے ہم جیسے ــــ ضروری ہے کہ ہم کوشش کرتے رہیں ــــ تعداد میں اضافہ کریں ــــ اور اس بات (وَاِن زدت فھو خیر لك' (اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے) کے سائل کے لیے جنابِ حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے فرمان کی پیروی کرتے رہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

زدان ترد خیرافان صلاته   نعم من الله العظیم عَظِیمُ

اگر تو بھلائی چاہتا ہے تو اور زیادہ کر، بیشک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ عظیم خدا کی عظیم نعمت ہے۔

اس لیے مَیں نے پسند کیا کہ محب کو آگاہ کروں کہ وہ تعداد میں اضافہ کرے تاکہ وہ مشاہدہ کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی تو کوئی حد ہی نہیں، نہ وہ کسی ایک کے لیے مخصُوص ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لُطف وکرم سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے ـــــ اور اللہ تعالیٰ فضلِ عظیم فرمانے والا ہے۔

بحمد اللہ جس کو جمع کرنے کا ارادہ اور عزم کیا تھا یہاں پایۂ تکمیل کو پہنچا ـــ اللہ تعالیٰ نے اس کی طباعت کے معاملہ کو آسان فرمادیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کے فیضان کو عام فرمائے گا ـــــ جو اس مجمُوعے میں کمی یا نقص دیکھے (یہ ہر انسان سے ممکن ہے) تو وہ ضرور اس کی کجی کو دُور اور کمی کو پُورا کردے ـــــ اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازے گا۔ اور جو کوئی اس میں خوبی دیکھے، اس کا سینہ کھل جائے۔ اور اس کا حال سنور جائے تو یہ اللہ کا فضل ہوگا۔ باطن وظاہر، اوّل وآخر تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ اس کی بارگاہ میں التماس ہے کہ وہ اس کو اپنی رضا کے لیے خالص ـــ جنابِ نبی کریم، آقائے رؤف ورحیم علیہ افضل والتسلیم کے قرب کا ذریعہ ـــــ اور روزِ جزا ہمارے لیے ذخیرہ بنادے۔ جس روز مال کام آئے گا نہ بیٹے ـــــ مگر وہی سرفرازی حاصل کرے گا جو قلبِ سلیم لے کر حاضرِ بارگاہ ہوگا۔

الحمد للہ ربّ العٰلمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمّد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

المؤلف: حسن محمد عبد اللہ شداد بن عمر باعمر

بحمد اللہ یہ ترجمہ ١٥ شعبان المعظم ١٤١٢ھ کو ساڑھے دس بجے تکمیل کو پہنچا۔

تقریظ

الحمدِ للہ وھو المستعان والصّلاۃ والسّلام علی سیّد ولد عدنان وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ ومن تبعہ باحسان۔

جناب رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ھدیہ دُرود وسلام نذر کرنے کے بہت خوبیاں اور فضائل ہیں۔ اس کے اجر وثواب کے پیشِ نظر بہت سے اہل علم نے ان کی تدوین کا اہتمام کیا۔ اس میں ہمارے برادر الشیخ الداعی الی اللہ حسن بن مُحمّد شداد بھی شامل ہو گئے ہیں۔ یہ وراثت انہیں اپنے والد گرامی سے ملی ہے۔ انہیں حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے گہری عقیدت تھی، بڑی محبّت تھی۔ یہی محبّت کا ورثہ انہوں نے اپنے صاحبزادے حسَن کے لیے چھوڑا ہے ـــ انہوں نے جمع کیا، تالیف کی..... تحریر کیا اور پہچان کرائی ـــ جو اپنے والد کے مشابہ ہے تو وہ زیادتی نہیں کرتا..... انہوں نے مجھے اس فن کی دو تالیفوں سے آگاہ کیا۔ ایک کا نام نفحات الفوز والمقبول فی الصلاۃ والسلام علی سیّدنا الرسُول صلی اللہ علیہ وسلم ـــ اور دوسری مغناطیس القبول فی الوصول الیٰ رویۃ الرسُول صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ اور جو آج ہمارے سامنے ہے۔ میں نے اس کا اکثر حصہ ملاحظہ کیا ہے۔ مجھے اس پر بڑی مسرّت اور خوشی ہوئی ـــ ان کا یہ کارنامہ قابلِ ستائش ہے اور جناب حبیب شفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں قُرب کا ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ ان کو، ان کی اولاد اور بھائیوں کو اور ہمیں محبت میں سچے عُشّاق کے زمرے میں رکھے۔

بُدھ ۹ جمادی الاولیٰ ١٤٠٨ھ   عبد القادر بن احمد السقاف

سلام بحضور خیر الانام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن درُود
گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درُود
ختمِ دَورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعوٰی نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

کاش! محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُنکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مُجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کلام : شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

مُحمدٌ أَشرفُ الأَعرابِ والعجمِ
مُحمدٌ خيرُ مَنْ يمشي على قدمِ

مُحمدٌ تاجُ رُسلِ الله قاطِبة
مُحمدٌ صادِقُ الأَقوالِ والكلمِ

مُحمدٌ ثابتُ الميثاقِ حافِظهُ
مُحمدٌ طيبُ الأَخلاقِ والشِّيمِ

مُحمدٌ رُويتْ بالنُّورِ طِينتهُ
مُحمدٌ لمْ يزلْ نورًا مِنَ القِدمِ

رضا پبلی کیشنز ۰ لاہور